https://ataunnabi.blogspot.com/

ملک نیپال میں عوام اہل سنت وجماعت مسلک اعلیٰ حضرت کا بے باک ترجمان

سہ ماہی سنی پیغام نیپال

January to March
2019

لائبریری کی اہمیت وافادیت اور نیپال میں لائبریری کی ضرورت

مجلس شرعی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور کا پچیسواں فقہی سیمینار اور اس کے فیصلے

سوشل میڈیا استعمال کرنے کے اسلامی آداب (قرآن وسنت کی روشنی میں)

جمعہ اور جمعہ کی تقریر

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بفیض روحانی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت شاہ امام احمد رضا خان قادری برکاتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زیر سرپرستی: مفتی اعظم نیپال فخر نیپال حضرت مفتی محمد اسرائیل رضوی مدظلہ العالی | زیر نگرانی: قاضی القضاۃ فقیہ النفس حضرت مفتی محمد عثمان رضوی مدظلہ العالی

ملک نیپال میں سواد اعظم اہل سنت و جماعت مسلک اعلیٰ حضرت کا بیباک ترجمان

سہ ماہی سنی پیغام نیپال

January to March 2019 | ربیع الآخر تا جمادی الآخرۃ ۱۴۴۰ھ

جلد ۲ | شمارہ ۶

نگران مجلس مشاورت: مناظر اہل سنت فقیہ ملت شیر اعلیٰ حضرت مفتی عبد المنان کلیمی مدظلہ العالی

مجلس مشاورت

- پروفیسر سید طلحہ رضوی برق، پٹنہ
- مولانا مبارک حسین مصباحی، مبارک پور
- مولانا محمد اسمٰعیل حسینی (چتوڑی) کولکاتا
- مفتی عبد العزیز مصباحی، بیلا
- مفتی حبیب اللہ جامعہ حبیبیہ، بیلا
- مولانا شمس الدین، بیلا
- مولانا مستقیم مصباحی، جنک پور
- مولانا داؤد حسین مصباحی، بھم پورہ
- مولانا علیم الدین جامعہ عائشہ، بیلا،
- مولانا سعادت حسین اشرفی، علی پٹی
- مولانا یوسف القادری، نوسہ بیگھہ

شرف انتساب

- سراج السالکین ابو الحسین احمد نوری مارہروی
- اعلیٰ حضرت علی حسین اشرفی کچھوچھوی
- تاج الفحول علامہ عبد القادر بدایونی
- مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان، بریلی شریف
- سید الاولیا حضرت مسکین شاہ کشمیری، کاٹھ مانڈو
- امام الاولیا حضرت غیاث الدین کشمیری، کاٹھ مانڈو
- زبدۃ الاتقیا حضرت گدا علی شاہ، روضہ گڑھی
- زبدۃ الاصفیا حضرت رحم علی شاہ، روضہ گڑھی
- زبدۃ السالکین حضرت بہار علی شاہ، روضہ گڑھی
- قطب نیپال علامہ حافظ زاہد حسین مجیبی، علی پٹی
- حنیف ملت حضرت علامہ حنیف القادری، کٹیا
- پاسبان ملت علامہ محمد یوسف قادری، بیلا جنک پور
- محدث اعظم نیپال مفتی محمد کلیم الدین، رحمان پور مہدیا رحمہم اللہ

مجلس مشاورت

- مولانا اسلم القادری، جنک پور
- مولانا الیاس برکاتی، بردہا
- مولانا شفیق اللہ امجدی چتوڑی، بردہا
- مولانا عباس نوری، دنولی
- مولانا شمس الحق فیضی، مہدیا
- مولانا عبد الرحمٰن، رجول
- مولانا رحمت اللہ، بھگوتی پور
- مولانا عبد القادر، پڑیا
- مولانا اکبر شاہی، بندھی
- مفتی محمد تبارک حسین، ہنومان نگر
- حافظ اصغر علی ازہری، گورکھا، نیپال

مجلس ادارت

- مفتی محمد محبوب رضا مصباحی، بھیونڈی
- مفتی نور محمد جگر مصباحی، میرٹھ
- مولانا طفیل احمد مصباحی، مبارک پور
- مفتی توفیق احسن برکاتی، مبارک پور
- مولانا محمد اظہار النبی حسینی، مبارک پور
- مفتی محمد مجاہد رضا امجدی، بردہا
- مفتی محمد مبارک امجدی، علی پٹی

مدیر اعلیٰ

محمد عطاء النبی حسینی مصباحی

مدیر

مولانا عبد الرحیم ثمر مصباحی

مراسلت و ترسیل زر کا پتہ

سہ ماہی سنی پیغام
نزد جامعہ حنفیہ برکاتیہ، جانکی نگر،
جنک پور دھام، نیپال

THE SUNNI PAIGHAM
Nizd Jamia Hanafia Barkatia,
Janki Nagar, Janakpur Dham, Nepal
sunnipaigham@gmail.com

"آل نیپال سنی جمعیۃ العلما" اور "فخر ملت فاؤنڈیشن" نے اس رسالے کی طباعت کروا کر دفتر "سہ ماہی سنی پیغام" سے شائع کیا۔

تفصیلات ممبرشپ

قیمت فی شمارہ	50
سالانہ	200

ہندوستان، پاکستان
سری لنکا، بنگلہ دیش سالانہ
200
دیگر ممالک سالانہ
20 امریکی ڈالر

نوٹ: مضمون نگار کے خیالات سے ادارہ سہ ماہی "سنی پیغام" کا اتفاق ضروری نہیں لیکن مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف کوئی مضمون قابل قبول نہیں اگر کبھی عدم توجہی کی وجہ سے شائع ہو جائے تو اسے کالعدم سمجھا جائے۔

Aslam Misbahi: 8127502520

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشمولات

اداریہ	لائبریری کی اہمیت وافادیت اور نیپال میں لائبریری کی ضرورت	محمد عطاء النبی حسینی مصباحی	۳
قرآنیات			
پیغام قرآن	سورہ بقرہ کی تفسیر	مفتی محمد اسرائیل رضوی	۸
حدیثیات			
پیغام حدیث	شرح حدیث جبریل	مفتی محمد عثمان رضوی	۱۰
فقہیات			
پیغام فقہ وفتاوی	پچیسواں فقہی سیمینار اور اس کے فیصلے	مفتی محمد نظام الدین رضوی	۱۲
اسلامیات			
پیغام اصلاح	سوشل میڈیا استعمال کرنے کے اسلامی آداب...	مولانا خالد تسنیم المدنی	۲۱
	جمعہ اور جمعہ کی تقریر	مولانا عبد الرحیم ثمر مصباحی	۲۶
شخصیات			
پیغام حیات	حیات غوث اعظم رضی اللہ عنہ	مولانا نور محمد قادری جگر مصباحی	۲۹
	ایک فقیر دنیا جسے کہتی ہے سلطان	مولانا غلام مصطفی نعیمی	۳۴
پیغام رضا	امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی شان احتیاط	مولانا علاء الدین امن رضوی	۳۷
تأثرات			
پیغام قارئین	سہ ماہی سنی پیغام کے خصوصی شمارے پر علما ودانشوران کے تاثرات	مولانا رحمت علی رضوی / مولانا شبیر احمد عرف شاہر رضا/ مولانا رضوان مصطفائی نقش بندی	۴۳
हिन्दी मضامین			
एदारिया	लाइब्रेरी कि अहमियत व इफादियत...	मुहम्मद अताउन नबी हुसैनी	1
पैग़ामे इस्लाह	जुम्आ और जुम्आ की तक़रीर	अबदूर रहीम समर मिसबाही	8

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اداریہ

لائبریری کی اہمیت وافادیت اور نیپال میں لائبریری کی ضرورت

محمد عطاء النبی حسینی

ایک اِنسان کا کاروانِ حیات مصروفیات سے عبارت ہے، زمانے کے غم جب اُس پر چھا جاتے ہیں تو انسان زندگی کی اُن تلخیوں سے بچنے کے لیے مختلف پناہیں ڈھونڈتا ہے اور مختلف طریقے اختیار کرتا ہے وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو کسی دوسری طرف مصروف کرتا ہے۔ جس کے لیے انسان کبھی جائز وسائل کو اپناتا ہے تو کبھی ناجائز اور زندگی کو تباہ و برباد کر دینے والے ذرائع کو اپنے گلے لگا لیتا ہے۔ مثلاً لہو و لعب اور کھیل تماشے میں لگ جاتا ہے، فلمیں اور ڈرامے دیکھ کر زندگی کے غم دُور کرتا ہے اور بعض لوگ نشہ آور اشیا میں سکون زندگی تلاش کرتے ہیں۔ یوں وقت بھی ضائع ہوتا ہے، صحت بھی تباہ ہوتی ہے اور ایک ایسی لت پڑ جاتی ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہے اور جس کا نتیجہ جسمانی اور فکری تباہی ہے۔

ان جائز ذرائع سے کتاب ایک بہترین ذریعہ ہے کیوں کہ کتابیں بہترین رفیق ہیں۔ انسان انسان کو تو فریب دے دیتا ہے مگر کتاب کبھی دھوکا نہیں دیتی۔ کتاب کا ایک ایک ورق واضح، کھلا اور سچا ہوتا ہے۔ کتاب زندگی کی ترشیوں میں حلاوت پیدا کرتی ہے، اِس سے وقت بہلتا، احساس سنورتا، فکر نکھرتی، اور ذوق شگفتہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو کتاب ایک بہترین ناصح، ایک شفیق دوست اور ایک معتبر رہنما ہے۔ کتاب علم کے نور اور قلم کی عظمت کا ایک خوبصورت اظہار ہے اور جو لوگ علم اور قلم کے اِس سرچشمے سے خود کو وابستہ کر لیتے ہیں وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتے۔

کتاب کی حفاظت اور کتاب تک آسانی سے رسائی کا ایک نہایت بہترین ذریعہ لائبریری اور کتب خانے ہیں کیوں کہ کتب خانے اور لائبریری اس جگہ یا عمارت کو کہتے ہیں جہاں قارئین کے لیے کتابی و غیر کتابی مواد منظم طور پر مہیا کیے جائیں۔ یہ کتب خانے نہ صرف محفوظ شدہ معلومات کی حفاظت کرتے ہیں بلکہ اس کی ترتیب و تنظیم کے ساتھ ساتھ اسے علم کی رسائی کے قابل بھی بناتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ کتب خانوں کی افادیت اور اہمیت کو مہذب قوموں نے ہر دور میں تسلیم کیا ہے۔ کسی ملک میں پائے جانے والے کتب خانوں کو اہل علم اس ملک کی ثقافتی، تعلیمی اور صنعتی ترقی کا پیمانہ قرار دیتے ہیں۔ اگر کسی ملک کی ترقی کا جائزہ لینا مقصود ہو تو وہاں پر موجود تعلیمی اداروں کو دیکھا جائے اور تعلیمی اداروں کی ترقی کا جائزہ لینا ہو تو وہاں پر موجود کتب خانوں کو دیکھا جائے۔ کتب خانے جتنے فعال ہوں گے تعلیمی ادارے بھی اسی قدر تعلیم و تحقیق میں فعال ہوں گے۔ جس کا لازمی نتیجہ ملک کی معاشی و معاشرتی ترقی اور عوام کی خوشحالی ہے۔ اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ماضی میں ہم مسلمان انفرادی طور پر مجموعی لحاظ سے عظیم کتب خانوں کے مالک رہے ہیں۔ ذرا ایک نظر اسلامی لائبریریوں پر ڈالیں:

بغداد کے کتب خانے:

بیت الحکمۃ بغداد: آٹھویں صدی کے بیت الحکمۃ میں ایک لائبریری، دار الترجمہ، ریڈنگ روم، رصد گاہ، سائنس دانوں کے لیے قیام گاہیں اور انتظامیہ کی عمارات تھیں۔ یحییٰ بن خالد برمکی نے ہندو سکالرز کو یہاں مدعو کر کے سنسکرت کتابوں کے تراجم کروائے۔ ابو سہل، ابو الفضل بن نوبخت یہاں کے مشہور مترجم تھے۔ یہاں کی لائبریری میں ہر موضوع پر ہر زبان میں دنیا کی کتابیں تھیں۔ خلیفہ ہارون رشید نے غیر ممالک میں نمائندے بھجوائے تاوہ نایاب کتب خرید کر بھجوائیں چناں چہ سنسکرت، فارسی، قبطی کتابیں بغداد لائی گئیں۔

یحییٰ بن خالد برمکی کی لائبریری: خلیفہ ہارون رشید کے وزیر یحیی بن خالد برمکی کی ذاتی لائبریری یونانی، قبطی، سنسکرت اور فارسی کتب سے مزین تھی۔ ہر کتاب کے تین نسخے تھے۔ اس کے مشورہ پر خلیفہ نے بدھ مت کے سکالرز کو بغداد آنے کی دعوت دی جنہوں نے کتاب البدھ لکھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسحاق موصلی کی لائبریری : اسحاق ایک باکمال اور مشاق میوزیشن، حدیث کا عالم اور عربی گرامر میں یکتا تھا۔ بغداد میں اس کی لائبریری میں بے مثال کتابیں تھیں۔ ابولعباس ثعالب نے ایک ہزار رسائل دیکھے جو موصلی مطالعہ کر چکا تھا۔

وزیر صبور بن اردشیر کی لائبریری : صبور بن اردشیر (۹۹۱) نے یہ لائبریری بغداد کے محلہ کرخ میں قائم کی جس کا نام دار العلم تھا۔ جرجی زیدان کے بقول یہاں دس ہزار مسودات تھے۔ ہر مصنف کتاب کا ایک نسخہ یہاں عطیہ میں دیتا تھا۔ یہاں قرآن مجید کے ہاتھ سے لکھے ۱۰۰/ نسخے تھے۔ بغداد کے نامور اہل سخن یہاں جمع ہوتے اور بحث و مباحثہ میں شامل ہوتے۔ حلب کے نابینا شاعر اور فلاسفر ابوالعلیٰ المعری نے اس کتب خانے سے استفادہ کیا، بلکہ جب بھی وہ بغداد آتا زیادہ وقت یہاں گزارتا تھا۔

محمد بن حسین البغدادی لائبریری: اس لائبریری میں بے مثل مسودات اور نادر مخطوطے تھے۔ ماسوا چند فاضل علما کے اور کسی کو یہاں داخلے کی اجازت نہ تھی۔ ابن ندیم نے کتاب الفہرست میں اس کتب خانے کی تفصیل مہیا کی ہے۔

مستنصریہ مدرسہ لائبریری : بغداد کی اس لائبریری کی بنیاد چھتیسویں عباسی خلیفہ المستنصر باللہ (۱۲۴۲ھ) نے ۱۲۲۷ء میں دجلہ کے بائیں کنارے پر رکھی تھی۔ اس کا افتتاح پوری شان و شوکت سے کیا گیا۔ نامور سکالرز اور فقہا کو یہاں لیکچر دینے کے لیے مدعو کیا گیا۔ شاہی کتب خانے سے تمام کتابیں ۱۳۰/ اونٹوں پر لاد کر اس عالی شان لائبریری میں جمع کرادی گئیں۔ ان میں اسی ہزار نادر و نایاب مسودات تھے جن میں سے ایک تاریخ بغداد و مدینۃ الاسلام از ابوبکر خطیب بغدادی کا قلمی نسخہ تھا۔ لائبریری کی عمارت کی دوبارہ مرمت و آرائش ۱۹۶۱ء میں کی گئی تھی۔

مصر کے کتب خانے :

قاہرہ کی لائبریری : فاطمی خلفا (۱۱۷۱-۹۰۹) اسکالرز اور کتابوں کے عاشقوں کے مربی اور ان کی پشت پناہی کرتے تھے۔ خلیفہ العزیز باللہ بذات خود ایک زبردست عالم، شاعر اور کاتب تھا جس نے قاہرہ میں ایک لائبریری خزانۃ القصور کی بنیاد رکھی جس کے 40 کمرے کتابوں سے بھرے ہوئے تھے۔ یہاں چھ ہزار کتابیں ریاضی اور علم ہیئت پر تھیں، اس کے علاوہ فقہ، گرامر، حدیث، اسٹرانومی اور کیمسٹری پر بھی کتابیں تھیں۔ تاریخ طبری کی ۱۲۰۰/ جلدیں، خلیل احمد نحوی کی کتاب العین کی ۳۰/ جلدیں اور ۲۴۰۰/ جلدیں قرآن مجید کی تھیں۔

محمودیہ لائبریری : قاہرہ کی اس لائبریری میں کئی قسم کے نوادرات تھے۔ اگرچہ یہاں صرف چار ہزار قلمی نسخے تھے مگر ان میں سے متعدّد ایسے تھے جن کی کتابت مصنفین نے اپنے دست مبارک سے کی ہوئی تھی۔ کئی نامور عالم اور فاضل اس کے ڈائریکٹر تھے جن میں سے ایک شیخ الاسلام حافظ ابن حجر اسقلانی) تھے۔ یہ کتب خانہ مدرسہ محمودیہ کا حصہ تھا جس کی بنیاد جمال الدین محمود نے رکھی تھی جو سلطان ملک الظاہر سیف الدین برقوق کا مشیر خاص تھا۔

الازہر یونیورسٹی کی بنیاد ۱۹۶۱ء میں رکھی گئی مگر اس کی لائبریری کی بنیاد ۱۰۰۵ء میں رکھی گئی تھی۔ یعنی آکسفورڈ کی بوڈلین لائبریری سے چھ سو سال قبل، اور ویٹکن لائبریری سے ۴۴۰/ سال قبل۔ یہاں ۵۹۵۶۶۸/ قلمی نسخے جو آٹھویں صدی تک پرانے ہیں۔

نیشنل لائبریری مصر: دار لکتب المصریہ میں ۳/ ملین طبع شدہ کتابیں ہیں، اسی ہزار قلمی نسخے، بہت سارے سکے اور Papyrus پر مسودے، اس کو ۱۸۷۰/ میں قائم کیا گیا، اور ۲۰۰۲ء میں اسکندریہ لائبریری میں ضم کر دیا گیا۔

ہندوستانی کتب خانے:

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری: خدا بخش مشرقی کتب خانہ ہند کے قومی کتب خانوں میں سے ایک ہے۔ یہ کتب خانہ عوام کے لیے ۱۸۹۱ء میں کھولا گیا تھا۔ اِس کتب خانہ کے بانی خان بہادر مولوی خدا بخش خان تھے جنہوں نے ۴۰۰۰ کتب کے ایک منفرد مجموعہ کے ساتھ اِس کتب خانہ کا آغاز کیا۔ خانہ میں قلمی مخطوطات کی تعداد ۲۱,۱۳۶ ہے۔ طبع شدہ کتب کی تعداد ۲,۰۸۲,۹۰۴ ہے جن میں انگریزی، عربی، اردو، فارسی، ہندی، جرمن، فرانسیسی، پنجابی، روسی اور جاپانی زبان کی کتب شامل ہیں۔ ماہ ناموں، روزناموں اور ہفت وار رسالوں کی بھی کثیر تعداد موجود ہے۔

نیشنل لائبریری کولکاتا: کولکاتا، علی پور، بیلویدرے اسٹیٹ پر واقع بھارت کی نیشنل لائبریری حجم کے اعتبار سے بھارت میں سب سے بڑی لائبریری ہے۔ سب سے بڑی لائبریریوں کی فہرست میں ۱۴ویں اور عوامی ریکارڈ کی بھارت کی لائبریری ہے۔ اس لائبریری میں ۲۲۷۰۰۰۰ سے زائد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتابیں، ۸۶۰۰۰ سے زیادہ نقشے، ۲۰۰ ۳ سے زائد مخطوطات، ۴۵ کلومیٹر سے زائد شیلف کی جگہ اور دار المطالعہ میں ۵۵۰ سے زیادہ افراد کی گنجائش ہے۔

رضا لائبریری رام پور: یہ کتب خانہ جس کا سفر نواب سید علی محمد خاں (۱۷۰۵-۱۷۴۹) کے صاحبزادے نواب سید فیض اللہ خاں (۱۷۳۳-۱۷۹۴) کے دور میں ۱۷۷۴ میں توشہ خانے سے شروع ہوا تھا، نواب سید محمد سعید خاں بہادر (۱۷۸۶-۱۸۵۵) کے دور میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ خیال رہے کہ یہ واحد کتب خانہ ہے جہاں اونٹ کے چمڑے پر لکھا ہوا کوفی رسم الخط میں قرآن کریم کا ایک نسخہ ہے اور یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہے۔ اس لائبریری میں ۲۰/ ہزار مخطوطے، ۵/ ہزار منی ایچر پینٹنگس، ۳/ ہزار اسلامی خطاطی کے نایاب نمونے اور ۸۰/ ہزار مطبوعہ کتابیں ہیں۔ جن میں سنسکرت، ترکی، تمل اور ہندی کتابیں بھی شامل ہیں اور ایسے نوادرات بھی ہیں جن کی نظیر دنیا کے کتب خانوں میں نہیں ملتی۔

مولانا ابوالکلام آزاد لائبریری علی گڑھ: لائبریری کی بنیاد ۱۸۷۷ء میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج کے قیام کے وقت رکھی گئی تھی۔ سات منزل کی یہ ایشیا کی دوسری سب سے بڑی لائبریری ہے۔ یہاں چودہ لاکھ ۱۴۰۰۰۰/ کتابیں ہیں، رسائل، پمفلٹ، مسودات، پینٹنگز اور تصاویر ہیں۔ علم بصریات کے باوا آدم ابن الہیثم کی کتاب المناظر کا لاطینی میں ترجمہ جو ۱۵۷۲ء میں یورپ میں ہوا یہاں موجود ہے۔ یہاں ۱۵۱۶۲ بیش قیمت نوادرات ہیں۔

ابن سینا اکیڈمی لائبریری علی گڑھ: اکیڈمی یونانی میڈیسن اور ہسٹری آف میڈیسن پر تخصیص کے لیے عالمی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں بیس ہزار نہایت بیش قیمت اور نادر کتابیں اور پانچ سو قلمی مخطوطات، مائیکرو فلم، کم پیکٹ ڈسکس اور کثیر تعداد میں رسائل و جرائد موجود ہیں۔ اکیڈمی میں خاص طور پر فارسی، اردو، انگلش، سنسکرت اور عربی میں ہسٹری آف میڈیسن، طب یونانی، عہد وسطیٰ کی طب، علم الادویا پر کتابوں کا مخزن ہے۔

پاکستان کی لائبریریاں:

نیشنل لائبریری آف پاکستان: اس کا افتتاح ۱۹۹۳ء کو اسلام آباد میں ہوا تھا۔ یہ ایک قومی اثاثہ ہے جس کا مقصد قوم کے ادبی و دانشی ورثہ کی حفاظت اور ترسیل ہے۔ یہاں ۱۳۰۰۰۰/ کتابیں، ۱۰۰۰/ جرائد و رسائل، ہیں۔ کتابوں کا بڑا حصہ مخطوطوں اور نادر کتابوں پر مشتمل ہے۔ لائبریری کے ایک شعبہ ماڈل چلڈرن لائبریری میں ۹۰۰۰/ اردو اور انگلش کتابیں ہیں جن میں بعض ایک بریلپر ہیں۔ لائبریری میں ایک ملین کتابوں کی جگہ ہے اور ریڈنگ روم میں پانچ سو افراد مطالعہ کر سکتے ہیں۔

قائد اعظم یونیورسٹی لائبریری: اس کا نام ڈاکٹر ریاض الدین صدیقی میموریل لائبریری ہے تاکہ یونیورسٹی کے پہلے چانسلر کی خدمات کا اعتراف کیا جا سکے۔ یہاں ۲۳۰۰۰۰/ کتابیں، آڈیو ویوزل اور ۳۵۰۰۰/ ریسرچ جرنلز ہیں۔ اقوام متحدہ کی مطبوعات کے لیے یہ دار الامانت ہے۔ مختلف ڈی پارٹمینٹس میں آٹھ سیمینار لائبریریاں ہیں۔

پنجاب پبلک لائبریری: نیویارک کی ایک لائبریرین "اساڈکنسن" نے پنجاب لائبریری ایسوسی ایشن کی بنیاد ۱۹۱۵ء میں رکھی تھی۔ لاہور میں جو ٹریننگ پروگرام ترتیب دیا گیا وہ مشرق میں پہلا لائبریری اسکول تھا۔ (۲۲) ڈکنسن کا ایک شاگرد خلیفہ محمد اسد اللہ گورنمنٹ کالج لاہور کا پہلا کوالیفائیڈ لائبریرین تھا۔ اس کے بعد خلیفہ اسد اللہ نیشنل لائبریری آف انڈیا کے چیف لائبریرین کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ پنجاب پبلک لائبریری میں کئی شعبے ہیں: ٹیکنیکل، ایکوئے زیشن، سرکولیشن، ریفرنس، بیت القرآن سیکشن، چلڈرن سیکشن، کمپیوٹر سیکشن اور ای لائبریری۔ بیت القرآن سیکشن کی بنیاد ۱۹۶۸ء میں رکھی گئی تھی۔ یہاں قرآن مجید کے متعدّد نسخے ہیں جن میں کچھ پانچ سو سال پرانے ہیں۔

درج بالا مختلف ممالک کی چند لائبریریوں کی ایک مختصر جھلک ہے جس سے اتنا ضرور واضح ہو جاتا ہے کہ مسلمان ایام ماضی میں عظیم کتب خانوں اور لائبریریوں کے بانی اور مالک رہے ہیں۔ کیوں نہ ہو کہ مسلمانوں کو کتابوں کی اہمیت و افادیت پر یقین کامل تھا اور اس کا اعتراف یہود و نصاریٰ کو بھی تھا یہی وجہ ہے کہ مخالف قوموں نے جب بھی مسلمانوں پر یلغار کی تو اُس یلغار کی زد میں ہمارے جسم ہی نہیں آئے، ہمارے کتب خانے بھی آئے ہیں۔ تاتاریوں نے مسلمانوں کے سروں سے مینار بھی تعمیر کیے مگر اُس کے ساتھ ہمارے قیمتی کتب خانوں کو دریاؤں میں غرق بھی کر دیا تاکہ مسلمان فکری، علمی اور ادبی لحاظ سے مُفلِس ہو کر رہ جائیں۔ ہمارے مخالفین نے ہمیں یوں بھی لُوٹا کہ وہ ہماری کتابوں کو یورپ کی لائبریریوں میں لے گئے اور وہ کتابیں جو ہمارے اسلاف کی تحقیقات کا نچوڑ تھیں، انھی تحقیقات کی بنیادوں پر اُنھوں نے اپنی زمین کو آسمان بنا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیااور ہم اُن کی ترقی کو حیران نظروں سے دیکھتے رہے حالاں کہ اہلِ مغرب کی سائنسی ترقی میں ہمارے اجداد کے خونِ جگر کی سُرخی جھلکتی ہے۔ذرا ایک جھلک اپنی لائبریریوں کی عظمت رفتہ دیکھتے چلیں۔

(۱)۵۰۳ھ میں طرابلس (لیبیا) پر عیسائیوں نے قبضہ کیا تو وہاں کے کتب خانوں کو جلا دیا۔

(۲) ۶۵۶ھ میں ہلاکو خان نے بغداد تاراج کرنے کے بعد وہاں کے عظیم الشان کتب خانوں کو دریائے دجلہ میں پھینکوا دیا۔دریائے دجلہ میں غرق کی جانے والی کتب کی تعداد چھ لاکھ سے متجاوز تھی۔بغداد میں علامہ سید رضی موسوی کا کتب خانہ جہاں نہج البلاغۃ جیسی معرکۃ الآرا کتاب تالیف ہوئی دریا برد ہو گیا۔

(۳) تاتاریوں نے بغداد کے کتب خانے تباہ کیے اور تمام کتب دریا میں ڈال دیں جس سے دریا کا پانی سیاہ ہو گیا۔تاتاریوں کا یہ سیلاب صرف بغداد تک ہی محدود نہ رہا بلکہ ترکستان، ماوراء النہر، خراسان، فارس، عراق، جزیرہ اور شام سے گزرا اور تمام علمی یادگاریں مٹاتا چلا گیا۔

(۴)صلیبی جنگوں کے دوران عیسائیوں نے مصر، شام، اسپین اور دیگر اسلامی ممالک کے کتب خانوں کو بری طرح جلا کر تباہ و برباد کر دیا۔ ان کتب کی تعداد تیس لاکھ سے زائد تھی۔

(۵) قاضی ابن عمار نے طرابلس میں عالیشان کتب خانے کی تاسیس کی جس میں ایک لاکھ سے زائد کتابیں تھیں۔یہ کتب خانہ صلیبی جنگوں کے دوران برباد کر دیا گیا۔

(۶)اسلامی دنیا کے سب سے پہلے عمومی کتب خانہ میں جسے ابو نصر شاپور وزیر بہاء الدولہ نے ۳۸۱ھ میں بغداد کے محلہ کرخ میں قائم کیا تھا اس کتب خانے میں دس ہزار سے زائد ایسی کتب تھیں جو خود مصنفین یا مشہور خطاطوں کی لکھی ہوئی تھیں۔یاقوت الحموی جس نے دنیائے اسلام کے بہتر سے بہترین کتب خانے دیکھے تھے، لکھا ہے کہ دنیا میں اس سے بہتر کوئی کتب خانہ نہ تھا۔اس کتب خانہ کو مؤرخین نے "دار العلم" کے نام سے موسوم کیا تھا۔یہ مایہ ناز کتب خانہ ۴۵۱ھ میں طغرل بیگ سلجوقی نے جلا دیا۔

مذکورہ باتوں سے جہاں یہ واضح ہے کہ قوم مسلم کتب خانے اور لائبریری کی تاریخ میں ایک عظیم حیثیت کی مالک ہے اور مخالف قومیں جہاں بھی قوم مسلم سے نبرد آزما ہوئیں تو غلبہ کی صورت میں جانوں کے ساتھ ساتھ کتابوں کو بھی تباہ و برباد کر ڈالا وہیں یہ بھی ظاہر ہے کہ کتب خانے کسی بھی قوم کی علمی عظمت و رفعت کی علامت اور تہذیبی شان و شوکت کی پہچان ہوتی ہیں اور پس ماندہ اور ناخواندہ قوم کی پس ماندگی کو دور اور جہالت کو کافور کرنے کا ذریعہ بھی ہیں۔نیز مہنگائی کے اِس دور میں نئی کتابیں خریدنا، اکثریت کے لیے مُشکِل ہو گیا ہے، انسان کے لیے ذاتی لائبریری بنانا بھی روز بروز ناممکن ہوتا جا رہا ہے، اِس اعتبار سے کتب خانوں کی اہمیت کہیں بڑھ جاتی ہے، انسان آسانی کے ساتھ جدید تصانیف سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور پھر ایک انسان نہیں بلکہ سینکڑوں انسان، سالہا سال اُن علمی سرچشموں سے اپنی فکری پیاس بجھا سکتے ہیں۔لائبریری کی اہمیت و ضرورت اور افادیت کے پیش نظر ملک نیپال میں خاموشی سے خدمت دین میں مصروف "فخر ملت فاونڈیشن" نے ملک نیپال میں ایک عظیم الشان لائبریری کے قیام کے لیے پیش قدمی کر دی ہے جس میں مذہب اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کی بھی کتابیں ہوں گی اور مختلف زبانوں میں۔اور یہ پیش قدمی نئی نہیں ہے بلکہ فخر ملت فاونڈیشن کے مقاصد میں روز اول ہی سے ایک عظیم لائبریری کا قیام شامل ہے جیسا کہ درج ذیل فاؤنڈیشن کے مقاصد سے ظاہر و باہر ہے۔

(۱)قرآن و سنت کے پیغام ابدی و سرمدی کو مسلک سواد اعظم مسلک اعلی حضرت کی روشنی میں عام کرنا۔

(۲) تحفظات سرمایہ اہل سنت بین اہل سنت کی معیاری کتب کی اشاعت و طباعت۔یوں تو کسی بھی زبان کی کتاب مقاصد میں شامل ہیں جو اصلاح عقائد و معمولات اہل سنت و اصلاح اعمال اور اصلاح معاشرہ کی باعث ہو مگر نیپالی و ہندی زبان کو تری دی جائے گی۔

(۳) نوجوانان اہل سنت میں قلمی و تحریر کی بیداری پیدا کرنا۔

(۴) نوجوان علمائے اہل سنت کی ایک مضبوط ٹیم تیار کرنا جو ہر محاذ پر غداران مذہب و مسلک کا محاسبہ کرے۔

(۵) کتب دینیہ کے لیے لائبریری کا قیام۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۶)ائمہ مساجد و مکاتب تربیتی کیمپ کا اہتمام کرنا(وغیرہ،اس کے علاوہ مزید دیگر مقاصد بھی ہیں جو تعارف نامہ میں مطبوع ہیں)

فاؤنڈیشن کا مقصد نمبر ۵ لائبریری کا قیام ہے اور اس کے لیے فاؤنڈیشن کے ارباب حل و عقد نے خاموشی سے کتابیں جمع کرنے کا کام شروع کر دیا ہے اور صد سالہ عرس رضوی میں رضویات سیٹ بھی لائبریری کے لیے ہدیہ کیا گیا ہے لیکن بظاہر زمینی سطح پر لائبریری کا وجود عمل میں نہیں آیا تھا۔ اور اب اللہ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب ﷺ کے چشم کرم اور بزرگانِ دین کے فیضان روحانی اور اکابرین کی دعاوں سے ارکان فاؤنڈیشن نے "محمدیہ پبلک لائبریری و ریسرچ سینٹر" کے نام سے لائبریری کے زمینی وجود کے لیے قدم بڑھادیا ہے اور ان شاء اللہ عز وجل بتدریج یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوگا اور بے چین دلوں کے لیے چین و سکون کا سامان ہوگا۔

اب ملک نیپال کے لوگوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس لائبریری کی بنیاد سے لے کر تکمیل تک لائبریری کی مدد کرے کیوں کہ اگرچہ لائبریری کے قیام کا خواب فاؤنڈیشن نے دیکھا ہے لیکن یہ صرف اپنے لیے نہیں بلکہ ملک نیپال کے لیے، اہل نیپال کے لیے، اہل علم کے لیے، اصحاب فکر کے لیے، ارباب ذوق کے لیے خواب دیکھا ہے اور اس کا فائدہ بھی اہل علم و دانش کو ہی ہوگا نہ کہ فاؤنڈیشن کو۔ اب یہ کہ مدد کیسے کریں تو مختلف حضرات مختلف حیثیت رکھتے ہیں ہر ایک اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تعاون کا ہاتھ بڑھائے۔

لائبریری کے لیے تعاون کیسے کریں؟ جہاں تک بات تعاون کی ہے کہ کیسے کریں؟ تو تعاون ایسے کر سکتے ہیں۔ مثلاً

(۱)سب سے پہلے لائبریری کے لیے زمین کی ضرورت ہے۔ تو زمین دار حضرات اور مخیر حضرات ایک کٹھہ، آدھ کٹھہ، ایک دھور یا اپنی حیثیت کے مطابق زمین یا زمین کی رقم دے کر۔

(۲)اس کے بعد لائبریری کے لیے عمارت کی ضرورت ہے۔ عمارت میں (۱) لائبریری ہال (۲) دارالمطالعہ (۳) کانفرنس ہال (۴) میٹنگ روم (۵) اکیڈمی کے طور پر تعلیمی ہال (۶) نماز کے لیے روم (۷) مہمان خانہ (۸) وضو خانہ (۹) غسل خانہ (۱۰) بیت الخلاء۔

اس میں جن کو حیثیت ہو تو ہال کی تعمیر کروادے، کوئی صاحب خیر ایک روم بنوادے یا صرف اینٹ یا سیمینٹ یا تعمیرات سے متعلق چیزوں میں سے جو دے سکتے ہیں وہ دے دیں۔

(۳)اس کے بعد لائبریری کے لیے کتب کی ضرورت ہوگی جو کہ کسی بھی لائبریری کا مقصد اصلیہ ہوتی ہیں۔ اس کے لیے یہ طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں:

(۱) اس لائبریری کا سالانہ یا ماہانہ ممبر بن کر اور اگر گھر والے اور جیب خاص کی اجازت ہو تو اعزازی ممبر بن کر۔

(۲)ارباب علم و دانش کی سب سے پہلی فکر یہی ہوتی ہے کہ آبا و اجداد کے علمی سرمایہ کو محفوظ کر دیا جائے تو ایسے حضرات اپنے خاندانی علمی سرمایہ کو لائبریری کی ملکیت میں دے کر محفوظ بھی کر سکتے ہیں اور ان کے لیے ایصال ثواب کا ذریعہ بھی کر سکتے ہیں۔

(۳)بہت سے خاندان ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے اجداد تو اہل علم تھے لیکن موجودین میں ایسے نہیں تو ان کو ان کی جمع شدہ کتابوں سے دل چسپی نہیں ہوتی ایسے لوگ ان کی جمع شدہ کتابوں کو لائبریری کی زینت بنا کر تعاون کر سکتے ہیں۔

اور بھی ذرائع ہیں تعاون کے جسے ہر فکر و نظر رکھنے والے جانتے ہیں۔ تعاون کے وقت یہ بات ضرور ذہن نشین رکھیں کہ تعاون کا مقصد اصلی رضائے الٰہی ہو۔ نیز یہ بھی ذہن میں رہے کہ انسان دنیا میں آیا ہے تو اسے ایک نہ ایک دن دنیا سے رخصت بھی ہونا ہے جس کے بعد اس کی یادیں دلوں میں بہت کم رہ جاتی ہیں اور اس کا عمل بھی منقطع ہو جاتا ہے پھر اس کے لیے مستقل ذریعہ ثواب یہی کتابیں ہو سکتی ہیں کیوں کہ یہ کتابیں لائبریری میں ہمیشہ رہیں گی اور جب تک پڑھی جائیں گی دنیا سے رخصتی کے بعد بھی اس کی نیکیوں کی کمائی ہوتی رہے گی۔

اخیر میں ناچیز اراکین فاؤنڈیشن کو دلی مبارک بادی اور ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے کہ آپ حضرات ملک نیپال اور اہل نیپال کے لیے نہایت عظیم الشان خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے قدم بڑھا چکے ہیں۔ ساتھ ہی بارگاہ خداوندی میں دعا گو بھی ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ اور اپنے محبوبین کے صدقہ و طفیل اراکین و ممبران فاونڈیشن کو اپنے نیک مقصد میں کامیابی و کامرانی اور ہمت و حوصلہ کی دولت سے سرفراز فرمائے اور لوگوں کے دلوں کو اس کام کی تکمیل کی طرف مبذول کر دے۔ آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ ☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام قرآن

سورہ بقرہ کی تفسیر

مفتی محمد اسرائیل رضوی

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۲﴾

ترجمہ: وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈروالوں کو۔(کنزالایمان)

تعارف: سورہ بقرہ مدنی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ مدینہ طیبہ میں سب سے پہلے یہی سورہ نازل ہوئی۔ علاوہ اس آیت " وَ اتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ " کے کہ یہ آیت بموقعہ حجۃ الوداع بمقام مکہ مکرمہ نازل ہوئی۔(خازن)

اس سورہ میں دو سو چھیاسی آیتیں ہیں، چالیس رکوع، چھ ہزار ایک سو اکیس کلمے پچیس ہزار پانچ سو حروف ہیں (خازن) خزائن العرفان میں بحوالہ تفسیر جمل مذکور ہے کہ قرآن پاک میں پہلے سورتوں کے نام لکھے نہیں جاتے تھے یہ طریقہ حجاج نے نکالا۔ ابن عربی کا قول ہے کہ سورہ بقرہ میں ہزار امر ہزار نہی ہزار حکم ہزار خبریں ہیں۔ اس کے اخذ میں برکت ترک میں حسرت ہے۔ اہل باطل جادوگر اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ جس گھر میں تین دن تک یہ سورہ پڑھی جائے اس میں سرکش شیطان داخل نہیں ہوتا۔ قرآن پاک کی سب سے لمبی سورہ بقرہ ہے اور سب سے چھوٹی سورہ کوثر ہے۔

سوال: حجاج نے سورتوں کے نام لکھنے کا طریقہ ایجاد کیا، اس میں کیا حکمت ہے پھر یہ کہ بعض سورہ لمبی بعض چھوٹی کیوں ہیں؟

جواب: حکمت یہ ہے کہ تعلیم قرآن میں آسانی اور بچوں کو تدریجاً بڑی سورہ پڑھانے میں سہولت ہوجائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو بندوں پر فرمایا اور اس میں ترغیب بھی اور توسیع فضیلت بھی۔ نماز میں بھی اور دیگر اعمال میں بھی۔ مثلاً سورہ اخلاص کو ایک بار پڑھنے سے قرآن پاک کی تہائی کا ثواب ملتا ہے اور تین بار پڑھنے سے پورے ایک ختم قرآن پڑھنے کا۔ جس نے یہ راز سمجھا وہ سورتوں کے مقرر کرنے کے بھید سے آشنا ہوگیا۔

سورہ بقرہ کا نام: کسی بھی سورہ کا نام اس میں مذکور مضامین سے کسی ایک مضمون پر رکھا گیا ہے۔ لہٰذا سورہ بقرہ کا نام بھی اس کے ایک اہم اور عجیب وغریب مضمون سے رکھا گیا۔ بقر کے معنی ہیں گائے، بیل چوں کہ اس سورہ میں ایک خاص قسم کی گائے کے ذبح کرنے اور اس کے ذریعہ ایک مقتول کے زندہ کرنے کا ذکر ہے اس لیے اس سورہ کا نام بقرہ رکھا گیا۔

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾: سورتوں کے اوائل میں جو حروف مقطعات آئے ہیں ان کی نسبت مفسرین کے مختلف اقوال ہیں مگر راجح قول یہی ہے کہ وہ اسرار الٰہی اور متشابہات سے ہیں ان کی مراد اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانیں، ہم اس کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔(خزائن العرفان)

تفسیر روح البیان میں ہے کہ الٓمّٓ اور باقی حروف مقطعات ان مواضع و مخفی اسرار سے ہیں کہ جن کے الفاظ سے محبوب و محب کے مابین پردہ رکھا گیا ہے کہ ان کے سوا ان کا علم کسی اور کو نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا علم اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت عنایت فرمایا کہ نہ اس وقت کسی ملک مقرب کی رسائی تھی نہ کسی نبی مرسل کی تاکہ ان حروف سے بواسطہ لسان جبریل اپنے محبوب سے راز و نیاز کی باتیں کرے کہ جس کا نہ جبریل کو علم ہو نہ کسی دوسرے کو۔ جس کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے کہ جب جبریل علیہ السلام کٓھٰیٰعٓصٓ ﴿۱﴾ لے کر نازل ہوئے تو جبریل نے کہا کاف، حضور علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا عَلِمْتُ میں نے جان لیا۔ پھر جبریل نے کہا "ھا" آپ نے فرمایا عَلِمْتُ میں سمجھ گیا۔ پھر جبریل نے کہا "یا، عین، صاد" ہر حرف کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عَلِمْتُ یعنی مجھے معلوم ہے۔ جبریل نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کو معلوم ہے مجھے اس کا علم نہیں (روح البیان)۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آیاتِ متشابہات جو سرِ اللہ ہے اس کا علم عطا فرما کر مبعوث فرمایا۔ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ (رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا)۔ اور متشابہات بھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن ہی ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا اور آپ اس کے رموز و اسرار سے واقف ہیں ورنہ اس کا نزول بے کار و بے فائدہ ہوتا۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ: ذٰلک میں "ذ" اسم اشارہ ہے، لام حرف تبعید اور کاف حرف خطاب ہے۔ لفظ ذٰلک سے شیٔ بعید کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے۔

سوال: جب ذٰلک اشارہ بعید کے لیے ہے تو اس کا مشارٌ الیہ کون ہے؟

جواب: مشارٌ الیہ کہ جس کی جانب اشارہ ہے یا تو الٓمّٓ ہے یا الکتاب ہے

سوال: مشارٌ الیہ الٓمّٓ ہو یا الکتاب ہو یہ دونوں قریب ہی تو ہیں پھر اشارہ بعید کیوں لایا گیا؟

جواب: الٓمّٓ سے سورہ اور قرآن مراد لی جائے گی تو اس صورت میں جب الٓمّٓ کا تلفظ کیا گیا اور اس کے حروف زبان سے ادا ہو گئے یا مرسِل (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے مرسَل الیہ (حضور علیہ السلام) کے پاس پہونچ گئے تو گویا دور ہو گئے۔ اسی لیے اسم اشارہ بعید سے اس کی طرف اشارہ کیا گیا اور اگر ذٰلک سے اشارہ الکتاب کی طرف ہے تو اس صورت میں الکتاب ذٰلک کی صفت ہوگی اور اس سے وہ کتاب مراد ہوگی جس کے نازل کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس قول " اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ " یعنی عنقریب ہم آپ پر قول عظیم نازل کریں گے، نیز " سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۝ " یعنی عنقریب ہم آپ پر پڑھیں گے کہ آپ نہیں بھولیں گے۔ اور یہ دونوں آیتیں پہلے نازل ہوئیں۔ یا اگلی کتابوں (توریت، انجیل) میں جس کتاب کے نازل کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی جانب اشارہ ہے (بیضاوی)۔ اس آخری صورت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ چیز جس کا وعدہ توریت، انجیل میں کیا گیا تھا کہ آخر زمانہ میں ایک کتاب نازل ہونے والی ہے اے عیسائیو اور یہودیو! یہ وہی کتاب ہے۔ اس کتاب کا انکار تم لوگ کیوں کرتے ہو اس کتاب یعنی قرآن نے نازل ہو کر تمھارے نبیوں اور کتابوں کی تصدیق کر دی۔ اگر یہ کتاب نہ آتی تو تمھارے نبیوں اور ان پر نازل شدہ توریت و انجیل کی یہ پیشین گوئی جھوٹی ہو جاتی۔ تمھارا قرآن کا انکار در حقیقت اپنے نبیوں اور کتابوں کو جھٹلانا ہے۔

الْكِتٰبُ: الکتاب کا مادہ کتب ہے اور لفظ کتاب مصدر ہے بمعنی جمع کرنا اور لکھنا۔ بہ ہر دو معنی یہ مبنی للمفعول ہے یعنی مکتوب کے معنی میں ہے۔ تو اب اس کے معنی ہوئے جمع کی ہوئی چیز یا لکھی ہوئی چیز۔ اول معنی کے اعتبار سے قرآن کو کتاب اس لیے کہتے ہیں کہ قرآن میں سارے علوم جمع کر دیے گئے ہیں۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے " وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ " یعنی ہر خشک و تر کا بیان قرآن میں ہے معلوم ہوا کہ قرآن تمام علوم کا جامع ہے۔

دوسرے معنی کے اعتبار سے قرآن کو کتاب اس لیے کہتے ہیں کہ لکھنے میں کامل یہی کتاب ہے اس کے سوا سب ناقص اس لیے کہ سب سے پہلے لوح محفوظ میں یہی لکھی گئی۔ پھر پہلے آسمان پر پھر مسلمانوں کے سینوں میں ہڈیوں، پتھروں وغیرہ پر پھر کاغذ پر اور کاغذ پر اس قدر لکھی گئی اور لکھی جائے گی جو شمار سے باہر ہے۔ (بیضاوی، نعیمی)

لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ: اس میں لا برائے نفی جنس، ریب اس کا اسم اور فیہ اس کی خبر ہے۔ ریب دراصل رأبنی الشئ سے مشتق ہے ریب نفس کے قلق، اضطراب و بے چینی کو کہتے ہیں اور شک کو بھی ریب اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ نفس کو اضطراب و بے چینی میں ڈال کر اس سے اطمینان کو زائل کر دیتا ہے۔ (تفسیر نسفی، تفسیر روح البیان)

لاریب فیہ کا خلاصہ مفہوم یہ ہے کہ قرآن اپنی وضاحت و فصاحت اور روشن دلائل و براہین کی وجہ سے اس درجہ کو پہنچا ہوا ہے کہ کوئی عاقل آدمی صحیح غور و فکر کرنے کے بعد اس کے ایسی وحی ہونے کے بارے میں جو حدِ اعجاز کو پہونچی ہوئی ہے ذرہ برابر شک نہیں کرے گا۔ اور نہ قرآن میں شک و شبہہ کیے جانے کی گنجائش ہے کیوں کہ لاریب میں لا نفی لیاقت ہے یعنی قرآن شک کرنے کے لائق نہیں ہے۔ اگرچہ اپنی کج فہمی اور کفر عناد کی بنا پر قرآن کے بارے میں کچھ لوگوں نے شک کیا اللہ تعالیٰ نے ان شک کرنے والوں سے فرمایا " وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا " الآیۃ یعنی اگر تم لوگ اس قرآن میں شک کرتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا تو تم بھی اس جیسی ایک سورہ بنا کر لاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے شک کرنے کی نفی نہیں کی بلکہ شک کرنے والوں کو وہ طریقہ بتا دیا جو ان کے شک کو دور کر دے۔ وہ یہ کہ قرآن کی آیات سے کسی آیت ہی کی جیسی بنا کر لانے میں کوشش کریں اور اس سلسلہ میں اپنی کوشش حدِّ انتہا کو پہنچا دیں اور یہی نہیں بلکہ اپنے سارے حمایتیوں کو بلا لیں یہاں تک کہ جب وہ لوگ اپنی کوشش میں ناکام اور قرآن کے مثل لانے سے عاجز ہو جائیں گے تو انھیں خود معلوم ہو جائے گا کہ قرآن کے کلام الٰہی ہونے میں کسی طرح کے شک و شبہہ کی گنجائش و دخل نہیں۔ (بیضاوی)

هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝: ھدیً اصل میں مصدر ہے لیکن یہاں بمعنی ھادٍ اسم فاعل کے ہے۔ جس طرح سُویٰ مصدر ہے بمعنی رات میں چلنا

(بقیہ صفحہ ۱۱ پر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام حدیث

شرح حدیث جبریل

مفتی محمد عثمان رضوی

حدیث: وَقَالَ: يَا مُحَمّدُ! أَخبِرْنِي عَنِ الإِسْلاَمِ؟. فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه وسلم: "الإِسْلاَمُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاّ الله وَأَنّ مُحَمّدا رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه وسلم، وَتُقِيمَ الصّلاَةَ، وَتُؤْتِي الزّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجّ الْبَيْتَ، إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلاً" قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ، يَسْأَلُهُ وَيُصَدّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِيمَانِ! قَالَ: "أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّه، وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرّهِ" قَالَ: صَدَقْتَ.

ترجمہ: اور عرض کیا اے محمد ﷺ! مجھے اسلام کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو زکاۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور کعبہ کا حج کرو اگر وہاں تک پہنچ سکو۔ عرض کیا کہ سچ فرمایا۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں ہم کو اس پر تعجب ہوا کہ وہ سوال کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے، عرض کیا کہ مجھے ایمان کے متعلق بتائیے! فرمایا کہ اللہ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں، اور آخری دن پر ایمان رکھو۔ اچھی بری تقدیر کو مانو۔ عرض کیا آپ نے سچ فرمایا۔

لفظ اسلام کی تحقیق: اسلام " سلام" سے ماخوذ ہے جس کا معنی لغوی ہے " نجات پانا، بری ہونا، اسلام لانا" اور مشکوۃ شریف کتاب الایمان میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: " المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده " مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں نجات پائیں۔ اور جب اسے باب افعال میں لے جائیں گے تو معنی یہ ہوگا " فرماں بردار ہونا، دین اسلام اختیار کرنا " اور میزان میں اسلام کا معنی "گردن باطاعت نہادن "۔ قرآن مقدس میں اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کو مخاطب فرمایا کہ " اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ " اپنی گردن اطاعت جھکادے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلواۃ والسلام نے عرض کیا کہ میں نے اپنی گردن اطاعت سارے جہان کے رب کے لیے خم کردیا۔

اصطلاح شرع میں اسلام اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، اور صاحب استطاعت پہ حج کرنا۔ اور ایمان نام ہے تصدیق قلبی و جازم کے ساتھ اللہ عزوجل پر ایمان لانا، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لانا اور تقدیر خیر و شر پر ایمان لانا۔ جس سے معلوم ہوا کہ ظاہری اعمال کا نام اسلام اور باطنی عقائد کا نام ایمان ہے جو اصلی ہے۔ اور ظاہر کا دارومدار باطن پر ہے، یعنی جب ایمان و عقائد ہی درست نہیں تو اعمال سے کیا فائدہ ہے۔ جملہ متقدمین و متاخرین اہل سنت وجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایمان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نام ہے جو نبی ﷺ لے کر آئے جس کا دین سے ہونا ضروری معلوم ہو اسی لیے فقہا فرماتے ہیں کہ تمام ضروریات دین پر ایمان لانا ہی ایمان کی حقیقت ہے۔ بایں وجہ کسی گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے بندہ ایمان سے نہیں نکلتا ہے۔ جس کی تائید بہت ساری احادیث سے ہوتی ہے صرف ایک حدیث پر اکتفا کرتا ہوں ایمان سے متعلق تفصیلی گفتگو ان شاء اللہ بعد میں آئے گی۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوذر اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ مضمون متواتراً مروی ہے کہ جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پڑھ لیا اور وہ اسی پر مر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ مشکوۃ شریف کتاب الایمان کی حدیث یہ ہے: وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ، وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ، وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور پر سفید کپڑا تھا اور سو رہے تھے، کچھ دیر بعد پھر آیا تو آپ جاگ چکے تھے۔ فرمایا کہ نہیں ہے کوئی بندہ جو لا الہ الا اللہ کہے (یہ علم ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا) یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کہے پھر اسی پر مر جائے مگر جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرلے، فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرلے۔ میں نے کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرلے، فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرلے، میں نے کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرلے۔

جس سے معلوم ہوا کہ ایمان اصل ہے اور اعمال اس کی فرع۔ اور کبھی اسلام ایمان کے معنی میں ہوتا ہے اور یہ دونوں مترادف ہیں اور قرآن کریم میں اس کی مثال موجود ہے۔ حضرت لوط علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کی نافرمان قوم پر نزول عذاب کا ذکر فرماتے ہوئے رب عزوجل نے ارشاد فرماتا ہے: " فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ " ایک جگہ مومنین اور دوسری جگہ مسلمین کہا جس سے معلوم ہوا کہ اسلام وایمان دونوں مترادف ہیں، یہ دونوں ایک ہی معنی میں مستعمل ہیں۔ (جاری) ☆☆☆☆☆

(صفحہ نمبر ۹ کا بقیہ)

اور تُقیٰ مصدر ہے بمعنی بے حد پرہیز کرنا (بیضاوی) تو اب اس کے معنی ہوئے قرآن پاک ہدایت دینے والا ہے۔ لفظ ہدایت کی وضاحت سورۂ فاتحہ میں کی جاچکی ہے۔ متقین جمع ہے متقی کی۔ متقی باب افتعال سے اسم فاعل ہے یہ اصل میں مُوْتَقِیٌ تھا واو کو تا سے بدل کرتا میں ادغام کردیا متقی ہوگیا۔ متقی وَقِیٌ اور وقایۃ سے بنا ہے جس کے معنی حفاظت کرنا اور پرہیز کرنا ہے۔ یہ اہل عرب کے قول "وقاہ فاتقیٰ" سے لیا گیا ہے (بیضاوی، نسفی)۔

عرف شرع میں تقوی اسے کہتے ہیں کہ انسان اپنے آپ کو ان تمام کاموں سے بچائے جو اس کے لیے آخرت میں نقصان دہ ہوں۔ تقوی کے تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ یہ ہے کہ عوام کا کفر سے پرہیز کرکے اپنے کو دائمی عذاب سے بچانا۔ اس لحاظ سے ہر مسلمان متقی ہے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ ہر ایسے قول وعمل سے بچنا جو اسے گنہ گار بنادے حتی کہ بعض لوگوں کے نزدیک گناہ صغیرہ سے بھی پرہیز کرنا۔ اور عند الشرع یہی معنی تقوی کے متعارف ہیں۔ تیسرا درجہ یہ کہ ان تمام چیزوں سے پرہیز کرے جو اس کی روح کو حق سے غافل کردے۔ اور پوری طرح اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوجائے۔ یہ تیسرا درجہ خواص الخواص کا ہے۔

سوال: قرآن پاک تو عام لوگوں کی ہدایت کے لیے ہے جیسا کہ خود قرآن میں ہے ھدیً للنّاس۔ باوجود اس کے یہاں صرف متقین کے لیے ہدایت کیوں مخصوص کی گئی؟

جواب: قرآن یقیناً تمام لوگوں یعنی مسلم وکافر سب کے لیے ہدایت ہے۔ مگر اس کی ہدایت سے نفع صرف متقین ہی کو حاصل ہوئے اور اس کے نور سے منوّر ہوئے۔ اس لیے یہاں ہدایت کی تخصیص صرف انھیں کے لیے ہوئی۔ نیز صاحب بیضاوی نے اس جگہ بیان کیا کہ قرآن کی مثال ایک صحت بخش غذا کی ہے جس سے لطف اندوز ہونے اور نفع حاصل کرنے کے لیے آدمی کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔ اگر معدہ درست نہیں اور وہ مریض ہو تو غذا اس کے لیے سودمند نہیں بلکہ مضر ہے۔ اس میں غذا کا قصور نہیں خود اس مریض کا قصور ہے اسی طرح قرآن کی ہدایت سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے باطنی خباثت سے قلب کا پاک ہونا ضروری ہے۔ کفار ومشرکین مرض قلبی کی وجہ کر قرآنی ہدایت سے بہرہ ور نہ ہوسکے تو یہ ان کا اپنا قصور ہے نہ کہ قرآن کی ہدایت کا۔ غالباً ایسے ہی موقعہ کے لیے حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے۔ (جاری)

☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پچیسواں فقہی سیمینار اور اس کے فیصلے

مفتی محمد نظام الدین رضوی

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

پچیسویں فقہی سیمینار میں پانچ اہم مسائل زیرِ بحث تھے۔

(۱)-فاریکس ٹریڈنگ کی شرعی حیثیت (۲)-مٹیریل کی قیمتوں میں اتار چڑھاو کے ساتھ تعمیر کا ٹھیکہ

(۳)-زندگی کا حمایتی نظام (لائف سپورٹ سسٹم) (۴)-پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت

(۵)علمِ تشریح الاعضا کے لیے لاشوں کی چیر پھاڑ

الحمد للہ تمام مسائل فیصل ہو گئے۔ چوتھے موضوع کے کچھ ضروری گوشے تشنۂ بحث رہ گئے تھے اس لیے ۱۴/ ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۲/ دسمبر ۲۰۱۸ء شنبہ کی صبح میں قریبی مندوبین کے درمیان دوبارہ ان گوشوں پر مذاکرہ ومباحثہ ہوا اور بہ اتفاقِ رائے اس کے تمام گوشے بھی شاملِ فیصلہ کر لیے گئے۔ یہ ضمنی سیمینار دفتر صدر المدرسین میں تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہا، ذیل میں ہم "خلاصۂ فیصلہ" کے ساتھ ہر فیصلے کا متن بھی پیش کرتے ہیں۔

فاریکس ٹریڈنگ کی شرعی حیثیت

پہلی نشست: ۱۸/ ربیع النور ۱۴۴۰ھ/ مطابق ۲۷/ نومبر ۲۰۱۸ء — منگل — صبح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ☆ حَامِدًا و مُصَلِّیًا و مُسَلِّمًا

خلاصۂ فیصلہ

ناتجربہ کار اور غیر ماہر لوگ اس تجارت میں ہاتھ نہ ڈالیں اور جو لوگ اس کے ماہر ہیں اور فائدے کا ظن غالب رکھتے ہیں ان کے لیے شرعاً اجازت ہے، مگر ہندوستان میں قانوناً ممانعت ہے اس لیے وہ بھی اس سے پرہیز کریں۔

(۱) دو یا زیادہ ملکوں کی کرنسیوں کا تبادلہ ۔ جہاں جہاں ان کا رواج ہو ۔ جاری ہے۔ چوں کہ کرنسی مال اور ثمن اصطلاحی ہے اس لیے دو کرنسیوں کا تبادلہ عقد بیع ہے۔ اس پر مبادلۃُ المال بِالمال بالتراضی کی تعریف صادق ہے۔

اب رہا یہ کہ...

دو ملکوں کی کرنسیوں کی آن لائن خرید وفروخت کیا ہے؟

جواب یہ ہے کہ یہ بھی عقدِ بیع ہے، کرنسیوں کا تبادلہ جو لوگ کرتے ہیں، ان کے کھاتوں میں ان کی رقوم کا اندراج رہتا ہے، جسے حکماً قبضہ قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ دو عاقدوں کے درمیان اپنے اپنے مالِ مقبوض کا تبادلہ ہوتا ہے، پھر ہر ایک کے کھاتے میں زرِ مبادلہ کا اندراج بھی ہو جاتا ہے جو بدلین پر قبضہ کے حکم میں ہے، اس لیے اس کے عقد بیع ہونے میں کلام نہیں۔

ہدایہ میں ہے:

ویجوز بیع الفلس بالفلسین بأعیانهما.

(الهداية، ج: ۳، ص: ٦٣، باب الربوا)

فتاوی رضویہ میں ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

و تحقيق ذلك أن بيع النوط بالدراهم كالفلوس بها ليس بصرف حتى يجب التقابض؛ فإن الصرف بيع ماخلق للثمنية بما خلق لها كما فسره به البحر و الدر و غيرهما. و معلوم أن النوط والفلوس ليست كذلك وإنما عرض لها الثمنية بالاصطلاح مادامت تروج و إلّا فعروض. وبِعدمِ كونه صرفا، صرح فى ردالمحتار عن البحر عن الذخيرة عن المشايخ في باب الربا. نعم لكونها أثمانا بالرواج لابد من قبض أحد الجانبين و إلا حرم لنهيه صلى الله تعالى عليه وسلم عن بيع الكالئ بالكالئ، والمسألة منصوص عليها في مبسوط الإمام محمد و اعتمده في المحيط والحاوى والبزازية والبحر والنهر وفتاوى الحانوتي والتنوير والهندية وغيرها وهو مفاد كلام الإسبيجابى كما نقله الشامي عن الزين عنه. (الفتاویٰ الرضویة، ج: ۷، ص: ۱٤۷، الرسالة: كفل الفقيه الفاهم. رضا اکیڈمی، ممبئی)

(۲) اس معاملے کی تفصیلات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کرنسیوں کی قیمتیں گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں اکثر لوگوں کو اگر آج کی قیمت معلوم بھی ہوتی ہے تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آئندہ چند دنوں یا چند گھنٹوں میں کس کرنسی کی قیمت کم ہوگی، کس کی زیادہ ہوگی۔

اس معاملے میں کامیابی کے لیے بہت کچھ سیکھنے، تعلیم و تجربہ حاصل کرنے، اور امانت دار بروکر (Broker) اور کمپنی کی رہ نمائی کی ضرورت ہوتی ہے جس سے اکثر لوگ تہی دست ہوتے ہیں اور ناواقفی کی وجہ سے اپنا سرمایہ کھو بیٹھتے ہیں، جیسا کہ اس شعبے کی کتابوں اور رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۹۰/ فی صد لوگ اس معاملت سے سخت گھاٹے میں رہتے ہیں اور جو دس فی صد کامیاب ہوتے ہیں ان کے لیے بھی خسارے کا خطرہ ہوتا ہے اور کبھی کبھی وہ خسارے کا شکار ہوتے بھی ہیں۔

اس لیے مجلس میں بحث و تمحیص کے بعد طے ہوا کہ ناتجربہ کار اور غیر ماہر لوگ اس تجارت میں ہاتھ نہ ڈالیں، ہاں جو لوگ ماہر ہیں اور فائدے کا ظن غالب رکھتے ہیں وہ یہ تجارت کر سکتے ہیں، شرعًا ان کے لیے جواز ہے، مگر یہاں قانونًا اس تجارت کی ممانعت ہے اس لیے وہ بھی اس سے پرہیز کریں۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

من الصور المباحة مايكون جرما في القانون ففي اقتحامه تعريض النفس للاذى والاذلال وهو لايجوز فيجب التحرز عن مثله وما عداذٰلك مباح سائغ لاحجر فيه. (الفتاویٰ الرضویة، ج:۷، ص:۱۱۵، کتاب البیوع، باب الربا، رضا اکیڈمی، ممبئی) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مٹیریل کی قیمتوں میں اتار چڑھاو کے ساتھ تعمیر کا ٹھیکہ

دوسری نشست: ۱۸/ ربیع النور ۱۴۴۰ھ/ مطابق ۲۷/ نومبر ۲۰۱۸ء — منگل — شام

بسم الله الرحمٰن الرّحيم ☆ حامداً و مصلّيا و مسلّما

﴿خلاصۂ فیصلہ﴾

یہ معاملہ اصلاً اجارہ ہے جس میں ضمناً بیع بھی ہوتی ہے اور بوجہِ تعامل اس کے جواز کا حکم ہے۔

دونوں طرف سے جتنے پر معاملہ طے ہوا اتنے پر اس کی تکمیل ٹھیکہ دار پر لازم ہے اور ٹھیکہ دار خسارے میں نہیں ہوتا بلکہ نفع ہی پاتا ہے، بالفرض کسی آفتِ ناگہانی سے غیر معمولی خسارہ ہو گیا تو ٹھیکہ دار حکومت وغیرہ سے صورتِ حال بتا کر مقررہ رقم میں اضافہ کرا سکتا ہے۔

(۱) آج کل تعمیرات کے لیے ایسے ٹھیکے عام طور پر رائج ہیں جن میں ٹھیکے دار کو تعمیری سامان بھی لگانا طے ہوتا ہے۔ یہ عقد استصناع ہے یا اجارہ یا اجارہ مع بیع ہے؟

اس پر بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے ہوا کہ تمام معاملہ کرنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

والوں کے درمیان یہ عقد ٹھیکہ یا اجارہ کہلاتا ہے اور وہ اسے اجارہ سمجھ کر ہی انجام دیتے ہیں، یہی ان کے عرف میں ہے اور اجارہ ہی ان کا مقصود و معمول ہے اور چوں کہ سامان لگانا بھی ٹھیکہ دار کے ذمہ طے ہوتا ہے اس لیے بیع اس میں ضمناً و تبعاً ہوتی ہے۔ ان دونوں پر نظر کرتے ہوئے یہ معاملہ اصلاً اجارہ ہے جس میں ضمناً بیع بھی ہوتی ہے۔ اور بوجہ تعامل اس کے جواز کا حکم ہے۔

ہدایہ، فتح القدیر، بدائع الصنائع، تبیین الحقائق و بحر الرائق وغیرہ کتب فقہ میں ہے:

وَالْعِبْرَةِ فِي الْعُقُودِ لِلْمَعَانِي.

فتاوی بزازیہ میں ہے:

دفع إلى إسكاف درهمين على أن يخرز له من جلد أعطاه خفين مُنعَّلين من عنده يجوز للتعامل. والقياسُ أن لا يجوز، كما لو أعطى الخياط ثوباً على أن يحشوه بقطن له بكذا لأنه **إجارة في بيع**. وعن محمّد رحمهُ الله تعالىٰ: دفع ظهارة إلى الخياط على أن يكون منه القطن يصح كما في الخُفّ فحصلت المسئلة على الروايتين. ولو (دَفَعَ-ن) على أنّ الظهارة منه لا يصح على الروايات كلها لأنّهُ لا تعامل.

ثم إن محمداً جوز هذا بلا رؤية النعل والبطانة حملاً على نعل يليق بالجلد وكذا لو شرط أن يخرز على خفه أربع قطع أو أن يرقع ثوبه. وفي نوادر ابن سماعة: شرط الإراءة فإذا في الرقع والخصف روايتان لأنه جعل هذا تبعاً للعمل فتعتبر العادة فيه وكذا لو أعطاه خرقة على أن البطانة والحشو من عنده ليجعلها له قلنسوة وكذا لو دفع إلى نداف ثوباً ليندف عليه من قطنه كذا بكذا ولم يبين الأجر من الثمن صح للتعامل. (الفتاوى البزازية بر هامش الهنديه ج: ٥، ص: ٧٢، الفصل الخامس فى الاستصناع والاستئجار على العمل)

خلاصۃ الفتاوی میں ہے:

في المنتقىٰ عن محمد رحمه الله: دفع إلى خياط ظهارة و قال: بطنها من عندك فهو جائز و قاسه على الخف، ولو قال: ظهارتها من عندك فهو فاسد باتفاق الروايات؛ لأنه لا تعامل فيه. اهـ

(خلاصة الفتاوى، ج: ٣، ص: ١٢٦)

❷ دوسرا مسئلہ یہ زیر بحث آیا کہ دوران اجارہ سامانوں کی قیمت بہت بڑھ گئی اور ٹھیکہ دار کو خسارہ نظر آیا تو طے شدہ اجارے کی تکمیل اس کے ذمہ لازم ہے یا نہیں؟

جواب میں بعد بحث یہ طے ہوا کہ دونوں طرف سے عقد طے ہو جانے کے بعد جتنے پر معاملہ ہوا اتنے پر اس کی تکمیل ٹھیکہ دار پر لازم ہے۔ عملاً بھی عموماً یہی ہوتا ہے اور ٹھیکہ دار خسارے میں نہیں ہوتا بلکہ نفع ہی پاتا ہے۔

بالفرض اگر کسی آفت ناگہانی کی وجہ سے غیر معمولی و غیر متوقع خسارے کی شکل سامنے آئی تو ٹھیکہ دار حکومت یا کمپنی یا کسی بھی فریق سے اپنی صورت حال بتا کر مقررہ رقم میں اضافہ کرا سکتا ہے یا اگر ضروری سمجھے تو فسخ عقد پر تیار کرے۔ معلوم ہوا کہ غیر متوقع نقصانات کی شکل میں حکومت کے افسران بھی غور و فکر کر کے ٹھیکہ دار کے خسارے کا ازالہ کرتے ہیں۔

☆ بدائع الصنائع میں ہے:

وأما صفة الإجارة: فالإجارةُ عقد لازم اذا وقعت صحيحة عرية عن خيار الشرط والعيب والرؤية عند عامة العلماء، فلاتفسخ من غير عذر، وقال شريح: انها غير لازمة، وتفسخ بلا عذر، لانها اباحة المنفعة فأشبهت الإعارة، ولنا: انها تمليك المنفعة بعوض فأشبهت البيع، وقال سبحانه و تعالىٰ: ﴿اوفوا بالعقود﴾ والفسخ ليس من الايفاء بالعقد، وقال عمر رضى الله عنه: البيع صفقة اوخيار، جعل البيع نوعين: نوعاً لا خيار فيه، ونوعاً فيه خيار، والإجارة بيع فتجب ان يكون نوعين: نوعاليس فيه خيارالفسخ، و نوعاً فيه خيار الفسخ. اهـ (بدائع الصنائع فى ترتيب الشرائع، ج: ٤، ص: ٥٨، كتاب الاجارة)

☆ تحفۃ الفقہا میں ہے:

ثم الإجارة تفسخ بالاعذار المخصوصة عندنا، وان وقعت الإجارة صحيحة لازمة بان لم يكن ثمه عيب ولا مانع من الانتفاع، ثم العذر مايكون عارضا يتضرر به العاقد مع بقاء العقد ولا يندفع بدون الفسخ. اهـ (تحفة الفقهاء، ج: ٢، ص: ٣٦٠، المكتبة الشاملة)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

☆ ہدایہ میں ہے:

"يجوز للمشتري أن يزيد للبائع في الثمن ، ويجوز للبائع أن يزيد للمشتري في المبيع ، ويجوز أن يحط عن الثمن، و يتعلق الاستحقاق بجميع ذلك، فالزيادةوالحط يلتحقان بأصل العقد ...لنا أنهما بالحط والزيادة يغيران العقد من وصف مشروع إلى وصف مشروع ، وهو كونه رابحًا أو خاسرا أو عدلا، ولهما ولاية الرفع فأولىٰ أن يكون لهما ولاية التغيير، وصار كما إذا أسقط الخيار ، أو شرطاه بعد العقد، ثم إذا صح يلحق بأصل العقد ، لأن وصف الشئي يقوم به لا بنفسه بخلاف حط الكل، لأنه تبديل لأصله لا تغيير لوصفه فلا يلتحق به."

(الهداية، ج:٣، ص:٥٩، ٦٠، كتاب البيوع ، باب المرابحة والتولية، مجلس البركات، مبارك فور)

☆ ہدایہ میں ہے:

"الإجارة تفسدها الشروط كما تفسد البيع لأنه بمنزلته الا ترى أنه عقد يقال و يفسخ." (الهداية، ج:٣، ص:٢٨٥، كتاب الاجارة، باب الإجارة الفاسدة، مجلس البركات، مبارك فور)

☆ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"غایۃ البیان میں ہے: قال القدوری فی مختصرہ: وذٰلك لانها عقد معاوضة محضة تقال وتفسخ فكانت كالبيع وكل ما أفسد البيع أفسدها." (الفتاویٰ الرضویة، ج:٨، ص:٢٠٤، كتاب المنی والدرر لمن عمد منی آردر، رضا اکیڈمی، ممبئی)

③ تیسرا سوال یہ پیش آیا کہ بڑے ٹھیکے حکّام کو کچھ دیے بغیر حاصل نہیں ہوتے، ایسی صورت میں مسلمانوں کو ٹھیکہ لینا درست ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں یہ بات سامنے آئی کہ جو لوگ بھی ٹھیکہ حاصل کرتے ہیں، وہ کچھ دے کر ہی حاصل کرتے ہیں ایسی حالت میں اگر مسلمان اس کاروبار سے یکسر دست کش ہو جائیں تو مزید معاشی پس ماندگی کا شکار ہو سکتے ہیں اور معاشی استحکام حاصل کرنا ان کا حق ہے اور حکومت کی بھی ذمہ داری ہے کہ اپنے باشندوں کے لیے ذرائع معاش فراہم کرے۔

اس لیے مسلمان اگر کچھ دے کر اپنا حق حاصل کریں تو وہ گنہگار نہیں البتہ جو حکّام مال لیتے ہیں وہ ضرور مجرم ہیں۔

☆ فتح القدیر میں ہے:

"الثالث: أخذ المال ليسوّي أمره عند السلطان دفعًا للضّرر أو جلبًا للنّفع ، وهو حرامٌ على الآخذ لا الدّافع... الرّابع ما يدفع لدفع الخوف من المدفوع إليه على نفسه وماله، حلالٌ للدّافع حرامٌ على الآخذ، لأنّ دفع الضّرر عن المسلم واجبٌ ولا يجوز أخذ المال ليفعل الواجب."

(فتح القدير، ج:٧، ص:٢٣٦، ٢٣٧. برکات رضا، پوربندر)

واللہ تعالیٰ اعلم

☆☆☆

زندگی کا حمایتی نظام

(Life Support System)

تیسری نشست: ۱۹/ ربیع النور ۱۴۴۰ھ/ مطابق ۲۸/ نومبر ۲۰۱۸ء — بدھ — صبح

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم ☆ حامداً و مصلّیا و مسلّما

﴿خلاصۂ فیصلہ﴾

- نمونیا اور آپریشن کی صورت میں وینٹی لیٹر کا استعمال مفید ہے کہ عارضی استعمال کے بعد نظام تنفس بحال ہو جاتا ہے اس لیے اس صورت میں اس کا استعمال جائز اور اولیٰ ہے۔
- اسی طرح پھیپھڑے جب کم خراب ہوں اور اندازہ ہو کہ کچھ ہی دنوں میں یہ خود کار ہو جائیں گے تو وینٹی لیٹر کا استعمال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جائز اور بہتر ہے۔

- اور جب درست ہونے کی صرف ہلکی سی امید ہو تو بھی آدمی تجربہ کر کے نتیجہ دیکھ سکتا ہے۔
- جب یہ امید منقطع ہو جائے اور مریض کے اشاروں سے اس کے لوگوں کو کچھ فائدہ ہو اور خود مریض بھی کلمہ وغیرہ پڑھنے کا فائدہ حاصل کر سکتا ہو تو ایسی حالت میں بھی وینٹی لیٹر کا ہلکا سا فائدہ ہے۔
- مگر جب یہ فائدہ بھی معدوم ہو جائے تو وینٹی لیٹر کا حاصل بس یہ ہے کہ مریض کرب اور اذیت کے ساتھ سانس لیتا رہے اور سرمایہ برباد ہوتا رہے ایسی حالت میں ہونا یہ چاہیے کہ خدا پر بھروسا کر کے وینٹی لیٹر ہٹا دیا جائے تاکہ مریض کی اذیت اور مال کی بربادی کا سلسلہ بند ہو۔ ہو گا وہی جو منظور الٰہی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جسم کے اندر کچھ اعضا اتنے اہم ہوتے ہیں کہ اگر یہ کام کرنا بند کر دیں تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ خصوصاً "دماغی نظام" جس سے نظامِ تنفس اور نظامِ قلب وابستہ ہے، اگر اس میں خلل آجائے تو انسان موت کے قریب ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ایک خاص طبّی طریقے کو عمل میں لا کر نظام کو جاری رکھا جاتا ہے۔ اسی طریقۂ عمل کو لائف سپورٹ سسٹم یعنی "زندگی کا حمایتی نظام" کہا جاتا ہے۔

بعض امراض و حالات میں اس طریقۂ علاج سے اعضا صحت مند ہو کر خود کام کرنا شروع کر دیتے ہیں اور بعض حالات میں اعضا قابل عمل نہیں ہوتے مگر اس سسٹم کی وجہ سے زندگی چلتی رہتی ہے۔

یہ علاج بہت مہنگا ہوتا ہے۔ کبھی اس میں ہر دن پانی کی طرح روپے بہانا پڑتا ہے۔ کبھی یہ سارا سرمایہ نگل جاتا ہے اور صحت بھی حاصل نہیں ہوتی۔

لائف سپورٹ سسٹم کی چار صورتیں ہیں:

(۱)۔ نظام تنفس کو بحال کرنا

(۲)۔ دل اور پھیپھڑوں کو مصنوعی طریقے سے بحال کرنا

(۳)۔ ڈائلیسس ۔ خون کی تبدیلی اور صفائی

(۴)۔ مصنوعی سیّال غذا دینا

پہلی صورت میں وینٹی لیٹر کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسی مشین ہے جو مریض کو سانس لینے میں مدد دیتی ہے۔ یہ پھیپھڑوں کے اندر ہوا پہنچا کر جسم کو آکسیجن فراہم کرتی ہے اور کاربن ڈائی آکسائڈ کو دور کرتی ہے۔

نمونیا اور آپریشن کے لیے عارضی طور پر اس کا استعمال ہوتا ہے پھر جب نظام تنفس درست ہو جاتا ہے تو اسے ہٹا دیا جاتا ہے۔

پھیپھڑے خراب ہونے پر زیادہ عرصے تک اس مشین کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے اس میں کئی صورتیں ہیں:

(۱) کبھی پھیپھڑے درست ہو کر کام کرنے لگتے ہیں۔

(۲) کبھی درست ہونے کی صرف امید ہوتی ہے۔

(۳) کبھی یہ امید بھی نہیں ہوتی مگر مریض کے اندر باتیں سننے، سمجھنے اور اشاروں سے اپنا مدّعا ظاہر کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے، ایسی حالت میں وہ زیر لب یا دل میں ذکر کرنے اور کلمہ پڑھنے کے لائق ہوتا ہے۔

(۴) کبھی یہ صلاحیت اور قوت بھی فنا ہو جاتی ہے، صرف سانس کی آمد و رفت جاری رہتی ہے اور مریض کو بس زندہ کہا جا سکتا ہے۔ (عموماً یہ دماغی بیماریوں میں ہوتا ہے۔)

حکم شرعی:

نمونیا اور آپریشن کی صورت میں وینٹی لیٹر کا استعمال مفید ہے کہ عارضی استعمال کے بعد نظام تنفس بحال ہو جاتا ہے اس لیے اس صورت میں اس کا استعمال جائز اور اولیٰ ہے۔ اسی طرح پھیپھڑے جب کم خراب ہوں اور اندازہ ہو کہ کچھ ہی دنوں میں یہ خود کار ہو جائیں گے تو وینٹی لیٹر کا استعمال جائز اور بہتر ہے۔ اور جب درست ہونے کی صرف ہلکی سی امید ہو تو بھی آدمی تجربہ کر کے نتیجہ دیکھ سکتا ہے۔ جب یہ امید منقطع ہو جائے اور مریض کے اشاروں سے اس کے لوگوں کو کچھ فائدہ ہو اور خود مریض بھی کلمہ وغیرہ پڑھنے کا فائدہ حاصل کر سکتا ہو تو ایسی حالت میں بھی وینٹی لیٹر کا ہلکا سا فائدہ ہے مگر جب یہ فائدہ بھی معدوم ہو جائے تو وینٹی لیٹر کا حاصل بس یہ ہے کہ مریض کرب اور اذیت کے ساتھ سانس لیتا رہے اور سرمایہ برباد ہوتا رہے ایسی حالت میں ہونا یہ چاہیے کہ خدا پر بھروسا کر کے وینٹی لیٹر ہٹا دیا جائے تاکہ مریض کی اذیت اور مال کی بربادی کا سلسلہ بند ہو۔ ہو گا وہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو منظور الٰہی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

لائف سپورٹ سسٹم کا دوسرا طریقہ :دل اور پھیپھڑوں کو مصنوعی طریقے سے بحال کرنا جسے سی، آر، پی کہتے ہیں، اس میں سانس اور نبض کو جاری کرنے کی کوشش ہوتی ہے، یہ بھی جائز ہے۔

تیسرا طریقہ ڈائلیسس ہے اس سے متعلق ۲۳ویں فقہی سیمینار منعقدہ ۱۶/ تا ۱۸/ صفر ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۸/ تا ۳۰/ نومبر ۲۰۱۵ء میں گفتگو ہو چکی ہے، زیر عنوان: روزے کی حالت میں علاج کے کچھ نئے مسائل۔

یہ طریقۂ علاج بھی جائز ہے۔

چوتھا طریقہ مصنوعی سیّال غذا دینا یہ بھی جائز ہے۔

واضح رہے کہ علاج صرف وہی واجب ہے جس میں شفا قطعی اور یقینی ہو جیسے سخت پیاسے کا کچھ پی کر یا مرتے ہوئے بھوکے کا کچھ کھا کر جان بچانا۔ باقی طبی طریقے جن میں شفا کا صرف گمان ہوتا ہے وہ واجب نہیں، محض جائز ہیں، اس کے بھی کئی درجے ہیں۔ کسی صورت میں علاج کرنا بہتر ہوتا ہے، کسی میں نہ کرنا بہتر ہوتا ہے۔ بہر صورت ظنّی طریقوں میں اگر انسان نے علاج نہ کیا اور مر گیا تو وہ گنہ گار نہیں جب کہ پہلی قطعی و یقینی شفا والی صورت میں ترک کرنے سے اگر کوئی مر گیا تو وہ گنہ گار ہوگا۔

فتاوی عالم گیری میں ہے:

✱ الِاشْتِغَالُ بِالتَّدَاوِي لَا بَأْسَ بِهِ إذَا اعْتَقَدَ أَنَّ الشَّافِيَ هوَ الله تَعَالَى وَأَنَّه جَعَلَ الدَّوَاءَ سَبَبًا. أَمَّا إذَا اعْتَقَدَ أَنَّ الشَّافِيَ هوَ الدَّوَاءُ فَلَا . كَذَا فِي السِّرَاجِيَّة. (الفتاوى الهندية، ج: ٥، ص: ٣٥٤، الباب الثامن عشر في التداوي و المعالجات و فيه العزل و إسقاط الولد)

✱ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا ظَهرَ بِه دَاءٌ فَقَالَ لَه الطَّبِيبُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْك الدَّمُ فَأَخْرِجْه فَلَمْ يَفْعَلْ حَتَّى مَاتَ لَا يَكُونُ آثِمًا لِأَنَّه لَمْ يَتَيَقَّنْ أَنَّ شِفَاءَه فِيه كَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ. (الفتاوى الهندية، ج: ٥، ص: ٣٥٤/٣٥٥، الباب الثامن عشر في التداوي و المعالجات و فيه العزل و إسقاط الولد)

✱ مَرِضَ أَوْ رَمِدَ فَلَمْ يُعَالِجْ حَتَّى مَاتَ لَا يَأْثَمُ كَذَا فِي الْمُلْتَقَطِ . وَالرَّجُلُ إذَا اسْتَطْلَقَ بَطْنُه أَوْ رَمِدَتْ عَيْنَاه فَلَمْ يُعَالِجْ حَتَّى أَضْعَفَه ذَلِكَ وَأَضْنَاه وَمَاتَ مِنْه لَا إثْمَ عَلَيْه. فَرْقٌ بَيْنَ هذَا وَبَيْنَمَا إذَا جَاعَ وَلَمْ يَأْكُلْ مَعَ الْقُدْرَة حَتَّى مَاتَ حَيْثُ يَأْثَمُ وَالْفَرْقُ أَنَّ الْأَكْلَ مِقْدَارَ قُوتِه مُشْبِعٌ بِيَقِينٍ فَكَانَ تَرْكُه إهلَاكًا وَلَا كَذَلِكَ الْمُعَالَجَة وَالتَّدَاوِي كَذَا فِي الظَّهِيرِيَّة . (الفتاوى الهندية، ج: ٥، ص: ٣٥٥، الباب الثامن عشر في التداوي و المعالجات و فيه العزل و إسقاط الولد)

اس باب میں ضابطۂ کلیہ یہ ہے:

✱ اعْلَمْ أَنَّ الْأَسْبَابَ الْمُزِيلَة لِلضَّرَرِ تَنْقَسِمُ إِلَى **مَقْطُوعٍ** بِه كَالْمَاءِ الْمُزِيلِ لِضَرَرِ الْعَطَشِ وَالْخُبْزِ الْمُزِيلِ لِضَرَرِ الْجُوعِ وَ إِلَى **مَظْنُونٍ** كَالْفَصْدِ وَالْحِجَامَة وَشُرْبِ الْمُسْهِلِ وَسَائِرِ أَبْوَابِ الطِّبِّ أَعْنِي مُعَالَجَة الْبُرُودَة بِالْحَرَارَة وَمُعَالَجَة الْحَرَارَة بِالْبُرُودَة وَهِيَ الْأَسْبَابُ الظَّاهِرَة فِي الطِّبِّ وَإِلَى **مَوْهُومٍ** كَالْكَيِّ وَالرُّقْيَة.

أَمَّا الْمَقْطُوعُ بِه فَلَيْسَ تَرْكُه مِنْ التَّوَكُّلِ بَلْ تَرْكُه حَرَامٌ عِنْدَ خَوْفِ الْمَوْتِ.

وَ أَمَّا الْمَوْهُومُ فَشَرْطُ التَّوَكُّلِ تَرْكُه إذْ بِه وَصَفَ رَسُولُ الله – صَلَّى الله عَلَيْه وَسَلَّمَ وَآلِه الْمُتَوَكِّلِينَ.

وَأَمَّا الدَّرَجَة الْمُتَوَسِّطَة وَهِيَ الْمَظْنُونَة كَالْمُدَاوَاة بِالْأَسْبَابِ الظَّاهِرَة عِنْدَ الْأَطِبَّاءِ فَفِعْلُه لَيْسَ مُنَاقِضًا لِلتَّوَكُّلِ بِخِلَافِ الْمَوْهُومِ وَتَرْكُه لَيْسَ مَحْظُورًا بِخِلَافِ الْمَقْطُوعِ بِه بَلْ قَدْ يَكُونُ أَفْضَلَ مِنْ فِعْلِه فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ وَفِي حَقِّ بَعْضِ الْأَشْخَاصِ فَهوَ عَلَى دَرَجَة بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَذَا فِي الْفُصُولِ الْعِمَادِيَّة فِي الْفَصْلِ الرَّابِعِ وَالثَّلَاثِينَ. (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر في التداوي و المعالجات) و الله تعالىٰ اعلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت

چوتھی نشست: ۱۹/ربیع النور ۱۴۴۰ھ/مطابق ۲۸/نومبر ۲۰۱۸ء — بدھ — شام

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم ☆ حامداً و مصلّیا و مسلّما

﴿خلاصۂ فیصلہ﴾

- پوسٹ مارٹم میں کچھ ایسے ناپسندیدہ امور پائے جاتے ہیں جن کی اجازت عام حالات میں شریعتِ اسلامی نہیں دیتی، اس لیے جہاں تک قانون کی رو سے بچنے کی گنجائش ہو بچے اور جہاں مجبور ہو، معذور ہے۔
- جن صورتوں میں قانوناً پوسٹ مارٹم لازمی و ناگزیر ہو وہاں اولیا کو خاموش رہنا چاہیے۔
- قاتل اور اس کے اولیا خوں بہا ادا کر دیں یا مقتول کے اولیا خوں بہا معاف کر دیں تو فریقین کوشش کریں کہ "پنچ نامہ" کے ذریعہ کام چل جائے اور لاش کا پوسٹ مارٹم نہ ہو۔
- اور جہاں قاتل اور مقتول کے اولیا میں صلح نہ ہو سکے وہاں امن عامہ کو برقرار رکھنے کے لیے ایف. آئی. آر درج کرا دینا چاہیے، اس میں کوئی مضایقہ نہیں۔

پوسٹ مارٹم (Post Martem) کے لغوی معنی ہیں "بعد الموت"۔ مراد ہے موت کے بعد کی جانچ۔ کسی حادثہ میں یا ناگہانی طور پر کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کے سببِ موت کی جانچ اور ایک اندازے سے وقتِ موت کی تعیین کی جاتی ہے، اسی کو طبِ جدید اور قانون کی زبان میں پوسٹ مارٹم کہا جاتا ہے۔

پوسٹ مارٹم کا مقصد ہے:

- موت کے اسباب دریافت کرنا
- موت کے حالات و کیفیات کا پتہ لگانا
- موت کی نوعیت معلوم کرنا کہ موت فطری ہے، یا غیر فطری
- اگر غیر فطری ہے تو خودکشی ہے یا قتل یا ایکسیڈنٹ
- اگر خودکشی ہے تو اس کا سبب کوئی دماغی تناؤ ہے یا ٹارچر و اذیت
- یہ معلوم کرنا کہ قتل کے لیے استعمال کیا گیا زہر یا گیس یا ہتھیار کس قسم کا تھا؟

کچھ صورتوں میں پوسٹ مارٹم قانوناً لازمی و ناگزیر ہوتا ہے، ان میں وارثین یا رشتہ داروں کی رضامندی ضروری نہیں ہوتی اور کچھ صورتوں میں وارثین پنچ نامہ بنا کر پولیس کو دے دیتے ہیں کہ ہمیں کوئی کارروائی نہیں کرنی ہے، ہمارے عزیز کی لاش پوسٹ مارٹم کیے بغیر ہمیں واپس کر دی جائے تو پولیس انھیں لاش بغیر پوسٹ مارٹم کے واپس دے دیتی ہے۔

حکم شرعی:

(۱)۔ پوسٹ مارٹم میں کچھ فوائد و مصالح ہیں، ساتھ ہی اس میں کچھ ایسے ناپسندیدہ امور بھی ہیں جن کی اجازت عام حالات میں شریعتِ اسلامی نہیں دیتی جیسے لاش کو برہنہ کرنا، لاش کے مختلف اعضا کو کاٹنا اور جسم سے جدا کرنا، وغیرہ۔ اس لیے جہاں تک قانون کی رو سے بچنے کی گنجائش ہو بچے اور جہاں مجبور ہو، معذور ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا ؕ

(۲)۔ جن صورتوں میں قانون کے نقطۂ نظر سے پوسٹ مارٹم لازمی و ناگزیر ہوتا ہے اور میت کے اولیا اس سے بچنے کا اختیار نہیں رکھتے، وہاں قانون اپنے ہاتھوں میں لینا ممنوع ہے، اولیا کو خاموش رہنا چاہیے، فقہ اسلامی کی عظیم کتاب فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"مِن الصُّوَرِ المُباحَةِ مایکون جُرمًا فی القانون، ففی اقتحامِہٖ تعریضُ النّفس لِلاَذیٰ والإذلال، وھو لایجوز، فیجب التّحرُّزُ عن مثلہٖ ومَا عَدَاذٰلك مباحٌ سائغٌ لاحجر فیہ. (الفتاویٰ الرضویة، ج:۷، ص:۱۱۵،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کتاب البیوع/باب الربا، سنی دار الاشاعت)

③-جہاں باہمی صلح سے کام چل جائے مثلاً قتلِ خطا میں قاتل اور اس کے اولیا خون بہا ادا کر دیں، یا کسی وجہ سے مقتول کے اولیا خون بہا معاف کر دیں تو فریقین کوشش کریں کہ پنچ نامہ کے ذریعہ کام چل جائے اور لاش کا پوسٹ مارٹم نہ ہو۔

ارشادِ باری ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

④-اور جہاں قاتل خوں بہا دینے پر راضی نہ ہو یا اِدھر اُدھر بھاگ کر بچنے کی کوشش کرے، وہاں امنِ عامہ کو برقرار رکھنے اور دفعِ شرور وفتن کے لیے ایف. آئی. آر درج کرا دینا چاہیے، ایسا نہ ہو تو بے رحم لوگ جب چاہیں کسی کو گاڑی سے دبا کر چلے جائیں یا کسی اور طرح سے انسانی جان تلف کر کے بے خوف رہیں اور امنِ عامہ درہم برہم ہو کر رہ جائے۔

ایف. آئی. آر کے بعد پولیس جو کچھ کارروائی کرے گی وہ قانون کے ماتحت ہوگی جس سے کوئی مفر نہیں۔

شریعتِ اسلامی نے انسان کو ضررِ عام سے بچانے کا خاص لحاظ کیا ہے۔ چناں چہ "الاشباہ والنظائر" میں یہ صراحت ہے:

•يتحمّل الضرر الخاص لأجل دفع الضرر العام."

(الأشباه والنظائر، ج:١، ص:٢٥٦، القاعدة الخامسة: "الضرر يزال" ادارة القرآن والعلوم الإسلامية، كراچی)

•إذا تعارض مفسدتان روعى أعظمها ضررا بارتكاب أخفهما قال الزيلعي في باب شروط الصلاة: ثم الأصل في جنس هذه المسائل أنّ من ابتلي ببليتين، وهما متساويتان يأخذ بأيتهما شاءَ، وإن اختلفا يختار أهونهما."(الأشباه والنظائر، ج:١، ص:٢٦١، القاعدة الخامسة: "الضرر يزال" ادارة القرآن والعلوم الإسلامية، كراچی، پاكستان)

اور ایف. آئی. آر. تو ضررِ خاص کا تحمّل بھی نہیں بلکہ اس کا سبب تام اور غیر تام بھی نہیں، ہاں سببِ محض ہو سکتا ہے جس پر شریعت کا قلم جاری نہیں ہوتا۔ درج ذیل فقہی عبارات سے یہ امر ظاہر و روشن ہے، چناں چہ کتاب التعریفات میں ہے:

السبب: في اللغة: اسم لما يتوصّل به إلى المقصود.

وفي الشريعة: عبارة عمّا يكون طريقا للوصول إلى الحكم غير مؤثر فيه.

السبب الغير التام: هو الذي يتوقّف وجود المسبّب عليه لكن لا يوجد المسبّب بوجوده فقط.

(كتاب التعريفات، للفاضل العلامة على بن محمد شريف الجرجانی، ص: ١٢١، ١٢٢، بيروت، لبنان)

بدائع الصنائع میں ہے:

"على أن ارضاعها إن كان سبب الفرقة، فهو سبب محض لأنه طرأ عليه فعل اختيارى وهو ارتضاع الصغيرة، والسبب إذا اعترض عليه فعل اختياري يكون سببا محضا، والسبب المحض لا حكم له وإن كان صاحب السبب متعمدا في مباشرة السبب."

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، ج:٤، ص:١٧، كتاب الرضاع، بركات رضا، پوربندر، گجرات)

ایف. آئی. آر. دراصل سبب ہے مجرم کی تلاش اور اس کی گرفتاری، وغیرہ کا، رپورٹ دینے والے کا مقصود بھی یہی ہے۔ اب اگر "پوسٹ مارٹم" سے اس کا کوئی دور کا لگاؤ بھی ہو تو اس کی حیثیت سببِ محض سے زیادہ نہیں، اس لیے ایف. آئی. آر. درج کرانے کی اجازت ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

⑤-مجلس گزارش کرتی ہے کہ پوسٹ مارٹم کی ناگزیر صورتوں میں بھی انسانی حقوق کی رعایت واحترام ملحوظ رکھا جائے، مثلاً:

(الف)-ضرورت سے زیادہ کوئی عضو بالخصوص شرم گاہ نہ کھولیں۔

(ب)-ممکن ہو تو عورت کا پوسٹ مارٹم عورت ڈاکٹر کرے کہ عورت کے اعضا کی طرف عورت کی نظر کا حکم ہلکا ہے۔

(ج)-کم سے کم جتنی چیر پھاڑ سے کام چل سکے، اسی پر اکتفا ہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علمِ تشریح الاعضا کے لیے لاشوں کی چیر پھاڑ

پانچویں نشست: ۲۰/ ربیع النور ۱۴۴۰ھ/ مطابق ۲۹/ نومبر ۲۰۱۸ء — جمعرات — صبح

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم ☆ حامداً و مصلّیا و مسلّما

﴿خلاصۂ فیصلہ﴾

لاشوں کی چیر پھاڑ بغیر اضطرار شرعی کے درست نہیں، مگر اب اسے جدید علمِ طب کا ایک لازمہ ٹھہرا دیا گیا ہے، تاہم مناسب یہ ہے کہ انسانی ماڈل اور آئی میٹیڈ ویڈیوز سے علم تشریح الاعضا سیکھیں اور جدید ماہرین تشریح درس دیں، اس میں کچھ کمی ہو تو الٹرا ساؤنڈ کی طرح کوئی باطن نما مشین ایجاد کریں، علاوہ ازیں ہر مرض کی دوا کی تفتیش جاری رکھیں، خدائے پاک نے ہر بیماری کی دوا پیدا فرمائی ہے جیسا کہ حدیث نبوی کا مفاد ہے، بس لگن کے ساتھ اس کی کھوج کی ضرورت ہے۔

علمِ تشریحِ اعضا ایک اہم اور مفید تر علم ہے مگر اس کے لیے لاشوں کی چیر پھاڑ جائز نہیں کہ یہ انسان کی توہین و ایذا ہے، یہ اصل حکمِ شرع ہے۔

مگر ایک عرصے سے تشریحِ اعضا و منافع اعضا کا درس لاشوں کے اندرونی اعضا کا مشاہدہ کرا کر دیا جاتا ہے اور اس میں مہارت علمِ طب میں بڑی کامیابی اور اونچی ڈگری کا سبب بنتی ہے اور آج ایسے اطبا کے یہاں عوام و خواص کثرت سے رجوع کرتے اور ان کے علاج سے شفا پاتے ہیں۔ اور اب حال یہ ہے کہ علمِ طب حاصل کرنے والوں کے لیے لاشوں کی چیر پھاڑ کے درس میں شامل ہونا اور اس کی عملی مشق کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر وہ غیر حاضر تصور کیے جائیں گے، نیز ایم.بی.بی.ایس، ایم.ایس، وغیرہ کی سند حاصل کرنے کے لیے چیر پھاڑ کی عملی مشق کے امتحان سے گزرنا بھی ضروری ہے۔

تاہم مناسب ہوگا کہ لاشوں کی چیر پھاڑ کے بجائے انسانی ماڈل اور آئی میٹیڈ ویڈیوز سے علم تشریح اعضا سیکھیں اور جدید ماہرین تشریح درس دیں، اس میں کچھ کمی ہو تو الٹرا ساؤنڈ کی طرح کوئی باطن نما مشین ایجاد کریں۔

علاوہ ازیں ہر طرح کی بیماری کے علاج کے لیے ہمارے مسلم ڈاکٹر بھی دوا کی تفتیش اور ریسرچ جاری کریں اور خدائے پاک سے امید رکھیں کہ وہ ان پر ہر طرح کی بیماری کی دوا ظاہر فرمادے، اس نے ہر بیماری کی دوا پیدا فرمائی ہے، بس لگن کے ساتھ اس کی کھوج کی ضرورت ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النّبي صلى الله تعالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا اَنْزَلَ اللهُ دَاءً إِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً."

(صحيح البخاري، ج:٢، ص:٨٤٨، كتاب الطب، باب ما انزل الله داء إلّا انزل له شفاءً)

اس کی شرح فتح الباری میں ہے:

"ووقع في رواية طارق بن شهاب عن ابن مسعود رفعُه "إنّ الله لم ينزل داءً إلّا أنزل له شفاء فتداووا." وأخرجه النسائي وصحّحه ابن حبان والحاكم، ونحوه للطحاوي وأبي نعيم من حديث ابن عباس ... ولمسلم عن جابر رفعه "لكل داء دواء، فإذا أصيب دواء الداء برأ بإذن الله تعالىٰ." ولأبي داؤد من حديث أبي الدرداء رفعه "إن الله جعل لكل داء دواء فتداووا، ولا تداووا بحرام"... **ويدخل في عمومها أيضا الداء القاتل الذي اعترف حذاق الأطباء بأن لا دواء له، وأقرّوا بالعجز عن مداواته** ولعلّ الإشارة في حديث ابن مسعود بقوله "وجهله من جهله" إلىٰ ذلك فتكون باقية علىٰ عمومها."

(فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ج:١٣، ص:٧، ٨، دار أبي حيان) واللہ تعالیٰ اعلم۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام اصلاح

سوشل میڈیا استعمال کرنے کے اسلامی آداب
(قرآن وسنت کی روشنی میں)

مولانا خالد تسنیم المدنی

❶ کسی بھی قرآنی آیت کو Confirm کیے بغیر Share نہ کریں۔
چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ
اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ بیشک ظالم فلاح نہ پائیں گے۔ (سورۃ الانعام :۲۱)

❷ اسی طرح کوئی بھی حدیث پاک دوسروں کو Send نہ کریں جب تک اس کا حدیث ہونا Confirm نہ ہوجائے۔ چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ
جو شخص میرے نام سے وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ (صحيح البخاري، رقم الحديث ۱۰۹)

❸ ایسے ہی کسی صحابی کے قول کو Confirm کیے بغیر Share نہ کریں۔ چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ
اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر شرمندہ ہونا پڑے۔ (سورۃ الحجرات۔ ۶)

❹ اگر آپ کچھ بننا چاہتے ہیں یا اپنے آپ میں مثبت تبدیلی لانا چاہتے ہیں تو پھر یہ مقصد Media Social پر Comments کرنے سے نہیں بلکہ Commandments کرنے سے پورا ہوگا۔ چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ
بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔ (سورۃ الرعد۔۱۱)

❺ بعض Jokes کفر پر مشتمل ہوتے ہیں بالخصوص جن میں جنت، فرشتے یا شعار اسلام کا مذاق اڑایا جاتا ہے (معاذ اللہ) (ان کو ہر گز ہر گز Share نہ کریں۔ کیونکہ شعار اسلام کے ساتھ استہزا کفر ہے۔ چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:
وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ
اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے بہکادیں اور انہیں ہنسی مذاق بنالیں ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ (سورۃ لقمان ۶)
اللہ تعالی ایک اور جگہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے
وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ
اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے (سورۃ المائدۃ ۲)

❻ آپ کو کسی حوالے سے شرعی رہنمائی چاہیے تو Internet پر خود Research کرنے کی بجائے کسی مستند عالم دین سے پوچھیں کیونکہ Internet پر اسلامی لبادہ اوڑھ کر غیر اسلامی مواد کی بھرمار ہے جس سے گمراہی کے راستے ہموار ہوتے ہیں۔ چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:
فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾
اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو۔ (سورۃ النحل، ۴۳)
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وَلَا يَنْبَغِي للجاهل أَن يسكت عَن جَهله
اور جاہل کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنی جہالت پر خاموش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے۔(تفسیر در منثور ج ۵ ص ۱۳۳)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ألا سألوا إذْ لم يَعلَموا، فإنما شِفاءُ العِيِّ السُّؤالُ

جب انہیں معلوم نہ تھا تو انہوں نے پوچھا کیوں نہیں؟ کیونکہ بیماریِ جہالت کی شفاء سوال کرنا (پوچھنا) ہے۔ (سنن ابي دَاوُدَ، رقم الحديث:۳۳۶)

⑦ اور گروپ میں اگر کوئی مستند عالم دین یا مفتی صاحب ہوں تو ان کا یہ منصبی فریضہ ہے کہ حسب استطاعت عوام کی شرعی راہنمائی فرمائیں اور بالخصوص غیر اسلامی Posts کی نشاندہی کرکے تردید بھی کرتے رہیں۔ چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ

اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں۔(آل عمران ، ۱۰۴)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ

تم میں سے جو برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان کے ذریعے روکے، اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو دل میں برا جانے اور یہ کمزور ایمان والا ہے۔(صحیح مسلم، رقم الحدیث ۴۹)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ أَن يسكت عَن علمه

عالم کے لئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے علم پر خاموش رہے۔ (تفسیر در منثور ج ۵ ص ۱۳۳)

⑧ گروپ میں اگر کوئی آپ سے دینی مسئلہ پوچھے، اور آپ عالم یا مفتی نہیں ہیں تو خود بخود ہرگز قیاس آرائیاں نہ کریں بلکہ کسی مستند عالم دین یا مفتی صاحب سے پوچھ کر بتائیں یا ان سے رابطہ کروا دیں۔ چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ

اور تمھاری زبانیں جھوٹ بولتی ہیں اس لئے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو، بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے۔(النحل: ۱۱۶)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ

جس کو بغیر علم کے فتوی دیا گیا تو اس کا گناہ فتوی دینے والے پر ہے۔(سنن ابي دَاوُدَ، رقم الحديث ۳۶۵۷)

اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾

اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو۔(النحل: ۴۳)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ألا سألوا إذْ لم يَعلَموا، فإنما شِفاءُ العِيِّ السُّؤالُ

جب انہیں معلوم نہ تھا تو انہوں نے پوچھا کیوں نہیں؟ کیونکہ بیماریِ جہالت کی شفاء سوال کرنا (پوچھنا) ہے۔(سنن ابي دَاوُدَ، رقم الحديث:۳۳۶)

⑨ کوئی شرعی مسئلہ درپیش ہو تو سوشل میڈیا پر فقط نام کے "اسلامی گروپ" میں پوچھنے کی بجائے کسی مستند و معتمد مفتی یا عالم دین سے رابطہ کریں، یاد رہے یہاں پر سوشل میڈیا والے مفتی مراد نہیں ہیں۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا

اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھالے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے۔ بلکہ وہ (پختہ کار) علما کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے، ان سے سوالات کیے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے۔ اس لیے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (صحيح البخاري، رقم الحديث ۱۰۰)

⑩ گروپ میں اگر کچھ ارسال کرنا ہے تو اچھی بات یا اچھا مواد Share کیجیے، کیونکہ وہ آپ کے لئے ثواب جاریہ بن جائے گا، ورنہ خاموشی کے ساتھ فقط گروپ سے استفادہ کرتے رہیں۔ چناں چہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهُ أَجْرُهَا، وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ

جو کوئی اسلام میں اچھی بات رائج کرے تو اس کا اجر اسی کے لئے ہے اور اس کے بعد جتنے لوگ اس اچھی بات پر عمل کریں گے ان کے ثواب میں کمی کئے بغیر اس رائج کرنے والے شخص بھی ثواب ملے گا۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۱۰۱۷)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔ (صحيح البخاري، رقم الحديث ۶۰۱۸)

انسان کی فطرت یہ ہے کہ جب کسی اچھے آدمی کے بارے کوئی بھی بری بات کہی جائے، خواہ وہ کتنی ہی ناقابل اعتبار ہو تو لوگ اس کا آنکھ بند کر کے یقین کر لیتے ہیں، جس کی کھلی مثال کتب احادیث میں واقعہ جریج ہے۔

⓫ اس لئے کوئی بھی فوٹو شاپ کی ہوئی تصویر اور مشہور شخصیات کی تصاویر لگا کر ان سے منسوب من گھڑت اقوال و بیانات Share کرنے سے اجتناب کریں۔ چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (سورۃ النور۔ ۱۹)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

کسی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے کر دے (صحیح المسلم رقم الحدیث ۴)

⓬ فحاشی یا بے حیائی پر مشتمل میسیجز یا تصاویر ہرگز ارسال نہ کریں ورنہ یہ آپ کے لئے گناہ جاریہ کا سبب بن سکتا ہے یعنی جب تک ان کو دیکھ کر گناہ کیا جائے گا آپ کو بھی اس کا گناہ ملے گا۔ چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ (سورۃ یس ۶۵)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ

جو کوئی اسلام میں بری بات یا برا طریقہ رائج کرے تو اس کا گناہ اسی پر ہے اور اس کے بعد جتنے لوگ اس برے طریقے پر عمل کریں گے ان کے گناہ میں کمی کئے بغیر اس رائج کرنے والے شخص بھی گناہ ہو گا۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث ۱۰۱۷)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَعَنَ اللهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ

اللہ تعالی لعنت کرے (بلا ضرورت اجنبی عورت کو) دیکھنے والے پر اور اس عورت پر جو (بلا ضرورت اپنا آپ اجنبی مرد پر ظاہر کرتے ہوئے) دیکھی جائے۔ (شعب الایمان رقم الحدیث ۷۳۹۹)

⓭ بعض Short Clips بظاہر اسلامی ہوتے ہیں مگر unfortunately اس کے Background یا Intro میں Music ہوتا ہے جس کا سننا حرام ہے اور ہم لاعلمی، بے توجہی یا لاپرواہی کی وجہ سے اسے دیکھ یا سن کر Forward بھی کر دیتے ہیں اور یوں شیطان ہم سے نیکی کا جھانسا دے کر گناہ کا ارتکاب کرواتا ہے چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ

تم فرماؤ، میرے رب نے تو ظاہری باطنی بے حیائیاں اور گناہ اور ناحق زیادتی کو حرام قرار دیا ہے۔ (۳۳ سورۃ الاعراف)

اور اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے بہکادیں۔(سورۃ لقمان ٦)

اللہ تعالی ایک اور جگہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے(سورۃ المائدہ ٢)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيَّ أَوحَرَّمَ الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْكُوبَةُ

اللہ تعالی نے مجھ پر شراب، جوا اور طبلہ (آلات موسیقی) کو حرام کردیا ہے۔(سنن ابی داود رقم الحدیث ٣٦٩٦)

⓮ اپنی نگاہ کی حفاظت ہر وقت لازم ہے مگر سوشل میڈیا استعمال کرتے ہوئے بہت ہی زیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔(سورۃ النور ٣٠)

اور اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے

یَعْلَمُ خَآىٕنَةَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ

اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اسے بھی جو سینے چھپاتے ہیں۔(سورۃ المومن ١٩)

اور اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـٔوْلًا ﴿۳۶﴾

بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔(سورۃ بنی اسرائیل ٣٦)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَعَنَ اللهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ

اللہ تعالی لعنت کرے (بلا ضرورت اجنبی عورت کو) دیکھنے والے پر اور اس عورت پر جو (بلا ضرورت اپنا آپ اجنبی مرد پر ظاہر کرتے ہوئے) دیکھی جائے۔(شعب الإیمان رقم الحدیث ٧٣٩٩)

⓯ کوئی بھی تنسنی خبر، تشدد سے بھرپور مناظر اور دل ہلا دینے والی انسانی اعضاء کی قطع و برید والی تصاویر اگرچہ حقیقت پر مبنی ہو اس کو بغیر حاجت شدیدہ Share publicly کرنے سے کرنے سے اجتناب کریں، کیونکہ اس سے Public میں خوف و ہراس پھیلے گا اور یہ مناظر عام Viewer پر کوئی نفسیاتی اثرات (Psychological Effects) بھی مرتب کرسکتے ہیں، البتہ متعلقہ افراد اور Local Authorities کو Send کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ چناں چہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

يَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا، وَلاَ تُنَفِّرُوا

آسانی پیدا کرو، اور تنگی نہ کرو، خوشخبری سناؤ، اور آپس میں نفرت پیدا نہ کرو۔(صحیح البخاري، رقم الحدیث ٦٩)

اور رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

مَنْ آذَى مُسْلِمًا فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ

جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ تعالی کو ایذا دی۔ (المعجم الأوسط، رقم الحدیث ٣٦٠٧)

⓰ براہ کرم Happy, Night Morning,Good Good Year,Hello,Hi, New اور دیگر عمومی Messages کے ذریعے اپنا اور دیگر افراد کا وقت ضائع مت کریں، کیونکہ وقت اور فرصت بھی ایک نعمت ہے جس کے بارے پوچھا جائے گا۔چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾

پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔(سورۃ التکاثر ٨)

⓱ کسی کو بھی Message یا comment کرنے سے پہلے بہت اچھی طرح سوچ لینا چاہیے کہ کہیں میرا یہ Message یا Comment اللہ تعالی کی ناراضی کا سبب بن کر آخرت نہ برباد کر دے۔چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ

وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے۔(سورۃ ق ١٨)

چناں چہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا يَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ

آدمی کبھی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس میں وہ خود کوئی حرج نہیں سمجھتا حالانکہ اس کی وجہ سے وہ ستر برس تک جہنم کی آگ میں گرتا چلا جائے گا۔(جامع الترمذی، رقم الحدیث ۲۳۱۴)

اور رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا

وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ.

تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی ایسی بات کہتا ہے جس کے بارے میں اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ اس کی وجہ سے اس کا وبال کہاں تک پہنچے گا جب کہ اللہ اس کی اس بات کی وجہ سے اس کے حق میں اس دن تک کے لیے ہے جس دن وہ اس سے ملے گا اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔(سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۳۹۶۹)

⑱ ویسے تو سوشل میڈیا مثلِ زہریلا سانپ ہے جو ماہر سپیرا کے علاوہ کسی کے قابو میں نہیں آتا مگر خصوصًا صنف نازک، Youngsters اور Students کو اولاً استعمال ہی نہیں کرنا چاہیے، اگر ناگزیر ہو تو فقط Education اور Communication کے جائز مقاصد کے لیے اور وہ بھی time Short کے لئے اس کا استعمال کرنا چاہیے ورنہ یہ Media Social اپنے اصلی مقصد سے توجہ ہٹا کر تضییع اوقات اور نہ جانے کس کس چیز کا عادی بنا دیتا ہے۔ چناں چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ يَوْمٍ طَلَعَتْ شَمْسُهُ فِيهِ إِلَّا يَقُولُ: مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَعْمَلَ فِي خَيْرٍ فَلْيَعْمَلْهُ فَإِنِّي غَيْرُ مُكَرِّرٍ عَلَيْكُمْ أَبَدًا.

روزانہ صبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس وقت دن یہ اعلان کرتا ہے کہ اگر آج کوئی اچھا کام کرنا ہے تو کر لو کہ آج کے بعد میں کبھی پلٹ کر نہیں آؤں گا۔(شعب الایمان رقم الحدیث ۳۵۵۸)

⑲ کسی بھی link Unknown کو کھولنے میں احتیاط کریں کیونکہ ان میں خیر کم اور شر زیادہ ہوتا ہے جس سے آپ کا Account ہیک بھی ہو سکتا ہے۔ چناں چہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ.

اس چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں ڈالے اور اسے اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے، جامع الترمذی، رقم الحدیث:۲۵۱۸)

⑳ آپ کے ہاتھ میں موجود Device بظاہر ہلکی چیز ہے مگر اس کا غلط یا صحیح استعمال آخرت میں آپ کے نیکیوں یا برائیوں کے پلڑے کو بہت زیادہ بھاری کر سکتی ہے۔ چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ الْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۸) وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ.

اور اس دن وزن کرنا ضرور برحق ہے تو جن کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈالا اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں پر ظلم کیا کرتے تھے۔(سورۃ الاعراف ۸-۹)

㉑ یہ مت سمجھیں کہ اپنا نام تبدیل کرکے یا کوئی Fake account بنا کر غلط مواد Share کرنے سے کسی کو خبر نہیں ہوگی کہ Actual Account Holder کون ہے؟۔ چناں چہ اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

فرما دو کہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ کو سب معلوم ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔(سورۃ آل عمران ۲۹)

☆☆☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام اصلاح

جمعہ اور جمعہ کی تقریر

مولانا عبدالرحیم ثمرؔ مصباحی

قرآن کریم میں اللہ تبارک و تعالی ارشاد فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹

ترجمہ: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمھارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (ترجمہ کنزالایمان، سورۃ الجمعہ آیت:۹، پ:۲۸)

جمعہ کا لفظ جمع سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں جمع ہونا، اکٹھا ہونا چونکہ اس دن مسلمان بڑی مساجد میں جمع ہو کر دو گانہ ادا کرتے ہیں اس لیے اس دن کو جمعہ کہا جاتا ہے۔ پہلے اس دن کو یوم العروبہ کہا جاتا تھا۔ سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد حضرت کعب بن لوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دن کا نام یوم الجمعہ رکھا لیکن اس نام کو شہرت نہ ہوئی۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت کرنے اور سورۃ الجمعہ کے نازل ہونے سے پہلے اہل مدینہ نے دیکھا کہ یہود سنیچر کو اور نصاری اتوار کو جمع ہو کر عبادت کرتے ہیں، لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہفتہ میں کوئی دن مقرر کریں جس دن سب چھوٹے بڑے اکٹھا ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی عبادت کریں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس اجتماع کے لیے عروبہ کا دن منتخب کیا اور حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیا اور دو رکعت نماز پڑھائی۔ یہ پہلا جمعہ تھا جو ادا کیا گیا۔ انصار (اہل مدینہ) نے اپنے اس اجتماع کی بنیاد پر اس دن کا نام یوم الجمعہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعہ کے ذریعہ اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی بنو سالم میں دو گانہ کے ذریعہ ان کے اس اجتہاد پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اس وقت سے اس دن کا نام یوم العروبہ سے یوم الجمعہ ہو گیا اور پھر اسی نام کو مقبولیت عام اور شہرت دوام حاصل ہوئی۔ (ضیاء القرآن، خزاین العرفان سورۃ الجمعہ)

احادیث مبارکہ میں یوم الجمعہ کی بے انتہا فضیلتیں وارد ہیں۔ اس دن کو سید الایام بھی کہا جاتا ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن ان کی وفات ہوئی اور اسی دن صور بھی پھونکا جائے گا۔ اس دن مرنے والے کو اللہ تعالیٰ شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور فتنہ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسی لیے جمعہ پوری امت مسلمہ کے لیے عید اور خوشی کا دن ہے۔ اس دن لوگ نہا دھو کر عمدہ لباس زیب تن کرتے ہیں اور مسجدوں میں حاضر ہو کر عبادت کے ساتھ اپنے علما سے کچھ دینی باتیں سننے کی بھی خواہش رکھتے ہیں۔

مقاصد جمعہ سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ لوگوں کو یکجا کر کے دین کی باتیں بتائی جائیں اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو گانہ ادا کرنے سے پہلے اپنی امت سے خطاب فرماتے اور دین کی اہم اور ضروری باتیں بتاتے تھے۔ اسی سنت کو زندہ رکھنے کے لیے آج بھی دو گانہ سے پہلے عربی میں خطبہ پڑھا جاتا ہے جو کہ جمعہ کی شرط ہے۔ لیکن ہند و نیپال میں عربی زبان سے لوگوں کی عدم واقفیت کی وجہ سے اردو یا علاقائی زبانوں میں بھی قبل خطبہ یا بعد جمعہ خطاب کیا جاتا ہے تاکہ تکمیل مقصد ہو سکے۔

جمعہ میں عموماً سنجیدہ ماحول ہوتا ہے، ہر خاص و عام حاضر ہوتے ہیں اور جلسے جلوس کی بہ نسبت جمعہ کی تقریر لوگ بغور سماعت بھی کرتے ہیں۔ ہند و نیپال میں تقریباً ہر جمعہ میں تقریریں ہوتی ہیں اور اکثر تقریر کرنے والے چہرے بھی مخصوص اور متعیّن ہوتے ہیں پھر بھی لوگوں کا تقریر سننے کی غرض سے نماز سے پہلے حاضر ہونا اور دلجمعی و سنجیدگی کے ساتھ تقریر سننا اس کی اہمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ لیکن کچھ مقرر صفت حضرات اپنی شعلہ بار اور برق بار تقریروں سے اس پر سکون اور ساز گار ماحول کو بھی مروجہ جلسوں کے ماحول میں بدلنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی بارگاہ میں مودبانہ و مخلصانہ گذارش ہے کہ اللہ کے واسطے جمعہ کے منبر کو مروجہ جلسوں کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسٹیج ہرگز نہ بنائیں ورنہ ہماری مسجدیں نصیحت گاہ اور درس گاہ کی بجائے آج کل کے جلسوں کا مجمع ہو جائیں گی۔ جبکہ تاریخ شاہد ہے کہ ہماری مسجدوں میں اقیموا الصلاۃ کو عملی جامہ پہنانے کے ساتھ قال اللہ و قال الرسول کی دل نشیں صدائیں بھی بلند کی جاتی رہی ہیں۔

جن مساجد میں جمعہ کے دن سنجیدہ اور اصلاحی تقریریں ہوتی ہیں وہاں کی مسجدیں درس گاہ اور نمازیوں کی سنجیدگی و محویت باذوق طالب علم کی یاد تازہ کرتی رہتی ہے۔ آج بھی ہمارے بہت سے ایسے مسلمان بھائی ہیں جن کو نماز و روزہ وغیرہ دین کے مسائل کا مکمل علم نہیں اور درازگی عمر کی وجہ سے علما سے چھوٹی چھوٹی باتیں پوچھنے میں جھجھک محسوس کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے ہمارے علمائے کرام اور ائمہ مساجد کو ایک مشفق استاد کی مانند اپنی جمعہ کی تقریر کے ذریعہ ان کو وضو و غسل اور نماز روزہ وغیرہ کے بنیادی مسائل سکھانا چاہیے۔ اس طرح ہم جمعہ کی تقریر کو تفہیم مسائل کے لیے ایک مفید اور موثر ذریعہ بنا سکتے ہیں۔ ہمارے کچھ ائمہ حضرات اپنی مسجدوں میں اس طرح کی کوششیں کر رہے ہیں جو یقیناً تعریف اور تقلید کے قابل ہیں اور ہم سب کو بھی اپنی اپنی مسجدوں میں یہ سلسلہ شروع کرنا چاہیے۔

اسی طرح جمعہ کو دعوت و تبلیغ کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم اور ابھرتے فتنے کی سرکوبی کے لیے ایک ہتھیار کی طرح استعمال کیا جا سکتا ہے کیوں کہ جمعہ میں اکثر و بیشتر ہر کسی کی شرکت ہو ہی جاتی ہے ساتھ ہی تقریر سننے اور سمجھنے کا بھی ایک عمدہ مزاج بنا رہتا ہے اس لیے ائمہ مساجد کو چاہیے کہ اس کا بھرپور فائدہ اٹھائیں اور عوام کے اس مزاج کو بنائے رکھیں اور اپنی جمعہ کی تقریر کے ذریعہ لوگوں کے اعمال اور عقائد کی اصلاح کرتے رہیں۔

عرب کے بعض ملکوں میں یہ طریقہ رائج ہے کہ وہاں کی ساری مسجدوں میں جمعہ کا خطبہ حکومت یا حکومت کی اجازت سے بنی علما کی تنظیموں کی جانب سے تیار ہو کر جاتا ہے جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جب انھیں کوئی اہم اعلان کرنا ہوتا ہے یا مسلمانوں تک کوئی پیغام پہنچانا ہوتا ہے تو وہ اس اعلان یا پیغام کو جمعہ کے خطبہ میں شامل کر دیتے ہیں اور وہ پیغام فی الفور تمام مسلمانوں تک آسانی کے ساتھ پہنچ جاتا ہے۔ لیکن ہند و نیپال میں نہ تو مسلمانوں کی حکومت ہے نہ کوئی ملکی پیمانے کی ایسی تنظیم جس کی اچھی پکڑ ہو۔ پھر بھی اگر ہمارے علمائے ذوی الاحترام اس طرف اپنی توجہ مبذول کریں تو ملکی پیمانے پر نہ سہی کم سے کم علاقائی سطح پر پیغام رسانی کے لیے جمعہ کے خطاب کو بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ مثلاً مسلمانوں پر ہو رہے مظالم یا شریعت میں حکومت کی مداخلت کے خلاف پر امن مظاہرہ کرنا ہو یا سماجی و رفاہی کام کرنے کے لیے لوگوں کی تعداد کی ضرورت ہو تو ائمہ مساجد جمعہ کی تقریر میں اس کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کریں اور پھر لوگوں سے شرکت کی اپیل کریں۔ ان شاء اللہ اس کا اچھا اثر ہوگا اور ساتھ ہی مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق کی فضا بھی قائم ہوگی۔

مذکورہ بالا جمعہ کی تقریر کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر علمائے کرام اور ائمہ مساجد کو چاہیے کہ اس کو مزید مفید و موثر بنانے کے لیے ہر ممکن صورت اختیار کریں۔ اگر ہمارے علما و ائمہ حضرات درج ذیل چند باتوں کی رعایت فرمالیں تو جمعہ کی تقریر کی افادیت دوبالا کی جا سکتی ہے۔

سنجیدہ بیانی: فہم و فراست رکھنے والے تعلیم یافتہ اور ذی ہوش لوگ متانت و سنجیدگی سے کی جانی والی باتوں میں دلچسپی لیتے ہیں اور کچھ سیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ شعلہ بار تقریروں کا مقصد چیخ و پکار میں دب کر رہ جاتا ہے اور ان سے کچھ سیکھنا تو دور ان کو سمجھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو جمعہ کے بیان میں متانت و سنجیدگی ہی سے کام لیں۔ آپ ذرا غور کیجیے، جب ہمیں کوئی اہم اعلان کرنا ہوتا ہے یا کوئی ضروری بات بتانی ہوتی ہے تو ہم سنجیدگی سے لوگوں کے سامنے اعلان کرتے ہیں اور اپنی باتیں رکھتے ہیں تاکہ سب لوگ سن سکیں اور سمجھ سکیں۔ پھر ہم دینی باتیں بتانے اور مسائل کو سمجھانے میں چیخ و پکار کا سہارا کیوں لیتے ہیں؟؟؟ ہاں! البتہ کبھی کبھار مسلمانوں کے ذہن و فکر کو جھنجھوڑنا اور ان میں جوش و ولولہ بیدار کرنا مقصود ہو تو ایک معقول حد تک ولولہ انگیزی کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ لیکن مسائل سے لے کر فضائل تک اور اصلاح سے لے کر تردید تک بے ہنگم چیخ و پکار قطعی مناسب نہیں۔ اس لیے جہاں تک ممکن ہو جمعہ میں سنجیدہ بیانی ہی سے کام لیں۔

آسان لب و لہجہ: مسلمان کتنے تعلیم یافتہ ہیں یہ ہمیں بخوبی معلوم ہے اس کے باوجود ہم میں سے اکثر لوگ اپنی تقریروں میں مشکل اصطلاحات اور سخت الفاظ کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جب تک مسجع و مقفیٰ جملوں سے لیس گاڑھی اردو نہ بولی جائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریر مکمل نہیں ہوگی، یہ ہماری سخت بھول ہے۔ کیوں کہ تقریر کرنے کا مقصد ہوتا ہے کہ لوگ ہماری باتوں کو سمجھ سکیں اور ان سے کچھ سیکھ سکیں اور جب انہیں کچھ سمجھ میں ہی نہیں آئے تو پھر ان کے سامنے گھنٹوں گلا پھاڑنے سے کیا فائدہ؟ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی تقریر میں آسان لب ولہجہ کا استعمال کریں اور سامعین کا خاص خیال فرمائیں۔

وقت کی پابندی: یاد رہے جمعہ کے دن دو رکعت فرض کی ادائگی اصل مقصد ہے اس لیے تقریر اتنی لمبی نہ کریں کہ نماز کے لیے تاخیر ہو جائے بلکہ وقت رہتے ہوئے اپنی باتیں پوری کرنے کی کوشش کریں اور اگر موضوع طویل ہو تو باقی اگلے جمعہ کے لیے رہنے دیں لیکن وقت کی پابندی ضرور کریں۔ کیوں کہ اکثر لوگ صبح سے جمعہ کی تیاری میں لگے رہتے ہیں اور اپنے ضروری کاموں کو بعد جمعہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح جمعہ میں اسکولی بچے، مزدور، سرکاری نوکری والے اور دکاندار قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کے پاس محدود وقت ہوتا ہے اس لیے ان سب کا خیال فرماتے ہوئے جمعہ نماز کی جماعت کا وقت متعیّن رکھیں اور اسی مقررہ وقت میں لازمی طور پر بیان ختم کرکے جماعت کھڑی کردیں۔

موضوع کا انتخاب اور مواد کی فراہمی: جمعہ کی تقریر کے لیے موضوع کا انتخاب بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ چوں کہ ہمارے ائمہ مساجد کو ہر جمعہ میں تقریر کرنی پڑتی ہے اس لیے اکثر لوگ ماہ رواں کی مناسبت سے زیادہ تر واقعات وحکایات بیان کرنے کو ترجیح دیتے ہیں حالاں کہ ان کو مکمل ایک ہفتہ کا وقت ملتا ہے پھر بھی بہت سے لوگ مواد کی فراہمی میں کاہلی اور تن آسانی سے کام لیتے ہیں اور مطالعہ کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ جمعہ کی تقریر کو موثر بنانے کے لیے وقت اور حالات کے تقاضے کے مطابق مناسب موضوع کا انتخاب اور موضوع کے مطابق بھرپور مواد از حد ضروری ہے۔ سوشل میڈیا اور اخبار بینی کا ذوق رکھنے والے ائمہ کے لیے مناسب موضوع کا انتخاب کوئی مشکل امر نہیں ہے اور مواد کی فراہمی کے لیے ایک ہفتہ کا وقت کافی ہے۔ اس لیے ائمہ حضرات کو چاہیے کہ وقت اور حالات کے اعتبار سے موضوع کا انتخاب کریں اور موضوع کے مطابق کتابوں کا مطالعہ کریں۔

کہیں کہیں متولیان مساجد ائمہ کرام کو پابند کرنے لگے ہیں کہ آپ فلاں عنوان پر تقریر کریں اور فلاں عنوان پر تقریر نہ کریں۔ مثلا اگر گاوں، سماج یا محلے میں سود خوری عام ہوتی جارہی ہے یا کوئی خلاف شرع رسم ورواج فروغ پارہا ہے اور اس گناہ میں اراکین وممبران میں سے کوئی ملوث ہے تو اب امام صاحب کا سود خوری اور ان غلط رواج کے خلاف تقریر کرنا جرم قرار پاتا ہے اور کبھی کبھی اس کی پاداش میں ائمہ حضرات کو برطعف بھی کردیا جاتا ہے۔ یہ کس قدر افسوس کی بات ہے، اس کا درد تو دین کی غیرت وحمیت رکھنے والا ایک مسلمان ہی محسوس کرسکتا ہے۔ غالبًا یہی وجہ ہے کہ آج کل اکثر مساجد میں من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ اور فضائل پر زیادہ تقریریں سننے کو ملتی ہیں۔ ائمہ کرام اور علماے ذوی الاحترام کو چاہیے کہ ایسے جاہل اور دشمن دین کی پرواہ کیے بغیر اسلامی احکام اور شرعی باتوں کو بلا خوف وخطر بیان کریں اور عوام الناس کو خلاف شرع کاموں سے دور رکھنے کی کوشش کریں۔

جمعہ کے لیے مخصوص خطیب: ایسا بھی مشاہدہ ہے کہ بعض مساجد کے ائمہ یا تو بہت زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہوتے یا ان کے اندر کماحقہ تقریری صلاحیت نہیں ہوتی ایسی صورت میں ذمہ داران مساجد کو چاہیے کہ جمعہ کے لیے ایک مخصوص خطیب کا بندوبست کریں اس کے لیے علاقے کے موثر اور سنجیدہ بیاں قابل عالم دین کو اپنی مسجدوں میں جمعہ کے لیے دعوت دیں اور ان سے خطاب کروائیں۔ تاکہ جمعہ کی تقریر سے لوگوں کو خاطر خواہ فائدہ پہونچے اور ان کے عقائد واعمال کی اصلاح ہوسکے۔

جمعہ کی تقریر کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر مذکورہ باتوں کی جانب توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے۔ کیوں کہ جمعہ مسلمانوں کے لیے عید ہے تو جمعہ کی تقریر ان کے لیے ایک انمول تحفہ ہے اور اس تحفہ کو عمدہ بناکر پیش کرنے کی کوشش کرنا ائمہ کرام اور متولیان مساجد کے ساتھ اہل علم ودانش کا دینی وملی فریضہ ہے۔

☆☆☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام حیات

حیات غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مفتی نور محمد جگر مصباحی

اس خاکدان گیتی پر اللہ رب العزت کے بے شمار اولیا، صالحین، نیکوکار اور برگزیدہ بندے آئے جنہوں نے اپنی پوری زندگی صرف اللہ وحدہ لاشریک کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے بسر کی اور جنہوں نے احکام الٰہی اور فرامین مصطفوی پہ مکمل طور پر عمل پیرا ہوکر ابن آدم اور صحیح کامل انسان ہونے کا اکمل ثبوت دیا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا اور خوشنودی بھی حاصل کرلی، جس کا بین ثبوت یہ ہے کہ پروردگار عالم نے ان معزز قابل رشک وفخر بندوں کے لیے عقبیٰ میں جو وعدہ فرمایا ہے وہ اپنی جگہ مسلم ہے، مزید انہیں دنیا میں وہ عظیم اجر وصلہ عطا فرمایا کہ ساری مخلوق کے قلوب واذہان میں ان کی الفت ومحبت عظمت وعقیدت قدر ومنزلت اور عزت واحترام اس قدر جاگزیں فرمادیا کہ رہتی دنیا تک لوگ ان کی عظمت وکرامت، فضیلت ومرتبت، رفعت ومنزلت اور عقیدت ومحبت کے ترانے گاتے رہیں گے اور ان کی سیرت طیبہ اور نقش قدم پہ چلنے کو اپنے اور سارے انسانوں کے لیے مشعل راہ اور فلاح دارین کا اہم ترین ذریعہ سمجھیں گے۔ انہیں عظیم معزز ہستیوں میں غوث اعظم حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی حسنی حسینی علیہ رحمۃ اللہ الباری کی ذات گرامی ہے۔ پوری دنیا ان کے فیوض وبرکات سے ہمہ وقت ہر آن فیض یاب ہوتی ہے اور صبح قیامت تک ان شاء اللہ تعالیٰ فیض یاب ہوتی رہے گی۔

سرکار غوث اعظم کی ولادت باسعادت: آپ کی ولادت باسعادت یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ مطابق ۱۷/ مارچ ۱۰۷۸ء بوقت شب جمعہ مبارکہ بغداد کے قریب قصبہ جیلان میں ہوئی، جس رات آپ کی ولادت ہوئی اس رات اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے جیلان میں سب لڑکے ہی عطا فرمائے جن کی تعداد گیارہ سو تھی اور وہ سب کے سب اولیا اور مردان خدا تھے۔

اسم گرامی: آپ کا اسم پاک عبدالقادر، کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین، محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث صمدانی، سلطان الاولیا، امام الاولیا، تاج العارفین، سراج السالکین اور غوث اعظم وغیرہ ہیں۔ آپ کے والد محترم کا نام پاک سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست ہے، اور والدہ ماجدہ کا اسم گرامی فاطمہ اور کنیت ام الخیر ہے۔ آپ نجیب الطرفین سید ہیں، والد ماجد کی طرف سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی ہیں، آپ سلسلہ نسب والد محترم کی طرف سے گیارہ واسطوں سے اور والدہ محترمہ کی طرف سے چودہ واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم تک پہنچتا ہے۔

غوث پاک کا گھرانا: آپ کا گھرانا نہایت پاکیزہ معزز محترم شریف اللہ والوں کا گھرانا تھا، آپ کے ناناجان، دادا جان، والد ماجد، والدہ ماجدہ، پھوپھی جان، بھائی اور صاحبزادگان سب اولیا اللہ تھے اور صاحب کرامات ظاہرہ وباہرہ اور مالک مقامات علیا تھے، اسی وجہ سے لوگ آپ کے خاندان کو "اشراف" کا خاندان کہتے تھے۔

سید وعالی نسب در اولیا است　　نور چشم مصطفیٰ ومرتضیٰ است

حلیہ مبارک: سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نحیف البدن، قد میانہ، سینہ مبارک فراخ، ریش مبارک دراز اور حسن وجمال میں اضافہ کا باعث، دور ونزدیک میں سماعت یکساں، کلام سرعت تاثیر وقبولیت کا جامع، جمال باکمال ایسا کہ سنگ دل بھی دیکھتا تو نرم ہوجاتا اور اس پر خشوع وخضوع کی کیفیت نمایاں ہوتی، چہرے کو گھیرے ہوئے، رنگ گندم گوں، دونوں ابرو ملے ہوئے، ابرو بلند، بدن نازک ایسے جیسے گلاب کے پھول کی پنکھڑی ہو، پیشانی کشادہ اور اس پر کبھی بھی خفگی یا اظہار ناراضی کے باعث بل نہیں دیکھے گئے، لب شگفتہ جیسے صندل کی ڈلی، چہرہ روشن وتابندہ ایسا جیسے نور کا ہالہ ہو، ذی وقار، نرم گفتار، کم گو، اہل علم میں ہمیشہ ممتاز اور منفرد تھے، آپ کو دیکھنے والے پر رعب کی کیفیت طاری ہوجاتی تھی، جلال وجمال کی کیفیتوں سے مزین تھے، شرم وحیا کا پیکر، نظافت ولطافت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے، چلتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے باد صبا کا ایک خوشگوار جھونکا، آپ کی ذات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روحانیت کے جھلستے صحرا میں پیاسی انسانیت کے لیے آب زلال کی حیثیت رکھتی تھی، جہاں سے روحانیت اور علم کے پیاسے علم وحکمت کے کٹورے سیر ہوکر پیتے۔

ابتدائی اور اعلی تعلیم: آپ کے والد محترم کا سایہ بچپن ہی میں سر سے اٹھ گیا تھا اس لیے آپ کی تعلیم وتربیت کی مکمل ذمہ داری آپ کی والدہ محترمہ نے سنبھالی اور اسے بحسن وخوبی کماحقہ سرانجام دیا اور اس طرح آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی، مزید اعلی تعلیم کے لیے ۴۸۸ھ مطابق ۱۰۹۵ء ۱۸ سال کی عمر میں بغداد معلی پہنچے جو اس وقت علم وفضل کا گہوارہ، علما ومشائخ کا مسکن اور علمی وسیاسی اعتبار سے مسلمانوں کا دار السلطنت تھا، آپ نے یہاں اپنے زمانہ کے معروف ومشہور اساتذہ کرام اور ائمہ فن سے اکتساب فیض کیا۔

علمی مصروفیات ودینی خدمات: حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا قلب اطہر حب الہی سے معمور تھا اور یہ اسی امر کا فیضان تھا کہ آپ مخلوق خدا پر انتہائی شفیق اور مہربان تھے، درس وتدریس میں آپ کی ہمہ تن مصروفیت ہفتہ میں تین روز بلاخوف وخطر وعظ وتلقین مظلومین کی حمایت اور ظالموں کے خلاف اعلاء کلمۃ الحق اور لوگوں کے پیچیدہ مسائل میں بلا تاخیر فتاوی کا اجرا یہ تمام امور آپ کے انسان دوستی کا مظہر تھے، عقائد واصول میں امام احمد اور محدثین کے مسلک پر تھے، مذہب اہل سنت اور سلف کے مسلک کو آپ سے بڑی تقویت حاصل ہوئی، ابن السمعانی لکھتے ہیں ؛؛کہ متبعین سنت کی شان آپ کی وجہ سے بڑی ہوگئی اور ان کا بلڑا بھاری ہوگیا، مدرسہ قادریہ میں صبح وشام تفسیر، حدیث، فقہ، مذاہب ائمہ، اصول فقہ اور علم نحو کے اسباق ہوتے، ظہر کے بعد تجوید کی تعلیم ہوتی، اس کے علاوہ افتا کی مشغولیت تھی، بالعموم مذہب شافعی اور حنبلی کے مطابق فتوی دیتے تھے، علمائے عراق آپ کے فتاوی کی تعریف کرتے، اتباع کامل، علم راسخ اور تائید غیبی نے آپ کو اس مقام پر پہنچادیا تھا کہ حق وباطل، نور وظلمت، الہام صحیح اور کید شیطانی میں پورا پورا امتیاز پیدا ہوگیا تھا، آپ پر یہ حقیقت پوری طرح منکشف ہوگئی تھی کہ شریعت محمدی کے احکام اور حلال وحرام میں قیامت تک کے لیے تغیر وتبدل کا امکان نہیں جو اس کے خلاف دعوی کرے وہ شیطان ہے، الطبقات الکبری میں ہے کہ ایک مرتبہ ایک عجیب وغریب روشنی ظاہر ہوئی جس سے آسمان کت کنارے بھر گئے، اس سے ایک صورت ظاہر ہوئی اس نے مجھ سے خطاب کرکے کہا کہ اے عبد القادر میں تمھارا رب ہوں میں نے تمھارے لیے سب محرمات حلال کردئے ہیں، میں نے کہا دور رہو مردود، یہ کہتے ہی وہ روشنی ظلمت سے بدل گئی، اور وہ صورت دھواں بن گئی اور ایک آواز آئی کہ عبد القادر تمہیں تمھارے علم نے بچالیا ورنہ اس طرح میں ستر صوفیوں کو گمراہ کرچکا ہوں، آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے علم نے نہیں بلکہ اللہ تعالی نے بچالیا، کسی نے کہا کہ حضرت آپ کیسے سمجھے کہ یہ شیطان ہے؟ فرمایا اس کے یہ کہنے سے کہ میں نے حرام چیزوں کو تمھارے لیے حلال کردیا، آپ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر حدود الہی میں سے کوئی حد ٹوٹتی ہو تو سمجھ لو کہ تم فتنہ میں پڑگئے ہو اور شیطان تم سے کھیل رہا ہے فورا شریعت کی طرف رجوع کرو، اس کو مضبوط تھام لو، نفس کی خواہشات کا جواب دو اس لیے کہ ہر وہ حقیقت جس کی شریعت تائید نہیں کرتی وہ باطل ہے۔

مجلس وعظ ونصیحت کی کیفیت:۔ سرکار غوث پاک ہفتہ میں تین دن جمعہ، منگل اور بدھ کو وعظ ونصیحت فرماتے تھے، اس طرح اُ ہفتے میں تین مرتبہ مجلس وعظ ونصیحت منعقد فرماتے تھے، آپ کا وعظ علم وحکمت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہوتا تھا، لوگوں پر وجدانی کیفیات طاری ہوجاتی تھیں، بعض اپنے گریبان چاک کرلیتے تھے، اور کپڑے پھاڑ ڈالتے تھے، اور بعض بے ہوش ہوجاتے تھے، کئی مرتبہ لوگ حالت بیہوشی میں واصل الی الحق ہوجاتے، آپ کی مجلسوں میں رجال الغیب، جنات، ملائکہ اور ارواح طیبہ کے علاوہ عام سامعین کی تعداد ستر ستر ہزار تک پہنچ جاتی تھی، اور آپ کی آواز دور ونزدیک بیٹھے ہوئے سب لوگ یکساں سنتے، اس دور کے نامور مشائخ کرام آپ کی مجلسوں میں بالالتزام حاضری دیتے تھے، آپ سے بکثرت خوارق وکرامات کا ظہور ہوتا تھا، آپ کی مجلسوں کا انعقاد بغداد شریف میں ہوتا مگر آپ کے ہمعصر اولیا اللہ یعنی شیخ عبد الرحمن طفسونجی اور شیخ عدی بن مسافر وغیرہ اپنے اپنے شہروں میں اسی وقت پر اپنے اپنے ارادت مندوں اور شاگردوں کے ہمراہ دائرے بناکر بیٹھ جاتے اور نہ صرف آپ کے مواعظ سنا کرتے بلکہ انہیں قلمبند بھی کرتے، پھر جب کبھی بغداد مقدس آنے کا موقع ملتا اور آپ کی مجلس میں قلمبند شدہ تحریرات کے ساتھ موازنہ کرتے تو کچھ بھی فرق نہیں پایا جاتا۔

تالیفات وتصنیفات:۔ آپ کی تالیف وتصنیف میں مندرجہ ذیل کتابیں مشہور ومعروف ہیں جن کے مطالعہ سے انسانی قلوب واذہان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے اندر عجب سرور ولذت اور اطمنان قلبی اور سکون ذہنی حاصل ہوتا ہے، نیز بہت سارے دقائق، حقائق اور معارف کا انکشاف ہوتا ہے لہذا ہر مسلمان کو آپ کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ دنیاوی واخروی کامیابیوں کو حاصل کرکے اللہ تبارک وتعالی کی رضا اور خوشنودی پاسکے، اور وہ کتابیں یہ ہیں، (۱)غنیۃ الطالبین (۲)فتوح الغیب (۳)الفتح الربانی والفیض الرحمانی (۴)یواقیت الحکم (۵)جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر(۶)دیوان غوث الاعظم (۷)الفیوضات الربانیہ فی الاوراد القادریہ (۸)بشائر الخیرات (۹)القصیدۃ القادریہ (۱۰)مراتب الوجود (۱۱)معراج اللطیف المعانی (۱۲)آداب السلوک والتواصل الی منازل السلوک (۱۳)تفسیر قرآن مجید (۱۴)تحفۃ المتقین وسبیل العارفین (۱۵)حزب الرجاء والانتہا (۱۶) البریت الاحمہ فی الصلوۃ علی النبی ﷺ (۱۷)سرالاسرار۔

غوث پاک کے چند مشاہیر تلامذہ:۔ آپ کے تلامذہ سینکڑوں کے تعداد میں ہیں جن میں سے چند کے اسمایہ ہیں (۱)محمد بن احمد بن بختیار (۲)بو محمد عبداللہ بن الحسن الجبالی (۳)خلف بن عباس المصری (۴)عبدالنعم بن علی الحرانی (۵)ابراہیم حداد الیمنی(۶)عبداللہ الاسدی الیمنی (۷)عطیف بن زیاد الیمنی (۸)عمر بن احمد الیمنی الھجری(۹)مدافع بن احمد (۱۰)احمد بن اسمعیل بن حمزہ (۱۱)عبد اللہ بن احمد بن منصوری (۱۲)عبدالکریم بن محمد المصری (۱۳)محمد بن احمد المؤذن (۱۴)محمد بن ابوالحسین وغیرہم۔

غوث پاک کی ازواج مطہرات:۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نکاح نہیں کرتا تھا لیکن حضور نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم نکاح کرو، پیغمبر انسانیت رسول رحمت نبی کریم ﷺ کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے نکاح کیا، نکاح نہ کرنے کی علت آپ خود بیان فرماتے ہیں کہ میں از خود اس خیال سے نکاح کرنے کی جرات نہیں کرتا تھا کہ مہیں میرے تبلیغی وتعلیمی اوقات میں کدورت نہ پیدا ہوجائے مگر جب فرمان رسول اللہ ﷺ پر عمل کیا تو اللہ تبارک وتعالی نے اپنا خاص فضل وکرم فرماتے ہوئے چار بیویاں عطا فرمائیں، اور چاروں ازواج مطہرات بے پناہ پیار ومحبت کرنے والیاں تھیں، بیویوں کے نام یہ ہیں۔(۱)حضرت سیدہ مدنیہ بنت میر محمد (۲)حضرت سیدہ صادقہ بنت محمد شفیع (۳)حضرت سیدہ مومنہ (۴)حضرت سیدہ محبوبہ رضی اللہ تعالی عنھن۔ شادی کے بعد اکثر دیکھا گیا ہے کہ تبلیغی اور تعلیمی معاملات میں کوتاہیاں ہوجاتی ہیں، مگر یہ بھی پروردگار عالم کا خاص فضل وکرم تھا کہ حضور غوث اعظم کے جو اوقات شادی سے پہلے مقرر تھے ان کا تسلسل برقرار رہا یعنی جس طرح آپ حالت مجرد میں اپنے معمولات کو جاری رکھے ہوئے تھے اور زہد وتقوی کے جن اعلی مناسب پر فائز تھے ان میں ذرہ برابر بھی فرق اور کمی واقع نہیں ہوئی۔

اولاد وامجاد:۔ غوث پاک کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالرزاق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہمارے والد محترم کی کل ۴۹ اولاد تھی جن میں سے ۲۷ لڑکے اور ۲۲ لڑکیاں تھیں، آپ کے چند مشہور ومعروف شہزادوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔(۱)سیدنا شیخ عبدالوہاب (۲)سیدنا شیخ عیسی (۳)سیدنا شیخ عبدالعزیز(۴)سیدنا شیخ عبدالجبار (۵)سیدنا شیخ عبد الرزاق (۶)سیدنا شیخ محمد (۷)سیدنا شیخ عبد اللہ (۸)سیدنا شیخ یحیی (۹)سیدنا شیخ موسی (۱۰)سیدنا شیخ ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔

ولادت سے قبل ولایت کی شہرت:۔ سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ولادت سے بہت پہلے بہت سارے اولیائے کرام اور مشائخ عظام نے آپ کی ولادت باسعادت، شان وشوکت، عظمت ومنزلت اور مقام ومرتبہ کی خبریں دی تھیں جن میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔(۱) حضرت امام حسن عسکری (۲)حضرت جنید بغدادی (۳)حضرت حسن بصری (۴)حضرت شیخ ابواحمد عبد اللہ الجونی (۵)حضرت شیخ محمد شبنکی (۶)حضرت شیخ ابوبکر بن ہوارا (۷) حضرت شیخ مسلمہ بن نعمۃ السروجی (۸) حضرت شیخ ابوبکر بزاز(۹)حضرت شیخ عزاز بطائحی (۱۰)حضرت شیخ منصور بطائحی۔ یہی سبب ہے کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی اور جب وہ وقت سعید آیا کہ آپ نے منبر پاک سے ارشاد فرمایا قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ تو سارے اولیائے کرام اور مشائخ عظام نے آپ کے سامنے اپنی اپنی گردنیں جھکادیں اور سب نے اُنکی عظمت وشان کا احترام کیا اور آپ کے ارشاد گرامی کو قبول کیا۔

غوث پاک کے مقام ومراتب:۔ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مقام ومراتب کیا ہیں خود انہیں کی زبانی ملاحظہ فرمائیں: آپ نے فرمایا کہ میں مرد خدا ہوں کہ میری تلوار ننگی ہے اور میری کمان عین نشانے پر ہے میرے نیزے صحیح مقام پر مارتے ہیں، میرا گھوڑا چاک وچوبند ہے۔ میں اللہ کی آگ ہوں میں لوگوں کے احوال سلب کرلیتا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ایسا بحر بے کراں ہوں جس کا کوئی ساحل نہیں ۔میں اپنے آپ سے ماوری گفتگو کرتا ہوں ۔مجھے اللہ نے اپنی نگاہ خاص میں رکھا ہے ۔ اے روزہ دارو! اور ائے پہاڑ والو! تمھائے صومع زمین بوس ہوجائیں گے میرا حکم جو اللہ کی طرف سے ہے قبول کرلو ۔ائے دختران وقت! ائے ابدال واطفال زمانہ! آؤ اور وہ سمندر دیکھو جس کا کوئی ساحل نہیں ۔مجھے اللہ کی قسم ہے کہ میرے سامنے نیک بخت اور بد بخت پیش کئے جاتے ہیں ۔مجھے قسم ہے لوح محفوظ میری نگاہوں کے سامنے ہوتی ہے ۔میں دریائے علوم الٰہی کا غواص ہوں ۔میرا مشاہدہ ہی محبت الٰہی ہے ۔میں لوگوں کے لیے اللہ کی حجت ہوں ،میں نائب رسول خدا ہوں ۔میں اس زمین پر رسول اللہ ﷺ کا وارث ہوں ۔انسانوں اور جنوں میں مشائخ ہوتے ہیں اور فرشتوں میں بھی مشائخ ہوتے ہیں مگر میں ان سب کا شیخ الکل ہوں ۔میری مرض موت اور میری اولاد اور تمھاری مرض موت میں زمین وآسمان کا فاصلہ ہے ۔مجھے دوسروں پر قیاس نہ کرو اور نہ دوسرے مجھے اپنے آپ پر قیاس کریں ۔ائے مشرق والو! ائے مغرب والو! ائے زمین والو! اور ائے آسمان والو! مجھے اللہ نے کہا ہے کہ میں وہ چیزیں جانتا ہوں جو تم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا ،مجھے ہر روز ستر بار حکم دیا جات ہے کہ یہ کام کرو ،ایسا کرو ،ائے عبد القادر تمہیں میری قسم ہے یہ چیز پی لو ،تمہیں میری قسم ہے یہ چیز کھالو ،میں تم سے باتیں کرتا ہوں اور امن میں رکھتا ہوں ۔آپ نے یہ بھی فرمایا: کہ جب میں گفتگو کرتا ہوں تو اللہ تعالی فرماتا ہے مجھے اپنی قسم یہ بات پھر کہو کیوں کہ تم سچ کہتے ،میں اس وقت تک بات نہیں کرتا جب تک مجھے یقین نہ دلایا جائے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ،میں ان تمام امور کی تقسیم وتفریق کرتا رہتا ہوں جن کے مجھے اختیار دئے جاتے ہیں ،جب مجھے حکم دیا جات ہے تو میں وہی کام کرتا ہوں اور مجھے حکم دینے والا اللہ تعالی ہے ،اگر تم مجھے جھٹلاؤ گے تو یہ تمھارے لیے زہر ہلاہل ہوگی ،تمھارا یہ اقدام نافرمانی ایک لمحہ میں تباہ وبرباد کردیگا ،میں تمھاری دنیا اور عاقبت کو ایک لمحہ میں ختم کرنے کی قدرت رکھتا ہوں ،اللہ تعالی تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے ،اگر میرے منہ میں شریعت کی لگام نہ ہوتی تو تمہیں ان چیزوں کی بھی خبر دیتا جو تم کھاتے ہو ،پیتے ہو اور گھروں میں چھپا کر رکھتے ہو ۔اگر میرے منہ میں شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پیالے کی خبر دیتا ،غرضیکہ دلوں کی ہر خبر واضح کردیتا ،مگر چونکہ علم دامان عالم میں پناہ حاصل کرتا ہے اور ان کی خفیہ چیزوں کو ظاہر نہیں کرتا ۔مزید آپ نے فرمایا: کہ میں ہر اس خبر کو جانتا ہوں جو تمھارے ظاہر میں ہے ،میں اس چیز کی بھی خبر رکھتا ہوں جو تمھارے باطن میں پوشیدہ ہے ،میری نگاہ میں تم لوگ شیشے کی طرح صاف ہو ،تمام مردان خدا جب مقام قدر میں پہنچتے ہیں تو ان کی نگرانی کی جاتی ہے مگر مجھے بلا روک ٹوک اجازت ہے ،بلکہ عالم قدر میں میرے لیے ایک طاقچہ کھول دیا گیا ہے اور مجھے اس طاقچہ سے اندر پہنچایا جاتا ہے ،میں نے تقدیر الٰہی سے لڑائی کی ہے اور اللہ کے حکم سے ان احکامات قدریہ کو درست کیا ہے ،مرد کام وہ ہوتا ہے جو تقدیر سے لڑے نہ کہ تقدیر کے سامنے سرنگوں ہوجائے ۔

بچپن کے واقعات وکرامات :۔ جس طرح سرکار کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی پوری حیات طیبہ ولادت پاک سے لے کر وصال مبارک تک معجزہ پر مشتمل تھی اور آپ اپنی نبوت ورسالت میں لاجواب اور بے مثال تھے ،یوں ہی سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی پوری زندگی پیدائش سے لے کر وفات تک کرامات پر مشتمل تھی اور آپ اپنی کرامت وولایت میں لاجواب اور بے مثال تھے ،آپ کے خوارق وکرامات کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ احاطہ تحریر میں نہیں لائے جاسکتے ،صرف چند واقعات وکرامات نمونہ کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں ۔

(۱) ماہ رمضان میں دودھ نہ پینا:۔ آپ کی ولادت پاک ماہ رمضان المبارک میں ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزہ رکھا ،سحری سے لے کر افطاری تک آپ والدہ ماجدہ کا دودھ نہیں پیتے تھے ۔

(۲) اپنی ولایت کا علم :۔ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا آپ کو کب سے معلوم ہے کہ آپ اللہ تعالی کے ولی ہیں ؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں دس برس کا تھا کہ اپنے شہر کے مدرسہ میں پڑھنے کے لیے جایا کرتا تھا تو میں اپنے ارد گرد فرشتوں کو چلتے دیکھتا تھا ،اور جب میں مدرسہ میں پہنچتا تو میں انہیں یہ کہتے ہوئے سنتا کہ ہٹ جاؤ اللہ کے ولی کو بیٹھنے کے لیے جگہ دو ۔

(۳) کھیل کود سے اجتناب :۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں جب بچپن میں کبھی بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو میں کسی کہنے والے کی آواز کو سنتا جو مجھے کہتا الی یا مبارک :ائے خوش بخت اور خوش نصیب تم میرے پاس آجاؤ تو میں فوراً والدہ محترمہ کی گود میں چلا جاتا ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۴)بیل کا کلام کرنا:۔ آپ نے فرمایا کہ میں چھوٹا سا تھا ایک روز عرفہ کے دن شہر کے باہر آیا اور کھیتی باڑی کے ایک بیل کی دم پکڑ کر بھاگنے لگا، بیل نے پلٹ کر مجھے دیکھا اور کہا، اے عبدالقادر تجھے اس کام کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہے اور نہ اس کا حکم دیا گیا ہے۔ میں ترساں اور لرزاں ہو کر اپنے گھر واپس آگیا۔

(۵)شکم مادر میں اٹھارہ پاروں کا حفظ:۔ جب اُچار سال کی عمر کو پہنچے تو اُ کے والد محترم سیدنا شیخ ابوصالح موسی جنگی دوست علیہ الرحمہ آپ کو رسم بسم اللہ خوانی کی ادائیگی کے لیے ایک مکتب میں لے گئے اور استاذ کے سامنے اُ دوزانوں ہو کر بیٹھ گئے، استاذ نے کہا: بیٹے پڑھو! بسم اللہ الرحمن الرحیم، آپ نے بسم اللہ شریف پڑھنے کے ساتھ الم سے لے کر مکمل اٹھارے پارے زبانی پڑھ ڈالے، استاذ نے حیرت سے پوچھا کہ یہ سب تم نے کیسے پڑھا اور یاد کیا؟ فرمایا: والدہ ماجدہ اٹھارہ پاروں کی حافظہ ہیں اور اکثر وبیشتر وہ ان پاروں کی تلاوت کرتی رہتی ہیں، جب میں شکم مادر میں تھا تو یہ اٹھارہ پارے سنتے سنتے مجھے یاد ہو گئے تھے۔

غوث پاک کی منفرد خصوصیات:۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالی نے ان صفات سے نوازا تھا۔(۱) حضور نبی کریم ﷺ کا خلق (۲) حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن وجمال (۳) حضرت ابوبکر صدیق کی صداقت (۴) حضرت عمر فاروق اعظم کا عدل (۵) حضرت عثمان غنی کا حلم (۶) اور حضرت علی مرتضی کی شجاعت۔

عبادات وریاضات اور مجاہدات:۔ شیخ ابوبکر تمیمی بیان کرتے ہیں کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب بغداد شریف میں قحط سالی ہوئی تو مجھے سخت تنگ دستی ہوئی، کئی روز تک میں نے کھانا نہیں کھایا بلکہ اس اثنا میں پھینکی ہوئی جو چیز مل جاتی اس کو کھالیتا، ایک روز بھوک نے خوب ستایا اس لیے دجلہ کی طرف چلا گیا کہ شاید کوئی سبزی گھاس وغیرہ کے لیے پتے مل جائیں ان کو کھا کر گزارا کرلوں، جب اس طرف گیا تو جدھر دیکھتا ہوں وہاں مجھ سے پہلے آدمی موجود ہوتے اور ان سے مزاحمت اور پیش قدمی کرنے کو میں اچھا نہیں جانتا تھا، شہر میں لوٹ آیا اور یہاں بھی مجھے کوئی چیز نہ ملی، آخر کار بھوک سے تنگ آکر بغداد شریف کی مشہور منڈی سوق الریحانین کی مسجد کے ایک گوشہ میں جا بیٹھا۔ شیخ ابوسعود الحریمی بیان کرتے ہیں کہ غوث پاک نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ریاضت اور مجاہدہ کا کوئی ایسا طریقہ نہیں چھوڑا ہوں جن کو اپنے نفس کے لیے نہ اپنایا ہو اور اس پر قائم نہ رہا ہوں، مدت مدیدہ تک میں شہر کے ویران اور بے آباد مقامات پر زندگی بسر کرتا رہا، نفس کو طرح طرح کی ریاضت اور مشقت میں ڈالا، پچیس سال تک عراق کے بیابان جنگلوں میں تنہا پھرتا رہا، چنانچہ ایک سال تک میں ساگ گھاس وغیرہ اور پھینکی ہوئی چیزوں سے گزارا کرتا رہا، اور پانی مطلقا نہ پیا، پھر ایک سال تک پانی بھی پیتا رہا، پھر تیسرا سال میں نے صرف پانی پر ہی گزارا کیا، کھاتا کچھ بھی نہ تھا، پھر ایک سال تک نہ ہی کچھ کھایا نہ ہی کچھ پیا اور نہ ہی سویا۔ حضرت ابوالفتح ہروی بیان کرتے ہیں کہ میں سرکار گوث پاک کی خدمت اقدس میں چالیس سال تک رہا اور اس مدت میں میں نے آپ کو ہمیشہ عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ شیخ ابوعبداللہ نجار بیان کرتے ہیں کہ شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے بڑی بڑی سختیاں اور مشقتیں برداشت کیں اگر وہ کسی پہاڑ پر گزرتیں تو تو وہ پہاڑ بھی پھڑ جاتا۔ پندرہ سال تک آپ کا یہ حال رہا کہ نماز عشا کے بعد قرآن پاک اس طرح شروع کرتے کہ ایک پاؤں پر کھڑے ہو جاتے اور ایک ہاتھ سے دیوار کی میخ پکڑ لیتے۔ تمام رات اسی حالت میں رہتے حتی کہ صبح کے وقت قرآن کریم ختم کر دیتے، تین دن سے چالیس دن تک بسا اوقات ایسا ہوا کہ نہ کھانے پینے کو کچھ ملا اور نہ سونے کی نوبت آئی۔ گیارہ سال تک برج بغداد میں عبادت الہی میں مصروف رہے، یہاں تک کہ اس برج اس طویل اقامت کے باعث لوگ اسے برج عجمی کہنے لگے، اور آپ نے اللہ تعالی سے عہد کیا کہ جب تک غیب سے کھانا نہ ملے نہ کھاؤں گا، مدت دراز تک یہی کیفیت رہی، لیکن آپ نے اپنا عہد نہیں توڑا اور اللہ تعالی سے جو وعدہ کیا اس کی خلاف ورزی نہ کی۔

وصال مبارک اور تجہیز وتکفین:۔ تاریخ شیخ الاسلام عبدالقادر الگیلانی واولادہ کے مطابق رات کے تاریک سائے بغداد کے درودیوار پر پہلے ہی محیط ہو چکے تھے، گلیوں میں خلاف معمول قدموں کی ڈوبی ڈوبی آہٹ سنائی دے رہی تھی، ہر شخص کی زبان پر یہ کلمہ جاری تھا "شیخ رخصت ہو گئے" غوث اپنے مالک حقیقی کی طرف مراجعت کر گئے اب ہماری دستگیری کون کرے گا؟ صبح ہوتے ہوتے ایک جم غفیر آپ کے مکان عظمت نشان کے ارد گرد جمع ہو گیا، قرب وجوار کی کسی گلی

(بقیہ صفحہ ۳۶/ پر)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام حیات

ایک فقیر دنیا جسے کہتی ہے سلطان

مولانا غلام مصطفی نعیمی

سرزمین ہند اپنی گوناگوں خصوصیات وصفات کی بنا پر پورے بر صغیر میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے اس سرزمین کی خاک سے کتنے ایسے اعاظم رجال پیدا ہوئے جنہوں نے اپنے اپنے دور میں اپنی استعداد و صلاحیت کی بنا پر ایسی شہرت حاصل کی جس کی بدولت مادر وطن کا چرچا حدود و قیود کو توڑتا ہوا چہار دانگ عالم پھیل گیا۔ ذرات ہند نے کچھ ایسے افراد پیدا کیے جنہوں نے اپنے علم و ہنر، اخلاق و مروت، ہمت و جوانمردی، شجاعت و بہادری، ایثار و قربانی اور محبت و وفا کی اعلیٰ روش اپنا کر سرزمین ہند کو وقار بخشا اور مادر وطن کا نام اونچا کیا۔

لیکن سرزمین ہند کو شہرت کے بام عروج پر پہنچانے والی ایک ذات جس نے ہندوستان کو غیر معمولی شہرت و اہمیت دلائی، جس کی بدولت ہند کے متعلق لوگوں کو اپنی رائے تبدیل کرنا پڑی، جس نے ہند کی عظمت و شہرت کو ثریا سے بھی اوپر پہنچا دیا اور سرزمین ہند کو محترم و مکرم زمین بنا دیا یہ وہ ذات تھی جس نے ہندوستان میں جنم نہیں لیا تھا، جو یہاں سے ہزاروں میل دور سے آیا تھا۔ جس کا ہند کے رہن سہن، زبان، لباس، تہذیب رسوم و رواج سے کبھی سابقہ نہ پڑا تھا۔ وہ آیا تو یہاں کے ذرے ذرے کے لیے اجنبی تھا مگر اس اجنبی کے مبارک قدموں سے ہندوستان کی زمین کو وہ برکت حاصل ہوئی کہ سرزمین ہند اقوام غیر کے لیے قابل رشک ہوگئی۔ اس اجنبی فقیر کے قدموں سے لگ کر ہندوستان کو وہ عظمت و رفعت حاصل ہوئی کہ لوگ اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگے اس اجنبی نے سرزمین ہند کو جو اس وقت جہالت و نادانی، توہم و اصنام پرستی اور فرسودہ رسم و رواج میں دنیا کی دیگر قوموں سے میلوں آگے تھی ایسا وقار بخشا کہ ہر چہار جانب ہند کی خوبیوں کا چرچا ہو گیا اور لوگ جوق در جوق اس سرزمین میں آباد ہونے لگے۔

سرزمین ہند کو عزت و وقار بخشنے والی اس اجنبی کی ذات کو آج سارا ہندوستان سلطان الہند، عطاے رسول، جگر گوشہ بتول، خواجہ خواجگاں، خواجہ ہندوستاں خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی کے نام سے جانتا پہچانتا اور مانتا ہے۔

ولادت باسعادت: عطاے رسول حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ملک سجستان کے زرخیز علاقے سنجر میں ہوئی جس کی بنا ہر آپ سنجری کہلاتے ہیں۔ والد گرامی حضرت خواجہ غیاث الدین سنجری اپنے وقت کے نامور عالم دین نہایت متقی پرہیزگار اور مقبول عام شخصیت تھے۔ والدہ محترمہ حضرت مخدومہ بی بی ماہ نور ہیں۔ جن کے بطن سے آپ کی صورت میں ولایت کا آفتاب طلوع ہوا جس نے اپنی تابناک کرنوں سے کفر و شرک کے گھٹا ٹوپ اندھیرے کو مٹا کر رکھ دیا اور دیار اصنام میں لا الہ الا اللہ کی صدائیں زبان زد خاص و عام کر دیں۔ آپ کے والدین حسنی و حسینی سادات میں سے ہیں اس طرح آپ کا سلسلہ نسب دونوں طرف سے امام الاولیاء باب مدینۃ العلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تک پہنچتا ہے۔

ہندوستان میں آمد: سرزمین ہند اس وقت جغرافیائی اعتبار سے سینکڑوں ٹکڑوں میں بٹی ہوئی تھی۔ لیکن مذہبی اعتبار سے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سے زیادہ طبقات میں بٹی ہوئی تھی۔ قدم قدم پر بت پرستی فرسودہ رسم و رواج، کہیں چاند درجہ معبودیت پر فائز، تو کہیں سورج منصب الوہیت پر متمکّن، تو کہیں ستارے، جانور، درندے، درخت، دریا، اور آگ جیسے خود ساختہ معبود خدائی کے منصب پر براجمان تھے ایسے سخت کفریہ ماحول میں ایک اجنبی فقیر اپنے چند مریدوں کو لے کر بحکم رحمٰن و بارشاد حبیب رحمٰن ۱۱۹۳ء مطابق ۵۵۸ھ میں دہلی ہوتے ہوئے اجمیر کی دھرتی کو اپنے قدوم میمنت سے سرفراز فرماتا ہے۔

اعلان حق: سرزمین ہند میں چوں کہ ہر طرف کفر و شرک کے پرستار اور ہزاروں معبودان باطلہ کے آگے سجدہ ریز ہونے والے افراد تھے ایسے میں آپ کا اعلان حق اور کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برملا اظہار سب کو آپ کا مخالف بنا گیا اجمیر میں اس وقت پرتھوی راج چوہان نامی راجہ کی حکومت تھی اس نے آپ کو ہر ممکن طریقے سے ہراساں کرنے کی کوشش کی آپ کے خادموں کو ڈرایا دھمکایا کہ وہ تبلیغ اسلام بند کردیں اور علاقہ چھوڑ کر چلے جائیں مگر ع

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

جتنی مخالفت بڑھتی گئی اسلام کی اشاعت بھی اتنی ہی بڑھتی گئی یہاں تک کہ اسلام کے ماننے والوں کی ایک کثیر جماعت ہوگئی۔ جو بھی حضرت خواجہ غریب نواز کی سیرت آپ کی غربا پروری، انسانیت نوازی، اور اخلاص و محبت بھرے کردار کو دیکھتا دائرہ اسلام میں آکر مشرف بایمان ہوجاتا۔

تصوف اور خواجہ: عام طور پر اولیاے کرام نے ہمیشہ محبت و بھائی چارگی کے جذبات کو بڑھاکر، اخوت و انسانیت کو پروان چڑھاکر اسلام کی اشاعت فرمائی ہے انہیں خوبیوں کی بدولت عوام نے انہیں صوفی کے عظیم لقب سے پکارا حضرت خواجہ غریب نواز بھی صوفیاے کرام کی جماعت میں نمایاں اہمیت کے حامل رہے ہیں اور بلا شبہہ آپ نے تصوف کی آبیاری بھی فرمائی ہے۔

آج کے اس پر فتن دور میں جب کہ ہر طرف سے اسلام و مسلم کو نشانہ بنایا جارہا ہے، اسلام کی مقتدر ہستیوں کو اپنی فکری آوارگی کا تختۂ مشق بنانے کی ہوڑ سی لگی ہوئی ہے اور کوشش کی جارہی ہے اسلام کی چودہ سو سال کی مربوط تاریخ کو بے وقعت بنادیا جائے ایسے پر آشوب دور میں بجائے اس کے کہ مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دیا جائے کچھ کلمہ گو طبقات تصوف اور صوفیا کو سرے سے ہی خارج کرنے پر آمادہ ہیں اور تصوف کو مسلمانوں کے لیے "زہر ہلاہل" سمجھنے سمجھانے کے مشن پر لگے ہوئے ہیں اور عام مسلمان کے ذہن کو یہ باور کرارہے ہیں کہ تصوف شریعت کا دشمن ہوتا ہے، تصوف کا شریعت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوتا اور دین سے بیزار شخص ہی صوفی ہوتا ہے۔ مگر یہ پروپیگنڈہ سراسر غلط بیانی اور کھلا ہوا جھوٹ ہے۔

تصوف کیا ہے؟ امام احمد رضا محدث بریلوی اپنی کتاب "مقال عرفا باعزاز شرع و علما" میں تحریر فرماتے ہیں کہ عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ فرماتے ہیں: **التصوف انما هو زبدة عمل العبد باحكام الشريعة**

تصوف کیا ہے؟ بس احکام شریعت پر بندے کے عمل کا خلاصہ ہے (طبقات الشافعیۃ الکبری ص ۴)

سیدی ابو عبد اللہ محمد بن خفیف ضبی قدس سرہ فرماتے ہیں **التصوف تصفية القلوب و اتباع النبي صلى الله عليه وسلم في الشريعة**

تصوف اس کا نام ہے کہ دل صاف کیا جائے اور شریعت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے (ایضاً ۲| ۱۸)

سطور گذشتہ میں منقولہ عبارات سے ثابت ہوا کہ تصوف شریعت دشمن نہیں بلکہ شریعت کے تابع ہوا کرتا ہے، تصوف میں دین سے بیزاری نہیں بلکہ آقا علیہ السلام سے وفاداری ہوتی ہے اور اتباع رسول ہی مقصد اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم اور اس کی منشا ہے۔ جیساکہ حکم ربی ہے: اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری (یعنی رسول ہاشمی) کی اتباع و پیروی کرو (سورہ آل عمران ۳۱)

احکام شریعت پر عمل کرنا اور سیرت رسول کو تمام شعبہ ہائے زندگی میں نافذ کرلینا یہی تصوف ہے اور حضرت خواجہ غریب نواز اس میں بہت نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ دن کو روزہ رکھنا، رات کو نوافل ادا کرنا دو تین دن میں کلام الٰہی مکمل کرنا، اجمیر سے پیدل چل کر حج بیت اللہ ادا کرنا اسی طرح ساری زندگی حضرت خواجہ اتباع رسول کرتے رہے۔

عبادات و ریاضات تقوی و پرہیزگاری ہی انسان کو مقبول خلائق بناتی ہے اس لیے ایک زمانہ آپ کا گرویدہ تھا ہر ایک آپ کے قدموں پر نثار ہونے کو سعادت خیال کرتا جو بھی آپ کے دامن سے وابستہ ہوگیا آپ نے اسے خدا کا عابد اور رسول خدا کا عاشق بنا دیا اور خود زبان حال و قال سے ارشاد فرمایا کرتے ع یکے خواں یکے داں یکے جو یکے گو سو اللہ واللہ زور است و باطل ترجمہ: ایک ہی کے کلام کو پڑھ ایک ہی ذات کو جان ایک ہی دروازہ کو تلاش کر ایک ہی طرف توجہ رکھ رب تعالیٰ کی قسم اس کے سوا سب جھوٹے و باطل فانی سایہ ہیں۔

سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی المعروف حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: **أقرب الطرق إلى الله تعالىٰ لزوم قانون العبودية والإمساك بعروة الشريعة**۔ اللہ عزوجل کی طرف سب سے قریب راستہ قانون بندگی کو لازم پکڑنا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شریعت کی گرہ کو تھامے رہنا ہے۔(بہجۃ الاسرار ۵۰)

سیدنا غریب نواز کی زندگی امور شرعیہ پر عمل سے عبارت ہے فرائض و واجبات سنن و مستحبات اور نوافل پر سختی سے عمل پیرا تھے غریبوں کے ہمدرد، بے سہاروں کو سہارا دینے والے، حاجت مندوں کی حاجت پوری فرمانے والے اور زمانے بھر کے غریبوں کو نوازنے والے غریب نواز تھے۔

سلطان الہند کون ؟ یوں تو ہندوستان پر کم و بیش آٹھ سو نو سو سال مسلمانوں کی حکومت رہی ہے اس دور حکومت میں بڑے بڑے فرماں روا یہاں تخت سلطنت پر متمکّن ہوئے مگر کسی شہنشاہ کو یہ عظمت نہ ملی کہ اسے سلطان الہند کہا جاتا یہ لقب اس ذات کو حاصل ہوا جس کے پاس بظاہر دولت کے انبار نہیں تھے، شاہانہ ٹھاٹ باٹ نہیں تھے ،نوکر چاکر اور سواری کے لیے شاہی اونٹ و گھوڑے نہیں تھے لباس انتہائی سادہ جگہ جگہ سے پیوند لگے ہوئے ،ہاتھ میں لکڑی کا عصا، پیروں میں سادہ سی کھڑاؤں خوراک بیحد معمولی مگر آنکھوں میں معرفت ربانی کا سمندر موجزن، پیشانی پر غلامی رسول کا تاج زریں تھا جس کے لباس فقیرانہ سے انداز شاہانہ کا پتا چلتا تھا۔

آج کسی طرف سے بھی سلطان الہند کی آواز آئے تو بے اختیار ذہن آپ کی ہی طرف جاتا ہے اور یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ آپ ہی حقیقی سلطان الہند ہیں۔

سلطان الہند کی محبت ایمان و عقیدے کی درستگی کی ضمانت ہے ان کی نسبت غلامی سرمایہ افتخار ہے۔کسی عاشق صادق نے بہت خوب کہا ہے کہ ع

سلامتی دل عشاق از محبت تست
وگرنہ ایں دل پر خوں چہ حیثیت دارد

اللہ ہم تمام وابستگان خواجہ کو ان کے فیوض سے مالا مال فرمائے اور اس ملک میں امن و امان عطا فرمائے اور ہمارے وطن عزیز کو عدل وانصاف، محبت و انسانیت کا گہوارہ بنائے کہ یہی حضرت غریب نواز کی تعلیمات ہے۔ ☆☆☆

(صفحہ ۳۳/ کا بقیہ)

اور سڑک پر تل رکھنے کو جگہ نہ رہی تھی ،آپ کے خدام نے صاحبزادگان کی موجودگی میں غسل دیا اور صبح ہونے سے پیشتر تکفین مکمل کرلی ،علی الصباح جنازہ باہر لایا گیا ،باب الازج میں آپ کے مدرسہ قادریہ میں تدفین کا اہتمام کیا گیا، آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت سیدنا شیخ سیف الدین عبد الوہاب نے نماز جنازہ پڑھائی۔

وصال کے سلسلے میں تمام تذکرہ نگاروں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ ماہ ربیع الثانی ۵۶۱ھ بروز ہفتہ بغداد میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ،البتہ تاریخ کے سلسلے میں مختلف اقوال ہیں ،(۱)علامہ ذہبی کی رائے یہ ہے کہ حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ ۲۰/ربیع الثانی ۵۶۱ھ کو فوت ہوئے ،(۲)علامہ عبد الرحمن شکار پوری سندھی ثم لکھنوی نے المنتظم میں لکھا ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ۱۷/ربیع الثانی ۵۶۱ھ کو پردہ فرمایا تھا ،(۳)ابن نجار اور ابو الفضل احمد بن صالح بن مشافعی الحنبلی البغدادی کے قول کے مطابق آپ کی وفات ۱۰/ربیع الثانی ۵۶۱ھ اور تدفین دوسرے دن یعنی ۱۱/ربیع الثانی کو علی الصباح ہوئی ،(۴)علامہ ابن جوزی جو آپ کے ہم عصر عالم دین اور ایک فقیہ بھی تھے انہوں نے آپ کی تاریخ وفات ۸/ربیع الثانی ۵۶۱ھ بروز ہفتہ بتائی ہے ،اور صاحب قلائد الجواہر علامہ محمد بن یحیی خلبی نے بھی ۸/ربیع الثانی کو ہی وفات اور دوسرے دن رات کو تدفین رقم کی ہے ،اس تاریخ وفات سے علامہ ابن جوزی کے پوتے علامہ شمس الدین ابو مظفر یوسف اور ابن اثیر اور ابن کثیر ان دونوں حضرات نے اپنی تاریخ میں اسی تاریخ کو درست ہونے پر اتفاق کیا ہے۔

مآخذ و مراجع:(۱)قوائد الجواہر (۲)نزہہ الخاطر (۳)عرفان قادر (۴) خزینۃ الاصفیا (۵)تفریح الخاطر (۶)اخبار الاخیار (۷)محفل نامہ گیارہویں شریف (۸)سیر اعلاء النبلاء (۹)غوث الوری (۱۰)بہجۃ الاسرار (۱۱)المنتظم (۱۲)سیرت غوث پاک (۱۳)النجوم الزہرہ (۱۴) سیدنا شیخ عبد القادر الگیلانی کے علمی و فکری اثرات (تحقیقی جائزہ) (۱۵) سفینۃ الاولیاء (۱۶)زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار (۱۷)شرح فتوح الغیب (۱۸)الطبقات الکبری (۱۹)دعوت و عزیمت (۲۰) تاریخ شیخ الاسلام عبد القادر الگیلانی و اولادہ (۲۱)جامع کرامات الاولیاء۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام رضا

امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان احتیاط

مولانا علاء الدین امن رضوی

آج سے تقریبا چھ ماہ قبل محب گرامی حضرت مولانا محمد عمران مظہر برکاتی بریلوی صاحب کے حسب فرمائش "احتیاط امام احمد رضا" کے موضوع پر کام شروع کیا تھا، مگر دیگر ضروری مصروفیات کی بنا پر یہ کام تادم تحریر مکمل نہ ہوسکا، قارئین کے مطالعہ کی میز پر اسی تحریر کے چند عناوین کا خلاصہ پیش ہے۔

امام اہل سنت مجدد دین وملت عاشق مصطفی جان رحمت سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ ایک جامع الصفات شخصیت تھے، آپ فقیہ، محدث، مفکر، متکلّم، محقق ہی نہیں بلکہ اپنے وقت کے تمام فقہا، محدثین اور مفسرین کے امام واستاذ تھے، آپ کے دور میں جتنے حضرات علما و مشائخ تھے آپ سب میں "اعلی" مانے گئے، اعلی حضرت کا لقب نہ جانے کتنی شخصیات کو دیا گیا مگر اس لقب کو جو شہرت و مقبولیت آپ کی ذات سے ہوئی وہ کسی اور سے نہ ہوسکی، ایسا لگتا ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو خدمات دین کے انعام میں یہ لقب عطا فرمایا تھا۔

آپ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ آپ ثروت عشق رسول ﷺ سے مالامال تھے، عشق رسول ﷺ آپ کی زندگی کا لازمہ تھا، آپ نے عشق رسول ﷺ کی سرشاریوں سے اپنی زندگی کو تابندگی اور پائندگی سے ہم کنار کردیا، پوری زندگی حب رسول ﷺ میں بسر کی، اپنے محبوب کی ہر ہر ادا پر اپنی جان فدا کردی، یہ وہ خاصہ ہے جسے آپ کے محبین کے علاوہ مخالفین بھی ماننے پر مجبور ہیں۔

اللہ عزوجل نے آپ کو جامع علوم وفنون بنایا تھا اور اس دور کا مجدد بناکر بھیجا، آپ کے دور میں ہونے والے بے شمار خرافات وبدعات ومراسم کا قلعہ قلع کیا اور حقیقی مذہب اسلام جو صحابہ سے چلا آرہا ہے اس کی تبلیغ واشاعت کی، اسی لیے تو محافظ کتب حرم شیخ اسماعیل خلیل مکی لکھتے ہیں: بل اقول لو قیل فی حقه إنه مجدد هذا القرن لكان حقا وصدقا ليس على الله بمستنكر--- أن يجمع العالم فی واحد

(ترجمہ) بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کے مجدد ہیں، تو بے شک یہ بات سچ وصحیح ہوگی، اللہ کے لیے یہ کوئی بعید نہیں کہ عالم کی تمام خوبیاں ایک شخص کے اندر جمع کردیں۔

آپ کے عادات وخصائل کے بارے میں شہزادہ ملک العلما حضرت پروفیسر مختار الدین آرزو بہاری لکھتے ہیں:

آپ صوم صلوۃ اور طہارت وغیرہ میں بے حد احتیاط فرماتے تھے، وضو میں بال کی جڑ تک پانی پہنچانے کا پورا اہتمام کرتے تھے، کوشش بلیغ فرماتے کہ ہر جگہ سے سیلان آب ہوجائے اور بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہ جائے، اس مقصد کے لیے پانی کے دو لوٹے ان کے لیے رکھے جاتے تھے، بریلی میں جب ٹیوب ویل کا رواج ہوا تو اپنے یہاں فورا لگوایا، لگوا کر بہت خوش ہوئے فرمایا اب کنواں میں چڑیوں کی بیٹ یا کسی نجاست کے گرنے کا احتمال نہیں رہا، جو کام الٹے ہاتھ کے کرنے ہیں ان کے علاوہ وہ ہر کام کی ابتدا سیدھے ہاتھ سے کرتے، عمامہ کا شملہ سیدھے شانہ پر رہتا، عمامے کی پیچ سیدھی جانب ہوتے، دروازہ مسجد کے زینے پر قدم رکھتے تو سیدھا، صحن مسجد میں ایک صف بچھی رہتی تھی اس پر قدم پہنچتا تو سیدھا، ہر صف پر تقدیم سیدھے قدم سے فرماتے یہاں تک کہ محراب میں مصلی پر قدم سیدھا ہی پہنچتا، اگر کسی کو کوئی چیز دینی ہوتی تو سیدھے ہاتھ میں دیتے، اور بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ عام طور سے جب لوگ لکھتے ہیں تو ابتدا الٹی طرف سے کرتے ہیں یعنی پہلے ۷ لکھتے ہیں پھر ۸ پھر ۶، اعلی حضرت سیدھی طرف سے ابتدا کرتے تھے پہلے ۶ پھر ۸ آخر میں ۷ تحریر فرماتے۔ (المیزان کا امام احمد رضا نمبر، ص ۳۳۴)

ناظرین کرام! ہم زیر نظر تحریر میں چند احتیاطی تحریر کتب امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت سے پیش کررہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

آج کل وہابیہ دیابنہ ودیگر برقہاے باطلہ امام اہل سنت پر یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الزام لگاتے ہیں کہ وہ تکفیر مسلمین میں بے باک تھے، جسے چاہتے کافر بنادیتے تھے، آئیے اسے بھی حقائق کی روشنی میں دیکھیں، کیا واقعی امام احمد رضا بغیر سوچے سمجھ کسی کو کافر کہہ دیتے تھے؟ اس ضمن میں امام اہل سنت کی تکفیر مسلمین میں احتیاط کے تعلق سے آپ کے ارشادات واقوال پڑھنے کے بعد یہ بات واضح سے واضح تر ہوجاتی ہے کہ آپ اپنے دور کے بے حد محتاط اور بااخلاص شخصیت تھے، کسی بھی شرعی فیصلہ صادر کرنے میں آپ جیسا محتاط فی الدین دوسرا نظر نہیں آتا ہے۔ درج ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ کیا اس طرح کا عقیدہ رکھنے والا کسی کو کافر کہہ سکتا ہے:

بالجملہ تکفیر اہل قبلہ و اصحاب کلمہ طیّبہ میں جرأت وجسارت محض جہالت بلکہ سخت آفت جس میں وبال عظیم ونکال کا صریح اندیشہ والعیاذ باللہ رب العالمین، فرض قطعی ہے کہ اہل کلمہ کے ہر قول وفعل کو اگرچہ بظاہر کیسا ہی شنیع وفظیع ہو حتی الامکان کفر سے بچائیں اگر کوئی ضعیف سے ضعیف، نحیف سے نحیف تاویل پیدا ہو جس کی رُو سے حکم اسلام نکل سکتا ہو تو اس کی طرف جائیں، اور اس کے سوا اگر ہزار احتمال جانبِ کفر جاتے ہوں خیال میں نہ لائیں۔

حدیث میں ہے حضور سیّد العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **الاسلام یعلو ولا یعلی**

اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

احتمال اسلام چھوڑ کر احتمالاتِ کفر کی طرف جانے والے اسلام کو مغلوب اور کفر کو غالب کرتے ہیں والعیاذ باللہ رب العالمین۔ (فتاوی رضویہ، ۱۲، ص۳۱۶)

ایک بار سوال کیا گیا کہ مسلمانوں کو کافر کہنا کیسا ہے؟ اس کے جواب میں امام اہل سنت فرماتے ہیں:

بطور سَبّ وشتم (یعنی گالی گلوچ کے طور پر) کہا تو کافر نہ ہوا، گنہگار رہا اور اگر کافر جان کر کہا تو کافر ہوگیا۔ (الملفوظ کامل، ص۴۴۱)

مذکورہ موقف امام اہل سنت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ امام احمد رضا کافر کہنے میں بے حد محتاط تھے۔

اللہ عزوجل کو بہت سے لوگوں نے اپنی کتابوں میں "اللہ صاحب" لکھا ہے، بلکہ دیابنہ وہابیہ کے اکثر کتب میں یہ جملہ مل جائیں گے، امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت سے سوال ہوا کہ اللہ صاحب کہنا کیسا ہے؟ اس پر امام احمد رضا کا جواب سنیے، آپ فرماتے ہیں:

جائز ہے۔ حدیث میں ہے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَال. اے اللہ سفر کا ساتھی تُو ہے، اہل وعیال اور مال کا خیال رکھنے والا بھی تُو ہے۔ اور سرکارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تو قرآنِ عظیم میں صاحب فرمایا گیا ہے: مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝

ترجمہ کنزالایمان: تمھارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔ (پ۲۷، النجم:۲)

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۝

ترجمہ کنزالایمان: اور تمھارے صاحب مجنون نہیں۔

لیکن اللہ صاحب کہنا اسمٰعیل دہلوی کا مُحاوَرہ ہے اور حُضُور اَقْدَس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقیناً ہمارے "صاحب" ہیں مگر نامِ پاک کے ساتھ "صاحب" کہنا آریہ وپادریوں کا محاورہ ہے، اس لیے نہ چاہیے۔ (پھر فرمایا:) آریہ پادری، وہابیہ سب ایک سے ہیں۔ (الملفوظ، ص۳۲۷)

مذکورہ اقتباس سے آپ نے اندازہ لگالیا ہوگا کہ امام احمد رضا جواز کا حکم تو دے رہے ہیں مگر چوں کہ یہ رواج اس وقت وہابیہ کے یہاں رائج ہے اس لیے بطور احتیاط منع بھی فرمایا۔

آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ نذر ونیاز اور ایصال وثواب کے لیے شیرینی یا مٹھائی وغیرہ ہندوؤں کے دکان سے خرید کر لاتے ہیں اور اسی پر فاتحہ دلاتے ہیں جس کی ناپاکی کا اگرچہ یقین نہیں رہتا مگر اس سے احتراز ہی بہتر ہے کچھ اسی طرح کا سوال امام اہل سنت سے کیا گیا:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بزرگان دین کی نذر و نیاز مثل مولود شریف وغیرہ کے ہندوؤں کی بنائی ہوئی شیرینی پر چاہیے یا مسلمان کی اور جہاں مسلمان حلوائی بھی ہوں تو مسلمان کو کن سے خریدنا اولیٰ ہے؟

اس کا جواب امام اہل سنت کے قلم حق رقم سے ملاحظہ فرمائیں:

"شک نہیں ہنود عموماً سخت ناپاکیوں میں آلودہ رہتے ہیں دھوتیوں میں پیشاب کرتے ہیں اور انھیں اپنے کنوؤں کی من پر کھڑے ہوکر ایک لٹیا پانی بھینچتے ہیں سب چھینٹیں کنویں میں جاتی ہیں، پاخانے میں ڈھیلے لے جانا تو انھیں کہاں نصیب، چھوٹی سی لٹیا ہوتی ہے وہ بھی بارہا آدھی یا پونی، پھر اس میں آبدست اسی میں ہاتھ دھونا،

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اتنا بچالائے جس سے بارہ کلا کیے، مشاہدہ ہوا کہ ان کے حلوائیوں نے اپنی اسی بے احتیاطی کے پانی سے کڑاہی دھوئی اور اسی انگوچے سے پونچھ لی جو سال سال بھر بدلا نہیں جاتا اور اس میں تولوں بلکہ چھٹنکیوں موت ہوتا ہے علاوہ بریں ان کے مذہب میں گائے بھینس کا گوبر اور بچھیا کا موت متر پاک بلکہ پَبِتر یعنی پاک کرنے والا ہوتا ہے تو اس سے احتراز کیا معنی بلکہ اسے مشک وعطر کی جگہ استعمال کرنا ان سے بعید نہیں ایسی حالتوں میں اگرچہ اس شریعت سمحہ سہلہ غرا بیضا صلی اللہ تعالیٰ علی صاحبہا وآلہ وبارک وسلم نے جب تک کسی خاص شئ میں وقوع نجاست کا یقین نہ ہو بحکم قاعدہ کلیہ الأصل الطهارة وضابطہ عام اليقين لا يزول بالشك (اشیا میں اصل پاکیزگی اور طہارت ہے اور اس کے لیے عام قاعدہ یہ ہے کہ یقین شک سے زائل نہیں ہوتا) حکم فتوٰی آسانی فرمائی مگر شبہہ نہیں کہ تقوٰی حتی الامکان اس سے بچنا ہے خصوصا جب کہ وہ باوصف اپنی گندگیوں ناپاکیوں کے پاک ستھرے نظیف مسلمانوں سے کس درجہ پرہیز رکھتے اور بحکم المرء يقيس على نفسه (ہر شخص دوسرے کے بارے میں اپنی ذات کے حوالے سے قیاس کرتا ہے۔) معاذاللہ انھیں مچھ سمجھتے ہیں عجب کہ ناپاکوں کو پاکوں سے احتراز ہو اور پاک ناپاک سے اختلاط رکھیں اور ان کی ایسی اوندھی اندھی چھوت پر بھی غیرت نہ کریں مانا کہ اپنے نفس کے لیے نہ بچیں مگر بے شک حضرات بزرگان دین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی سیدھم ومولاھم وعلیہم اجمعین کی نذر ونیاز بلکہ عموما وصدقات وامور خیرات میں اس سے احتراز چاہیے کہ یہ امور بامید قبول کیے جاتے ہیں اور حدیث میں ارشاد ہوا: إن الله طيب لا يقبل إلا الطيب. بے شک اللہ عزوجل طیب ہے نہیں قبول فرماتا مگر پاکی ستھری چیز کو۔

تو اگر علم الٰہی میں ان شیرینیوں کی ناپاکی معاذاللہ باعث عدم قبول ہوئی کیسا خسارہ ہے۔ غرض جہاں تک ممکن ہو ہنود کی ایسی اشیاء سے کھانے پینے عموما اور نذر و نیاز فاتحہ صدقات میں خصوصا احتراز اولٰی ہے اور جب مسلمان حلوائی بھی موجود ہوں تو خواہ مخواہ ہنود کی طرف جھکنے کی وجہ کیا ہے، ان سے خریدنے میں علاوہ ان خوبیوں کے یہ کیسا فائدہ ہے کہ اپنے مال کا نفع اپنے بھائی مسلمان ہی کو پہنچا،

مزید تائید کے لیے فتاوٰی ذخیرہ وطریقہ محمدیہ وحدیقہ ندیہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں: يكره الاكل والشرب فى اوانى المشركين قبل الغسل لان الغالب والظاهر من حال اوانيهم النجاسة فانهم يستحلون الخمر ويأكلون الميتة ولحم الخنزير ويشربون ذٰلك ويأكلون فى قصاعهم واوانيهم فيكره الاكل والشرب فيها قبل الغسل اعتبارا للظاهر كما كره الترضئ بسور الدجاجة المخلاة لانها لاتتوقى عن النجاسة فى الغالب الا ان الاصل فى الاشياء الطهارة وتشككنا فى النجاسة فلم تثبت النجاسة بالشك هذا حاصل ماذكر عن الذخيرة.

ترجمہ: مشرکین کے برتن بغیر دھوئے استعمال کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ غالبا ان کے برتن بظاہر ناپاک ہوتے ہیں بایں وجہ کہ وہ شراب پینا حلال جانتے اور مردار اور سور وغیرہ کھاتے ہیں اور اس مقصد کے لیے اپنے برتن استعمال کرتے ہیں لہذا انھیں دھوئے بغیر ان میں کھانا پینا مکروہ ہے۔ ظاہر حال کا اعتبار کرتے ہوئے جیسے اس مرغی کے جھوٹے سے وضو کرنا مکروہ ہے جو گلی کوچوں میں آزاد پھرنے والی ہے اس لیے کہ وہ گندگی سے محفوظ نہیں ہوتی البتہ اصل اشیاء میں طہارت ہوتی ہے اور ہمیں نجاست کا محض شک ہو جائے تو شک سے نجاست ثابت نہیں ہوتی خلاصہ از ذخیرہ مذکور ہوا۔

مزید نصاب الاحتساب کے حوالہ سے فرماتے ہیں: قال العبد اصلحه الله تعالٰى وما اتبلينا من شراء السمن والخل واللبن و الجبن وسائر المائعات من الهنود على هذا الاحتمال تلويث اوانيهم وان نسائهم لاتتوقين عن السرقين وكذا ياكلون لحم ماقتلوه وذٰلك ميتة فالا باحة فتوٰى والتحرز تقوٰى. اھ ملخصا والله سبحانه وتعالٰى اعلم بالصواب.

بندہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح فرمائے اور ہم گھی، سرکہ، پنیر، دودھ اور دیگر تمام سیال چیزیں ہندوؤں سے خریدتے ہیں۔ ان کی عورتیں گوبر وغیرہ سے پرہیز نہیں کرتیں، اور ہندو لوگ بغیر ذبح کیے مار ڈالے جانے والے جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں اس لیے ان کے برتنوں کے ناپاک ہونے کا احتمال ہوتا ہے ان کے برتنوں کے استعمال کی اباحت ہمارے لیے بر بنائے فتوٰی ہے جب کہ ان سے پرہیز کرنا تقوٰی ہے ملخصا۔ اللہ تعالیٰ پاک برتر اور خوب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جاننے والا ہے۔(فتاوی رضویہ، ج۲۳، ص۱۱۵)

ایک بار سوال ہوا کہ نذر و نیاز اخص شرع ہیں یا نہیں اور امور کا کرنے والا مشرک ہوتا ہے یا نہیں امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت نے بڑی وضاحت سے اس کا جواب دیا، ذیل میں دیکھیے:

"اللھم احفظنا (اے اللہ! ہماری حفاظت فرما۔) آدمی حقیقۃً کسی بات سے مشرک نہیں ہوتا جب تک غیر خدا کو معبود یا مستقل بالذات وواجب الوجود نہ جانے۔ بعض نصوص میں بعض افعال پر اطلاق شرک تشبیہا یا تغلیظا یا بارادہ و مقارنت باعتقاد منافی توحید وامثال ذلک من التاویلات المعروفۃ بین العلماء وارد ہوا جیسے کفر نہیں مگر انکار ضروریات دین اگرچہ ایسی ہی تاویلات سے بعض اعمال پر اطلاق کفر آیا ہے یہاں ہرگز علی الاطلاق شرک وکفر مصطلح علم عقائد کہ آدمی کو اسلام سے خارج کردیں اور بے توبہ مغفور نہ ہوں زنہار مراد نہیں کہ یہ عقیدہ اجماعیہ اہل سنت کے خلاف ہے ہر شرک کفر ہے اور کفر مزیل اسلام، اور اہل سنت کا اجماع ہے کہ مومن کسی کبیرہ کے سبب اسلام سے خارج نہیں ہوتا ایسی جگہ نصوص کو علی اطلاقہا کفر وشرک مصطلح پر حمل کرنا اشقیائے خوارج کا مذہب مطرود ہے اور شرک اصغر ٹھہرا کر پھر قطعاً مثل شرک حقیقی غیر مغفور ماننا وہابیہ نجدیہ کا خبط مردود۔

چند سطر کے بعد فرماتے ہیں:

نذر و نیاز کہ مسلمین بقصد ایصال بارواح طیبہ حضرات اولیاء کرام نفعنا اللہ تعالٰی ببرکاتہم کرتے ہیں ہرگز قصد عبادت نہیں رکھتے نہ انھیں معبود والہ و مستحق عبادت جانتے ہیں، نہ یہ نذر شرعی ہے بلکہ اصطلاح عرفی ہے کہ سلاطین و عظماء کے حضور جو چیز پیش کی جائے اسے نذور نیاز کہتے ہیں اور نیاز تو اس سے بھی عام تر ہے۔ عام محاورہ ہے کہ مجھے فلاں صاحب سے نیاز نہیں، میں تو آپ کا نیاز مند ہوں، فقیر نے اپنے فتاوی میں ان اطلاقات کی بحث شافی لکھی ہے اور خود بھی کبائر مانعین سے ان کا اطلاق ثابت کیا۔(فتاوی رضویہ، ج۲۱، ص۱۳۱)

مذکورہ عبارت کا خلاصہ پیش کرتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمد قاسم قادری حفظہ اللہ رقم طراز ہیں:

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ آدمی صرف دو چیزوں سے مشرک ہوتا ہے (۱) غیرِ خدا کو معبود ماننے سے، (۲) اللہ کے علاوہ کسی کو مستقل بالذّات ماننے سے۔ ان دو چیزوں کے علاوہ کسی تیسری چیز سے آدمی حقیقتاً مشرک نہیں ہوتا۔ اور بعض اَحادیث وغیرہ میں جو کچھ کاموں کو بغیر کسی قید کے شرک یا کفر کہا گیا ہے ان کی تاویلات وتَوجیہات علماء میں مشہور ہیں یعنی یا تو وہاں کفر و شرک سے تشبیہ مراد ہوتی ہے یا اس کام پر شریعت نے شدت ظاہر کرنے کیلیے لفظِ شرک استعمال کیا ہوتا ہے یا وہاں شرک سے مراد وہ صورت ہوتی ہے کہ جب اس فعل کے ساتھ کوئی ایسا ارادہ یا اعتقاد ملا ہو جو توحید کے منافی ہو۔(جیسے غیر خدا کو سجدہ کرنا مطلقاً شرک نہیں لیکن اگر اس کے ساتھ ارادۂ شرک موجود ہو تو یقینا شرک ہے۔) تو غیر شرک کو جہاں شرک کہا گیا ہو وہاں وہ حقیقی کفر و شرک مراد نہیں ہوتا جس کی وجہ سے آدمی اسلام سے خارج اور بغیر توبہ کے مرنے پر دائمی جہنمی قرار پائے کیونکہ اہلسنّت کا اجماع ہے کہ مسلمان کبیرہ گناہ کی وجہ سے اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ قرآن وحدیث کی مذکورہ بالا قِسم کی تصریحات کو ہماری بیان کردہ تفصیل کے ملحوظ رکھے بغیر حقیقی کفر و شرک قرار دینا خارجیوں کا مردود مذہب ہے۔ صراط الجنان، ج دوم، ص۳۴۷)

امام اہل سنت سے ایک بار سوال ہوا کہ ہنود جو اپنے معبودان باطلہ کو ذبیحہ کے سوا اور قسم طعام وشیرینی وغیرہ چڑھاتے ہیں اور اس کا بھوگ یا پرشاد نام رکھتے ہیں اس کا کھانا شرعا حلال ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا قادری نوراللہ مرقدہ کا محتاط بیان دیکھیے، فرماتے ہیں:

"حلال ہے لعدم المحرم مگر مسلمان کو احتراز چاہیے لخبث النسبۃ۔"

مزید آگے فرماتے ہیں:

اگر کفار اس پرشاد کو بطور تصدق بانٹ رہے ہوں جب تو ہرگز پاس نہ جائے یارب مگر بضرورت شدیدہ کہ صدقہ کے طور پر لینے میں معاذاللہ مسلمان کی ذلت اور گویا کافر کے ہاتھ اس کے ہاتھ پر بالا کرنا ہے۔(فتاوی رضویہ، ج۲۱، ص۶۰۷)

امام اہل سنت سیدنا اعلی حضرت امام احمد رضا قادری کے متعلق وہابیہ دیابنہ یہ غلط بات پھیلاتے ہیں کہ امام احمد رضا غیر خدا کے لیے نہ صرف سجدہ جائز سمجھتے بلکہ وہ اس کا حکم بھی دیتے تھے اور اسے عام کرتے تھے، معاذاللہ ثم معاذاللہ، اصل میں امام اہل سنت پر یہ الزام اس وجہ سے لگایا گیا کہ وہابیوں نے مطلق سجدہ کو شرک کہنا شروع کردیا کسی نے امام اہل سنت اس بابت سوال کیا تو آپ نے اس کی دو صورتیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بتائیں، اور فرقہاے باطلہ کی شرک فیکٹری کی دھجیاں بکھیڑ دی، یہ حق ہے کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کے لیے سجدہ عبادت یقینا قطعا کفر ہے اور سجدہ تعظیما حرام گناہ کبیرہ ہے کفر نہیں اب الزبدۃ الزکیہ کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

ایک واقعہ یہاں ذکر نا بجا ہوگا کہ الملفوظ میں لکھا ہے کہ:

(حضور ایک صاحب کی طرف متوجہ ہو کر حکمِ مسئلہ ارشاد فرمارہے تھے۔ ایک اور صاحب نے یہ موقع قدم بوسی سے فیض یاب ہونے کا اچھا سمجھا) قدم بوس ہوئے فوراً چہرہ مبارک کا رنگ متغیّر ہوگیا اور ارشاد فرمایا: "اِس طرح میرے قلب کو سخت اذیت ہوتی ہے۔ یوں تو ہر وقت قدم بوسی ناگوار ہوتی ہے مگر دو صورتوں میں سخت تکلیف ہوتی ہے، ایک تو اُس وقت کہ میں وظیفہ میں ہوں، دوسرے جب میں مشغول ہوں اور غفلت میں کوئی قدم بوس ہو کہ اُس وقت میں بول سکتا نہیں۔"

(پھر فرمایا کہ) "میں ڈرتا ہوں خدا وہ دن نہ لائے کہ لوگوں کی قدم بوسی سے مجھے راحت ہو اور جو قدم بوس نہ ہو تو تکلیف ہو کہ یہ ہلاکت ہے۔"

(پھر فرمایا) "تعظیم اسی میں ہے کہ جس بات کو منع کیا جائے وہ پھر نہ کی جائے اگرچہ دل نہ مانے۔" کون مسلمان ہے کہ جب حضور اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا نام پاک سنے تو سجدہ کرنے اور سر جھکا دینے کو اس کا دل نہ چاہے! وَاللہِ الْعَظِیْم اگر سجدہ کیا جائے تو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوں گے، راضی نہ ہوں گے۔ ورنہ ہم سے تو سجدہ بھی ان کی عظمت کے لائق نہیں ہوسکتا! اُن کو (تو) فرشتوں نے سجدہ کیا اُن کو جبریل نے سجدہ کیا۔

چند سطر بعد فرماتے ہیں:

احادیث میں کس قدر تاکید کے ساتھ سجدہ کی ممانعت فرمائی گئی کہیں فرمایا سجدہ لغیر اللہ حرام ہے، کہیں فرمایا سجدہ اللہ کے لیے خاص ہے، کہیں فرمایا سجدہ غیر اللہ کو نہ کرو۔ اتنی احتیاطوں کے ساتھ سجدہ حرام کیا گیا ورنہ کیا جانئے کیا ہوتا!

(پھر اُن صاحب سے فرمایا) اللہ (عَزَّوَجَلَّ) آپ کو شر سے بچائے اور امن و امان میں رکھے۔ معاف فرمائیے غصے میں ایسے الفاظ نکل گئے، میں سچ کہتا ہوں کہ اس سے مجھے ایسی ناگواری ہے گویا تیر سینہ سے پیٹھ کو نکل گیا۔ (الملفوظ کامل، ص ۴۷۴)

سرکار اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد اعظم امام احمد رضا قادری قدس سرہ نے حرمت سجدہ کے موضوع پر ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا جو الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ کے نام سے موسوم ہے، جس میں آپ نے سجدہ تعبدی کو کفر و شرک اور سجدہ تعظیمی کو حرام گناہ کبیرہ قرار دیا ہے، فرماتے ہیں:

مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان جان اور یقین جان کہ سجدہ حضرت عزت جلالہ کے سوا کسی کے لیے نہیں۔ اس کے غیر کو سجدہ عبادت یقینا اجماعا شرک مہین و کفر مبین اور سجدہ تحیت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین اور اس کے کفر ہونے میں اختلاف علمائے دین ایک جماعت فقہاء سے تکفیر منقول اور عند التحقیق وہ کفر صوری پر محمول۔ (فتاوی رضویہ، ج ۲۲، ص ۴۲۹)

اپنے عقیدہ کا اظہار کرنے کے بعد مزید تائید کے لیے آپ نے چہل حدیث سے حرمت سجدہ کو ثابت کیا دیکھئے فرماتے ہیں: حدیث میں چہل حدیث کی بہت فضیلت آتی ہے۔ ائمہ وصلحا نے رنگ رنگ کی چہل حدیثیں لکھی ہیں ہم بتوفیقہ تعالیٰ یہاں غیر خدا کو سجدہ حرام ہونے کی چہل حدیث لکھتے ہیں۔ (مرجع سابق، ص ۴۳۷)

امام اہل سنت نے اس رسالہ (الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود التحیۃ) میں متعدّد آیات قرآن اور چالیس احادیث اور ڈیڑھ سو نصوص فقہی سے سجدہ تحیت کی حرمت ثابت فرمائی۔

اسی طرح آج کل رواج بن گیا ہے کہ حضور اقدس سید عالم ﷺ کے نام پاک کے ساتھ ایک ذرہ سیاہی یا کاغذ بچانے کے لیے "ص" یا "صلعم" یا "عہ" یا "عم" وغیرہ لکھ دیتے ہیں یا صحابہ کرام واولیاے عظام کے نام کے ساتھ قدس سرہ کی جگہ "ق" یا رضی اللہ عنہ کی جگہ "رض" یا رحمۃ اللہ کی جگہ "رح" لکھ دیتے ہیں اس سلسلہ میں امام اہل سنت سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا جواب سنیے، فرماتے ہیں:

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کریم کے ساتھ جس طرح زبان سے درود شریف پڑھنے کا حکم ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ ابدا. درود شریف کی جگہ فقط صاد یا عم یا صلع یا صللم کہنا ہرگز کافی نہیں بلکہ وہ الفاظ بے معنٰی ہیں اور فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ میں داخل، کہ ظالموں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ بات جس کا انہیں حکم تھا ایک اور لفظ سے بدل ڈالی فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا بدلہ ان کی بے حکم کا۔

یوں ہی تحریر میں القلم احد اللسانین

بلکہ فتاوٰی تاتارخانیہ سے منقول کہ اس میں اس پر نہایت سخت حکم فرمایا اور اسے معاذاللہ تخفیف شان نبوت بتایا۔

طحطاوی علی الدرالمختار میں ہے: يحافظ على كتب الصلٰوة والسلام على رسول الله ولا يسأم من تكراره وإن لم يكن فى الأصل ويصلى بلسانه أيضا،ويكره الرمز بالصلاة والترضى بالكتابة بل يكتب ذٰلك كله بكماله، وفى بعض المواضع عن التتارخانية من كتب عليه السلام بالهمزة والميم يكفر لأنه تخفيف وتخفيف الأنبياء عليم الصلٰوة والسلام كفر بلا شك ، ولعله أن صح النقل فهو مقيد بقصده وإلا فالظاهر أنه ليس بكفر ، نعم الإحتياط فى الإحتراز عن الإيهام والشبهةاھ مختصراً.

ترجمہ: حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود وسلام لکھنے کی محافظت کی جائے اور اس کی تکرار سے تنگ دل نہ ہو اگرچہ اصل میں نہ ہو اور اپنی زبان سے بھی درود پڑھے ۔ درود یا رضی اللہ عنہ کی طرف لکھنے میں اشارہ کرنا مکروہ ہے بلکہ پورا لکھنا چاہیے۔ تاتارخانیہ کے بعض مقامات پر ہے کہ جس نے علیہ السلام ہمزہ اور میم سے لکھا، کافر ہو گیا کیونکہ یہ تخفیف ہے اور انبیاء کی تخفیف بغیر کسی شک کے کفر ہے، اور یہ نقل صحیح ہے تو اس میں قصد کی قید ضرور ہوگی ورنہ بظاہر یہ کفر نہیں ہے، ہاں احتیاط ایہام اور شبہ سے بچنے میں ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج ۳۰، ص ۶۶۳)

مزید ایک جگہ اور لکھتے ہیں:

یہ جہالت آج کل بہت جلد بازوں میں رائج ہے۔ کوئی صلعم لکھتا ہے کوئی عم کوئی ص، اور یہ سب بیہودہ و مکروہ و سخت ناپسند و موجب محرومی شدید ہے اس سے بہت سخت احتراز چاہیے اگر تحریر میں ہزار جگہ نامِ پاک حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آئے ہر جگہ پورا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لکھا جائے ہرگز ہرگز کہیں صلعم نہ ہو علمانے اس سے سخت ممانعت فرمائی ہے یہاں تک کہ بعض کتابوں میں تو بہت اشد حکم لکھ دیا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۲۰)

ادب اور تعظیم کا تقاضا یہ ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ کو آپ کے ذاتی نام محمد ﷺ سے نہ پکارا جائے اور نہ ہی نعت شریف میں پڑھا جائے بلکہ یا رسول اللہ' یا حبیب اللہ' یا نبی اللہ اور یا رحمۃ للعالمین ﷺ کہہ کر ندا دی جائے۔ پوسٹروں اور بینروں میں بھی "یا محمد ﷺ" کی جگہ یا رسول اللہ' یا حبیب اللہ یا نبی اللہ اور یا رحمۃ للعالمین ﷺ ہی تحریر کیا جائے تاکہ حضور ﷺ کا ادب واحترام ملحوظ رہے۔

چناں چہ امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

قرآن مجید کی آیت ہے کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو، اب ایک دوسرے میں باپ اور مولا اور بادشاہ سب آگئے۔ اسی لیے علما فرماتے ہیں نام پاک لے کر ندا کرنا حرام ہے۔ اگر روایت میں مثلاً یا محمد ﷺ آیا ہو تو اس کی جگہ بھی یا رسول اللہ ﷺ کہے۔ اس مسئلہ کا بیان امام اہل سنت علیہ الرحمہ کا رسالہ "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" میں دیکھیے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵، ص ۱۶۷)

ایسے ہی آج کل جہال واعظین وغیرہ جب نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کا نام پاک لیتے ہیں تو کہتے ہیں معاذ اللہ رسول نے ایسا کہا رسول نے ایسا کیا اس طرح پکارنے کے بارے میں سیدنا امام احمد رضا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نام اقدس تعظیم کے ساتھ لینا فرض ہے، خالی رسول رسول کہنا اگر بقصد ترک تعظیم ہے تو کفر ہے ورنہ بلا ضرورت ہو تو برکات سے محرومی، واللہ تعالٰی اعلم۔ (فتاوی رضویہ، ج ۱۵، کتاب السیر، ص ۹۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیغام قارئین

تاثرات

سہ ماہی سنی پیغام، نیپال کے خصوصی شمارے پر علماو دانشوران کے گراں قدر تاثرات

سہ ماہی سنی پیغام نے "فروغ رضویات" میں نمایاں کردار ادا کیا ہے

مدیر اعلی، مدیر اور معاون مدیر صاحبان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شہزادہ حضور فخر نیپال حضرت مولانا محمد فضل یزدانی امجدی صاحب قبلہ زید مجدہ واطال اللہ عمرہ کے توسط سے سہ ماہی سنی پیغام، نیپال کا خصوصی شمارہ جشن صد سالہ کے حسین موقع پر "فروغ رضویات اور علماے نیپال نمبر" ملا، بہت خوب، مبارک باد قبول فرمائیں۔

فروغ رضویات اور علماے نیپال نمبر کا ٹائٹل پیج دیدہ زیب اور سادگی میں حسن لیے ہوئے ہے، مذکورہ خصوصی شمارہ کے مشمولات فروغ رضویات پر مختلف جہتوں سے مقالات اور اکابرین اہل سنت کے تاثرات اور دعائیہ کلمات آپ حضرات کی ادارتی صلاحیتوں اور ارباب علم وفن کا آپ پر اعتماد کی روشن مثال ہے۔

امام اہل سنت سرکار اعلی حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہ (متوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کے بلاواسطہ یا بالواسطہ فیض یافتہ گان کے ملک نیپال میں دینی و مسلکی خدمات یعنی فروغ رضویات کے لحاظ سے مسلسل جمودی دور پیش آیا فروغ رضویات کے ضمن میں علماے نیپال کے تذکار ہندوستان کے مختلف جرائد ورسائل میں خال خال ہی نظر آتے ہیں بلکہ آٹے میں نمک کے برابر کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ فروغ رضویات میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات بالخصوص ترائی نیپال کے عظیم عالم وفاضل قطب نیپال حضرت علامہ حافظ محمد زاہد حسین قادری مجیبی اور آپ کے فیض یافتہ محدث نیپال حضرت علامہ مفتی محمد کلیم الدین قادری رضوی نوراللہ مرقدہما اور فخر نیپال امین شریعت حضرت علامہ مفتی محمد اسرائیل رضوی دام ظلہ کی حیات، علمی ودینی خدمات پر کماحقہ کام نہ ہوسکا۔ ایسے ماحول میں جنک پور نیپال سے جاری سہ ماہی سنی پیغام کے مختلف رسائل اور خصوصی شمارہ "فروغ رضویات اور علمائے نیپال نمبر" کی طباعت و اشاعت رضاشناسی اور علماے نیپال کی مسلکی خدمات کے تعارف میں ایک عظیم کارنامہ ہے جو آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

فروغ رضویات اور علماے نیپال نمبر سے ملک نیپال میں فکر رضا کے جلووں سے اندھیرے چھٹنے لگ، روشنی پھیلنے لگی بلکہ فکر امام احمد رضا کی تابناک کرنوں سے حق پسند قلوب منور و مجلی ہونے لگے اور اصحاب علم وفکر کے رنگارنگ علمی وتحقیقی مضامین ومقالات نے ہم محبان رضویات کے نگاہوں کو خیرہ کردیا گویا دبستان دل کھل گیا۔

سہ ماہی سنی پیغام کے محاسن وکمالات میں سے ایک کمال یہ بھی ہے کہ جریدہ کے خصوصی شمارہ نے اصحاب تحریر وقلم بالخصوص جو رضویات سے شغف رکھتے تھے اور نیپال میں منتشر تھے انہیں یک جاکرنے کا عظیم کارنامہ انجام دیا اور نیپال کے اہل قلم کے ذریعہ رضویات پر لکھے گئے تحقیقی مضامین کو رسالہ میں شامل کرکے اہل تحقیق کو اپنی جانب متوجہ کردیا۔ بالخصوص مدیر اعلی شہزادہ حکیم ملت حضرت علامہ عطاء النبی حسینی مصباحی نے اپنی سحر انگیز مقالات اور منفرد اسلوب نگارش سے نئے آفاق فتح کیے، کشور دل پر عظمت وسطوت رضا کے پھریرے لہرائے اور رضویاتی خوشبوؤں سے دل ودماغ معطر کردیا، مدیر اعلی نے ملک نیپال کے محررین رضویات کو جمع کیا اور اپنی علمی، فکری صلاحیتوں کو بروے کار لاکر رسالہ سہ ماہی سنی پیغام کو نئی آن، بان اور شان بخشی۔

امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت کے افکار ونظریات سے معمور ملک نیپال کی مشہور معروف تنظیم "فخر ملت فاؤنڈیشن نیپال،" کے ارکان وممبران کے ہم شکر گزار ہیں کہ ان کی کوششوں سے الحمدللہ یہ رسالہ تسلسل کے ساتھ اشاعت پذیر ہورہا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی اسی طرح اس کی طباعت واشاعت کی ذمہ داری نبھاتے رہیں گے۔

اخیر میں چلتے چلتے ہم تمام کارکنان سہ ماہی سنی پیغام کا شکریہ ادا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہیں جن کے ذریعہ ہمیں فروغ رضویات میں علماے نیپال کے خدمات و کارنامے مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ دعا گو ہوں کہ مالک و مولی سہ ماہی سنی پیغام اور اس کی پوری ٹیم کو سلامت رکھے اور خدمت دین متین کے صلہ میں ان کی تمام جائز و نیک خواہشات کی تکمیل فرمائے اور اس رسالہ کو عمر طویل بخشے، آمین ثم آمین۔

گدائے بارگاہ حضور فخر نیپال

محمد رحمت علی رضوی برداہوی،

مقیم حال دوحہ قطر الخور

سہ ماہی سنی پیغام نیپال سے علم میں اضافے ہوا

صد سالہ عرس رضوی ۱۴۴۰ھ کے پر بہار موقع پر سہ ماہی سنی پیغام نیپال کا خصوصی شمارہ بنام " فروغ رضویات اور علماے نیپال نمبر" جناب حامد رضا صاحب قبلہ کے توسط سے بتاریخ ۲۰۱۹/۱/۱ء کو نظر نواز ہوا فقیر نے فورا رسالہ کے سروق و انتساب اور عناوین کو پڑھنا شروع کیا اور پھر جب علامہ مولانا محمد عطاء النبی حسینی مصباحی قبلہ مدظلہ العالی کے قلم سے اداریہ پڑھنا شروع کیا تو فقیر کی خوشی کی انتہا نہ رہی وجہ یہ ہے کہ فقیر پہلی بار سرزمین نیپال سے نکلنے والا کوئی رسالہ وہ بھی سنی رسالہ دیکھ رہا تھا۔ خوشی در خوشی یہ کہ رسالہ کا خصوصی شمارہ۔ وہ بھی امام اہل سنت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خان قدس سرہ کی ذات پاک پر خصوصی شمارہ۔ سبحان اللہ۔ فقیر پڑھتا جا رہا تھا، جھومتا جا رہا تھا اور اپنے امام الشاہ احمد رضا خان قدس سرہ کی شان بھی ملاحظہ کرتا جا رہا تھا کہ میرے امام کے عاشقین ملک نیپال میں قلت میں نہیں کثرت میں ہے۔ الحمدُ للہ! اس رسالہ کے جملہ اراکین و معاونین کے لیے دل سے دعائیں نکلتی جا رہی تھی۔ اللہ سب کو خوش رکھے شاد و آباد رکھے [آمین) لیکن ساتھ ہی ذہن میں بار بار یہ بھی خیال آرہا تھا کہ فقیر نے ہندوستان و پاکستان سے نکلنے والے بہت سے رسائل اور اکابر علماے اہل سنت کی کتب کا مطالعہ کیا ہے اور جاری بھی ہے مگر کیا وجہ ہے کہ ملک نیپال سے نکلنے والا کوئی ایک رسالہ بھی اس سے قبل نہ پڑھ پایا نہ ملک نیپال کے علماے اہل سنت کی کتب مطالعہ کرنے کا موقع ہاتھ آیا ہو سکتا ہے یہ میری ہی طرف سے کمی رہی ہو لیکن حد تو میری کم علمی کی یہ ہے کہ مجھ فقیر کو اب تک ملک نیپال کے دو چند نوجوان علما کے علاوہ کا نام تک نہیں معلوم نہ ملک نیپال کے علماے اہل سنت کی تصانیف کا علم (دوران طالب علمی میں ایک نام سنتا تھا خطبات نیپال کا وہ مطالعہ نہ کر سکا) نہ ان کی دینی ملی خدمات کا علم لیکن۔ الحمدُ للہ! اب اس سہ ماہی نے میرے علم میں اضافہ کیا ہے اور ہو سکتا ہے کتنے میرے جیسے کم علم لوگ ہوں گے جو ملک نیپال کے علماے اہل سنت کی دینی مسلکی ملی سماجی خدمات سے لاعلم ہوں گے لیکن ان شاء اللہ اب یہ سہ ماہی رسالہ ان سب کے علم میں اضافہ کرتا رہے گا اللہ عزوجل اس رسالہ کو عمر طویل عطا فرمائے (آمین) ایک خاص بات یہ بھی عرض کروں کہ سہ ماہی رسالہ سنی پیغام نیپال کے سروق اور انتساب میں درج اکابرین اہل سنت کے ناموں سے فقیر نے یہ سمجھا ہے کہ اس سہ ماہی رسالہ کے ارکین کا مقصد فروغ مشربیت نہیں فروغ سنیت ہے (الحمدُ للہ)

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس سہ ماہی رسالہ کو مقبول عام فرمائے (آمین)

احقر العباد شبیر احمد عرف شاہر رضا رامجملی

خطیب و امام درگاہ مخدوم شاہ ملاڈ مسجد۔ ممبئی نمبر ۶۴ (الھند)

پھول خوشبو کے محتاج نہیں ہوتے

میرے محسن مولانا رحمت علی رضوی صاحب کے ذریعے مجھے یہ رسالہ سہ ماہی سنی پیغام ملا۔ مصروفیت کے باعث پڑھنے میں تاخیر ہوئی۔ لیکن کچھ ہی صفحات پڑھنے کے بعد دل سے آواز آئی، صاحب بہت اہم معلومات کو اپنے سے دور رکھا تھا۔ پیر و مرشد پیر کامل پیر محمد رضا ثاقب مصطفائی صاحب سے سنا تھا پھول خوشبو کے محتاج نہیں ہوتے یہ جہاں سے گزر جاتے ہیں خوشبو پھیل جاتی ہے یا جو پھول کے باغ سے گزرتا ہے اس کے بدن میں خوشبو آتی رہتی ہے۔ اہل سنت کی اشاعت اور مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ کے لیے تحریری خدمات بہت ضروری ہے۔ الفاظ تو ختم ہو جاتے ہیں لیکن تحریر ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ آج بہت ضرورت ہے کے ہم گھر گھر اعلیٰ حضرت کی سیرت، ان کا علم، ان کے کرادر کو پہچانے کی کوشش کرے۔ الحمدللہ یہ موقع علماے نیپال کو میسر آیا ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ کریم مزید ترقی عطا فرمائے۔ سنی پیغام، نیپال کو پوری دنیا میں عام کرے۔

فقیر رضوان مصطفائی نقشبندی

اچل پور ضلع امراوتی مہاراشٹرا ہند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

यही वज्ह है कि आजकल अक्सर मसाजिद में मन "काल ला इलाहा इल्लल्लाह दखलल जन्नह" और फजाइल पर ज्यादा तक़रीर सुनने को मिल्ती हैं। अइम्मा-ए-किराम और उलमा-ए-जविल एहतराम को चाहिए कि ऐसे जाहिल और दुश्मने दीन की परवाह किए बगैर इस्लामी अहकाम और शरई बातों को बिला खौफ व खतर बयान करें।और अवामुन्नास को खिलाफे शरअ कामों से दूर रखने की कोशिश करें।

जुम्आ के लिए मख़सूस खतीब : *ऐसा भी मुशाहिदा है कि बाज़ मसाजिद के अइम्मा या तो बहुत ज्यादा तालीम याफ्ता नहीं होते या उन्के अन्दर कमा हक़्क़ह तक़रीरी सलाहिय्यत नहीं होती ऐसी सूरत में जिम्मेदाराने मसाजिद को चाहिये कि जुम्आ के लिए एक मख़सूस ख़तीब का बन्दोबस्त करें इसके लिए इलाके के मुअस्सिर सन्जिदा बयां काबिल आलिमे दीन को अपनी मस्जिदों में जुम्आ के लिए दावत दें और उनसे खेताब करवायें ताकि जुम्आ की तक़रीर से लोगों को खातिर ख्वाह फाइदा पहुचे और उनके अकाइद व आमाल की इस्लाह हो सके।*

जुम्आ की तक़रीर की अहमियत व फाइदियेत के पेशे नज़र मज्कूरा बातों की जानिब तवज्जह देने की सख्त ज़रूरत है क्यूंकि जुम्आ मुसलमानों के लिए ईद है तो जुम्आ की तक़रीर उनके लिए एक अन्मोल तोहफा है और उस तोहफे को उम्दा बनाकर पेश करने की कोशिश करना अइम्मा-ए-किराम और मुतवल्लियाने मसाजिद के साथ अहले इल्म व दानिश का दीनी व मिल्लि फरीजा है।

☆☆☆☆

(पेज न० 7 का शेष भाग)

आखिर में नाचीज़ अराकीने फ़ाउंडेशन को दिली मुबारकबादी और हदिया-ए-तबरिक पेश करता है कि उन्हों ने मुल्के नेपाल और अहले नेपाल के लिए निहायत अज़िमुश्शान ख्वाब को शरमिन्दा-ए-ताबिर करने के लिए क़दम बढ़ा चुके हैं, साथ ही बारगाहे ख़ुदा वन्दी में दुआ गो हैं की मौला तआला अपने हबीब सल्लल्लाहु अलैही वसल्लम और अपने महबूबिन के सदक़े तुफैल अराकीन व मेम्बराने फ़ाउंडेशन को अपने नेक मक़सद में कामियाबी व कामरानी, हिम्मत व हौसले की दौलत से सरफराज़ फरमाएं और लोगों के दिलों को इस काम की तकमील की तरफ मबज़ूल कर दे, आमीन या रब्बल आलमीन !

☆☆☆☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

है , उसके बा वजूद हम में से अक्सर लोग तक़रीरों में मुश्किल इस्तिलाहात और सख्त अल्फाज़ का इस्तेमाल कसरत से करते हैं। और समझते हैं कि जब तक भारी जुमलों से लैस गाढ़ी उर्दु न बोली जाए, तक़रीर मुकम्मल नहीं होगी। यह हमारी सख्त भूल है। क्यूंकि तक़रीर करने का मक़सद होता है कि लोग हमारी बातों को समझ सकें और उनसे कुछ सिख सकें जब उन्हें कुछ समझ में न आए तो फिर उनके सामने घन्टों गला फाड़ने से क्या फाइदा ? इस लिए हमें चाहिए कि हम अपनी तक़रीर में आसान लब व लेहज़ा का इस्तेमाल करें। और सामईन का खास खयाल रक्खें।

वक़्त की पाबन्दी : याद रहे जुम्आ के दिन दो रक्अत फर्ज़ की अदाइगी अस्ल मक़सद है। इस लिए तक़रीर इतनी लम्बी न करें कि नमाज़ के लिए तख़ीर हो जाए बल्की वक़्त रहते हुए अपनी बातें पुरी करने की कोशिश करें और अगर मौज़ू तवील हो तो बाक़ी अगले हफ्ते के लिए रेहने दें लेकिन वक़्त की पाबन्दी ज़रूर करें। क्यूंकि अक्सर लोग सुब्ह से जुम्आ की तयारी में लगे रहते हैं और अपने ज़रूरी कामों को बादे जुम्आ करने का इरादा रखते हैं इसी तरह जुम्आ में स्कूली बच्चे, मज़दूर , सरकारी नौकरी वाले और दुकानदार किस्म के लोग भी होते हैं जिनके पास महदूद वक़्त होता है इस लिए उन सब का ख़्याल फरमाते हुए जुम्आ नमाज़ की जमाअत का समय निर्धारित रखें और उसी निर्धारित समय बयान ख़तम कर के जमाअत खड़ी कर दें।

मौज़ू का इन्तेख़ाब और मवाद की फराहमी : जुम्आ की तक़रीर के लिए मौज़ू का इन्तेख़ाब भी एक अहम मस्ला है क्यूंकि हमारे अइम्मा-ए-मसाजिद को हर जुम्आ में तक़रीर करनी पड़ती है इस लिए अक्सर लोग माहे रवा के मुनास्बत से ज़्यादा तर क़ियात व हिकायात बयान करने को तरजीह देते हैं। हालांकी उनको मुकम्मल एक हफ्ते का वक़्त मिलता है फिर भी बहुत से लोग मवाद की फराहमी में काहिली और तन आसानी से काम लेते हैं और मुताले की ज़हमत गवारा नहीं करते। जुम्आ की तक़रीर को मुअस्सिर बनाने के लिए वक़्त और हालात के तकाज़े के मुताबिक़ मुनासिब मौज़ू का इन्तेख़ाब और मौज़ू के मुताबिक़ भरपूर मवाद अज़ हद ज़रूरी है। सोशल मिडिया और अख़बार बीनी का ज़ौक़ रखने वाले अइम्मा के लिए मुनासिब मौज़ू का इन्तेख़ाब कोई मुश्किल काम नहीं है। और मवाद की फराहमी के लिए एक हफ्ते का वक़्त काफी है। इस लिए अइम्मा हज़रात को चाहिए कि वक़्त और हालात के ऐतबार् से मौज़ू का इन्तेख़ाब करें। और मौज़ू के मुताबिक़ किताबों का मुताला करें।

कहीं कहीं मुतवल्लियाने मसाजिद अइम्मा-ए-किराम को पाबन्द करने लगे हैं कि आप फलाँ उन्वान पर तक़रीर करें , फलाँ उनवान पर तक़रीर न करें मसलन अगर गाउँ समाज या महल्ले में सूद खोरी आम होती जा रही है या कोई ख़िलाफ़े शरई रस्म व रिवाज फरोग पा रहे है और उस गुनाह में अराकीन व मेम्बरान में से कोई मुलव्विस है तो अब इमाम साहब का सूद खोरी और उन गलत रिवाज के खिलाफ तक़रीर करना जुर्म क़रार पाता है , और कभी कभी उसकी पादाश में अइम्मा हज़रात को बर तरफ भी कर दिया जाता है यह किस क़दर अफसोस की बात है उसका दर्द तो दीन की गैरत रखने वाला एक मुसलमान ही महसूस कर सकता है गालिबन

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

अवाम के इस मिजाज़ को बनाए रखें और अपनी जुम्आ की तक़रीर के ज़रिये लोगों के आमाल और अकाइद की इस्लाह करते रहें।

अरब के कुछ देशों में यह तरीक़ा रायज है कि वहाँ की सारी मस्जिदों में जुम्आ का ख़ुतबा हुकुमत या हुकुमत की इजाज़त से बनी उलमा की तंज़िमों की जानिब से तयार हो कर जाता है जिसका सब से बड़ा फाइदा यह होता है कि जब उन्हें कोइ अहम ऐलान करना होता है या मुसलमानों तक कोइ पैग़ाम पहुंचाना होता है तो वह उस ऐलान या पैग़ाम को जुम्आ के ख़ुतबा में शामिल कर देते हैं और वह पैग़ाम फिलफौर तमाम मुसलमानों तक आसानी के साथ पहुचं जाता है। लेकिन हिन्द व नेपाल में न तो मुसलमानों कि हुकुमत है न कोई मुल्की पैमाने की ऐसी तंज़ीम जिसकी अच्छी पकड़ हो, फिर भी अगर हमारे उलमा-ए-किराम इसतरफ अपनी तवज्जो करें तो मुल्की पैमाने पर न सही कम से कम इलाकाई सतह पर पैग़ाम पहुंचाने के लिए जुम्आ की तक़रीर को बरुए कार लाई जा सकती है। जैसे मुसल्मानों पर हो रहे मज़ालिम या शरिअत नें हुकुमत की दख़ल अंदाज़ी के खिलाफ शांतिपूर्ण प्रदर्शन करना हो या समाजी व रिफाही काम करने के लिए लोगों की तादाद की ज़रूरत हो तो अइम्मा-ए-मसाजिद जुम्आ की तक़रीर में उसकी अहमियत और ज़रूरत को बयान करें और फिर लोगों से शिरकत की अपील करें इन शा अल्लाह इसका अच्छा असर होगा और साथ ही मुसलमानों के बीच इत्तेहाद व इत्तेफाक़ की फेज़ा भी क़ायम् होगी।

मज़कूरा बाला जुम्आ की तक़रीर की अहमियत व अफादियत के पेशे नज़र उलमा-ए-किराम और अइम्मा-ए-मसाजिद को चाहिए कि उसको मज़ीद मुफीद और मुअस्सिर बनाने की हर मुम्किन सूरत इख्तियार करें। अगर हमारे उलमा व अइम्मा हज़रात नीचे की कुच्छ बातों की रिआयत फरमाएं तो जुम्आ की तक़रीर की अफादियत दो बाला की जा सकती है।

सन्जीदा बयानी : फ़हम व फरासत रखने वाले तालीम याफ्ता ज़ीहोश लोग सन्जिदगी से की जाने वाली बातों में दिल चस्पी लेतें हैं और कुछ सिखने और समझने की कोशिश करते हैं। जबकी शोअला बार तक़रीरों का मक़सद चिख़ व पुकार में दब कर रह जाता है और उनसे कुछ सिखना तो दूर उनको समझना भी मुश्किल होता है इस लिए जहाँ तक मुम्किन हो जुम्आ के बयान में मतानत व सन्जिदगी ही से काम लें। आप ज़रा ग़ौर किजिए जब हमें कोइ अहम ऐलान करना होता है या कोइ ज़रूरी बात बतानी होती है तो हम सन्जिदगी से लोगो के सामने ऐलान करते हैं और अपनी बातें रखते हैं ताकि सब लोग सुन सकें और समझ सकें फिर हम दीनी बातें बताने और मसाइल को समझाने में चिख़ व पुकार का सहारा क्यूँ लेते हैं ? हां ! अल्बत्ता कभी कभार मुसलमानों के ज़ेहन व फिक्र को झिन्झोड़ना और उन में जोश व वल्वला बेदार करना मक़सूद हो तो एक माकूल हद तक वल्वला अङ्गेज़ी की इजाज़त दी जा सकती है लेकिन मसाइल से ले कर फज़ाइल तक और इस्लाह से ले कर तरदीद तक बेहंगम चीख़ व पुकार क़तई मुनासिब नहीं। इस लिए जहाँ तक मुम्किन हो जुम्आ में सन्जीदा बयानी ही से काम लें।

आसान लब व लेहज़ा : मुसलमान कितने तालिम याफ्ता हैं वह हमें बखूबी मालूम

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

बातें सुनने की भी ख्वाहिश रखते हैं।

मक़ासिदे जुम्आ से एक मक़सद यह भी है कि लोगों को इकट्ठा कर के दीन की बातें बताइ जायें। इसी लिए नबी करीम ﷺ दोगाना अदा करने से पहले अपनी उम्मत से ख़िताब फरमाते और दीन की अहम और ज़रूरी बातें बताते थे। इसी सुन्नत को ज़िन्दा रखने के लिए आज भी दोगाना से पहले अरबी में ख़ुतबा पढ़ा जाता है। जो कि जुम्आ की शर्त है। लेकिन हिन्द व नेपाल में सब लोग अरबी भाषा समझते नहीं इसी कारण उर्दु या लोकल भाषा में भी ख़ुतबा से पहले या जूमआ के बाद तक़रीर की जाती है ताकि मक़सद पूरा होजाए।

जुम्आ में उमुमन सन्जीदा माहोल होता है, हर ख़ास व आम हाज़िर होते हैं और जलसे जुलूस की बनिसबत जुम्आ की तक़रीर लोग बगौर समाअत करते हैं। हिन्द व नेपाल में लगभग हर जुम्आ में तक़रीरें होती हैं और अकसर तक़रीर करने वाले चेहरे भी मख़सूस होते हैं। फिर भी लोगों का तक़रीर सुनने की ग़रज़ से नमाज़ से पहले हाज़िर होना और ध्यान से और सन्जिदगी के साथ तक़रीर सुनना उसकी अहमियत का मुंह बोलता सबुत है। लेकिन कुछ मुक़र्रिर सिफत हज़रात अपनी शोअला बार और बर्क़ बार तक़रीरों से उस पुर सुकून और साज़गार माहोल को भी मुरव्वजा जलसों के माहोल में बदलने की कोशिश करते हैं। ऐसे लोगों की बारगाह में मुअहबाना व मुख्लिसाना अपील है कि अल्लाह के वासते जुम्आ के मिम्बर को मुरव्वजा जलसों का स्टेज न बनाएं वरना हमारी मस्जिदें नसीहत गाह और दर्सगाह के बजाए आजकल के जल्सों का मजमा हो जाएगी। जबकि तारीख़ शाहिद है कि हमारी मस्जिदों में अक़्मुस्सलाह को अमली जामा पहनाने के साथ क़ालल्लाह और क़ाल रसूल की दिल नशीं सदायें भी बुलन्द की जाती रही हैं।

जिन मस्जिदों में जुम्आ के दिन सन्जीदा और इस्लाही तकरीरें होती हैं वहाँ की मस्जिदें और दर्सगाह और नमाज़ीयों की सन्जिदगी व महवियत बाज़ौक़ तालिबे इल्म की याद ताज़ा करती रहती है। आज भी हमारे बहुत से ऐसे मुसल्मान भाई हैं जिनको नमाज़ व रोज़ा वग़ैरा दीन के मसाइल का मुकम्मल इल्म नहीं और दराजगिए उम्र की वज्ह से उलमा से छोटी छोटी बातें पूछने में झिझक महसूस करते रहते हैं इसलिए हमारे उलमा-ए-किराम और अइम्मा-ए-मसाजिद को एक मुश्फिक उस्ताद के मानिन्द अपनी जुम्आ की तक़रीर के ज़रिये उन को वज़ू व ग़ुस्ल और नमाज़ रोज़ा वग़ैरा के बुनियादी मसाइल सिखाना चाहिए। इस तरह हम जुम्आ की तक़रीर को मसाइल सिखाने के लिए एक मुफीद और मुअस्सिर ज़रिया बना सकते हैं। हमारे कुछ अइम्मा हज़रात अपनी मस्जिदों में इस तरह की कोशिश कर रहे हैं जो यक़ीनन तारीफ और तक़्लीद के क़ाबिल है और हम सब को भी अपनी अपनी मस्जिदों में यह सिलसिला शुरु करना चाहिए।

इसी तरह जुम्आ को दावत व तबलीग़ के लिए एक बेहतरीन प्लेट फर्म और उभरते फितने की सर कूबी के लिए एक हथियार की तरह इस्तेअमाल किया जा सकता है क्यूंकि जुम्आ में अक्सर व बेशतर हर किसी की शिर्कत हो ही जाती है साथ ही तक़रीर सुनने और समझने का भी एक उमदा मिजाज़ बना रहता है। इसलिए अइम्मा-ए-मसाजिद को चाहिए कि इसका भरपूर फाइदा उठाएं और

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

पैग़ामे इस्लाह

जुम्आ और जुम्आ की तक़रीर

अब्दुर रहीम समर मिस्बाही

क़ुरआन मजीद में अल्लाह तआला इरशाद फरमाता है:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

ऐ ईमान वालो ! जब नमाज़ की अज़ान हो जुम्आ के दिन तो अल्लाह के ज़िक्र की तरफ दौड़ो , और ख़रीद व फ़रोख़्त छोड़ दो , यह तुम्हारे लिए बेहतर है अगर तुम जानो । (कन्ज़ुल ईमान , सुरह जुम्आ 9)

"जुम्आ" एक अरबी शब्द है जो "जमअ" शब्द से बना है , जिसका अर्थ है "जमआ होना" , "इकट्ठा होना" । इस दिन मुसलमान बड़ी मस्जिदों में जमा हो कर दोगाना अदा करते हैं , इसलिए इस दिन को जुम्आ कहा जाता है । पहले इस दिन को "यौमुल अरूबा" कहा जाता था । सब से पहले नबी करीम ﷺ के जद्द-ए-अम्जद हज़रत "कअब बिन लूई" رضی اللہ تعالیٰ عنہ ने इसदिन का नाम यौमुल जुम्आ रख्खा लेकिन इस नाम को शोहरत ना हुई ।

फिर हुज़ूर अकरम ﷺ के मदीना हिजरत करने और सुरतुल जुम्आ के नाज़िल होने से पहले अहले मदीना ने देखा कि यहुद सनिचर को और नसारा इतवार

को जमा हो कर इबादत करते हैं । लेहाज़ा हमें भी चाहिए कि हफ्ता में कोइ दिन मुक़र्रर करें जिस दिन सब छोटे बड़े इकट्ठा हो कर अल्लाह तआला का ज़िक्र और उसकी इबादत करें, फिर उन्होंने अपने इस इजितमा के लिए अरुब का दिन चुना और हज़रत अस्अद बिन ज़रारा رضی اللہ تعالیٰ عنہ ने ख़ुत्बा दिया , और दो रक्अत नमाज़ पढ़ाई , यह पहला जुम्आ था जो अदा किया गया , अन्सार (अहले मदीना) ने अपने इस इज्तेमा की बुनियाद पर इस दिन का नाम यौमुल जुम्आ रख्खा ,अल्लाह तआला ने सुरतुल जुम्आ के ज़रिये और रहमते दो आलम ﷺ ने वादी-ए-बनु सालिम में दोगाना के ज़रिये उनके इस इज्तेमा हमेशा के लिए जारी फरमा दिया । उस समय से इस दिन का नाम यौमुल अरुबा से यौमुल जुम्आ हो गया और फिर इसी नाम को मकबूलियत और शोहरत हासिल हुई । (ज़ियाउल क़ुरआन , खज़ाइनुल इरफान, सुरतुल जुम्आ)

हदीसों में जुम्आ के दिन की बेशुमार फज़िलतें आई हैं । इस दिन को "सैयदुल अय्याम" (दिनों का सरदार) भी कहा जाता है , इसी दिन हज़रत आदम علیہ السلام पैदा हुए , और इसी दिन उन की वफात हुइ और इसी दिन सूर भी फूंका जाएगा । इस दिन मरने वाले को अल्लाह तआला शहीद का सवाब अता फरमाता है और फित्ना-ए-क़ब्र से महफूज़ रखता है । इसी लिए जुम्आ सारे मुसलमानों के लिए ईद और खुशी का दिन है । इस दिन लोग नहा कर अच्छा लिबास पहनते हैं और मस्जिदों में हाज़िर हो कर इबादत के साथ अपने उलमा से कुछ दीनी

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

लिए चैन व सुकून का सामान होगा।

अब मुल्के नेपाल के लोगों की भी जिम्मेदारी है कि इस लाइब्रेरी की बुनियाद से ले कर, तकमील तक लाइब्रेरी की मदद करें क्यूंकि अगरचे लाइब्रेरी के क़याम का ख्वाब फ़ाउंडेशन ने देखा है लेकिन यह सिर्फ अपने लिये नहीं बल्की नेपाल के लिए, अहले नेपाल के लिए, अहले इल्म के लिए, अस्हाबे फिक्र के लिए, अरबाबे ज़ौक़ के लिए, ख्वाब फ़ाउंडेशन ने देखा है। और इसका फाइदा भी अहले इल्म व दानिश को ही होगा ना की फ़ाउंडेशन को। अब यह कि मदद कैसे करें तो मुख़्तलिफ़ हज़रात मुख़्तलिफ़ हैसियत रखते हैं हर एक अपनी अपनी हैसियत के मुताबिक़ तआउन का हाथ बढ़ाएँ।

लाइब्रेरी के तआउन कैसे करें ? जहां तक बात तआउन की है तआउन कैसे करें तो तआउन ऐसे कर सकते हैं मसलन :

1. सब से पहले लाइब्रेरी के लिए ज़मीन की ज़रूरत है तो ज़मीनदार हज़रात और मुखय्यर हज़रात एक कट्ठा, आधा कट्ठा, एक धुर या अपनी हैसियत के मुताबिक़ ज़मीन या ज़मीन की रक़म दे कर।

2. उसके बाद लाइब्रेरी के लिए इमारत की ज़रुरत है, इमारत में 1, लाइब्रेरी हाल, 2 दारुल मुताअला, 3 कान्फ्रेन्स हाल, 4 मीटिङ्ग रूम, 5 एकेडेमी के तौर पर तालीमी हाल, 6 नमाज़ के लिए रूम, 7 मेहमान ख़ाना 8, वज़ू ख़ाना, 9 गुस्ल ख़ाना, 10 बैतुल खला, इसमें जिन को हैसियत हो तो हाल की तामीर करवा दें कोई साहबे खैर एक रूम बनवादें या सिर्फ ईट या सिमेन्ट या तामीरात से मुताल्लिक़ चीज़ों में से जो दे सकते हैं वह दे दें।

3. इसके बाद लाइब्रेरी के लिए कुतुब की ज़रूरत होगी जो कि किसी भी लाइब्रेरी का मक़सदे असलिया होती है उसके लिए यह तरीक़े इख़्तियार कीए जायें,

- इस लाइब्रेरी का सालाना या माहाना मेम्बर बन कर और अगर घर वाले और जेबे खास की इजाज़त हो तो ऐजाज़ी मेम्बर बन कर।
- अरबाबे इल्म व दानिश की सब से पहली फिक्र यही होती है कि आबा व अजदाद के इलमी सरमाया को महफूज़ कर दिया जाए तो ऐसे हज़रात अपने खान्दानी इलमी सर्माया को लाइब्रेरी की मिल्कियत में दे कर महफूज़ भी कर सकते हैं और उनके लिए इसाले सवाब का ज़रिया भी कर सकते हैं।
- बहुत से ख़ानदान ऐसे भी होते हैं जिनके अजदाद तो अहले इल्म थे लेकिन मौजूदीन में ऐसे नहीं तो उनको उनकी जमाअ शुदा किताबों में से दिल्चस्पी नहीं होती ऐसे लोग उनकी जमाअ शुदा किताबों को लाइब्रेरी की ज़ीनत बना कर तआउन कर सकते हैं।

और भी ज़राय हैं तआउन के जिसे हर फिक्र व नज़र रखने वाले जानते हैं। तआउन के वक़्त यह बात ज़रूर ज़ेह्न नशीं करें कि तआउन का मक़सद असली रिज़ा-ए-इलाही हो, नीज़ यह भी ज़ेह्न में रहै कि इनसान दुनिया में आया है तो उसे एक न एक दिन दुनिया से रुख्सत भी होना है जिसके बाद उसकी यादें दिलों में बहुत कम रह जातीं हैं और उसका अमल भी मुन्कतअ हो जाता है फिर उसके लिए मुस्तक़िल जरिया ए सवाब यही किताबें हो सकती हैं क्यूंकि यह किताबें लाइब्रेरी में हमेशा रहेंगी और जब तक पढी जाएंगी दुनिया से रुखसती के बाद भी उसकी नेकीयों की कमाइ होती रहेंगी।

(शेष भाग पेज न० 12 पर)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

तारीख़ में एक अज़ीम हैसियत की मालिक है और मुखालिफ क़ौमें जहाँ भी क़ौमे मुस्लिम से नबरद आज़मा हुयें। तो ग़लबा की सूरत में जानों के साथ साथ किताबों को भी तबाह व बरबाद कर डाला , वहीं यह भी ज़ाहिर है कि कुतुब ख़ाने किसी भी क़ौम की इलमी अज़मत व रिफ़्अत की अलामत और तहज़ीबी शान व शौकत की पहचान होती है और पस्मान्दा और ना ख्वान्दह क़ौम की पस्मान्दगी को दूर या जेहालत को काफूर करने का जरिया भी है। नीज़ मेहंगाइ के इस दौर में नई किताबें ख़रीदना अकसरियत के लिए मुशकील हो गया। इन्सान के लिए ज़ाती लाइब्रेरी बनाना भी रोज़ बरोज़ ना मुम्किन होता जा रहा है। इस एतबार से कुतुब ख़ानों की अहमियत कहीं बढ ज़ाती है। इन्सान आसानी के साथ जदीद तसानिफ से फाइदा उठा सकता है और फिर एक इन्सान ही नहीं बल्कि कैकड़ों इन्सान सालहा साल उन इलमी सर चश्मों से अपनी फिक्री प्यास बुझा सकते हैं। लाइब्रेरी की अहमियत व ज़रूरत और इफादियत के पेशे नज़र मुल्के नेपाल में खामोशी से खिदमते दीन में मसरूफ ए अमल "फख़रे मिल्लत फ़ाउंडेशन" ने मुल्के नेपाल में एक अज़िमुश्शान लाइब्रेरी के क़याम के लिय पेश क़दमी कर दी है जिसमें मुख़्तलिफ़ ज़ुबानों में मज्हबे इस्लाम के इलावा दीगर मज़ाहिब की भी किताबें होंगी और यह पेश क़दमी नई नहीं है बल्कि "फख़रे मिल्लत फ़ाउंडेशन" के मक़ासिद में रोज़े अव्वल ही से एक अज़ीम लाइब्रेरी का क़याम शामिल है। जैसा कि दर्ज ज़ैल फ़ाउंडेशन के मक़ासिद से ज़ाहिर व बाहिर है।

1. क़ुरान व सुन्नत के पैग़ामे अबदी व सर्मदी को मसलके सवादे आज़म मसलके आला हज़रत की रौशनी में आम करना।

2. तहफ़्फ़ुज़ाते सरमायाअहले -ए- सुन्नतयानी अहले सुन्नत की मेआरी कुतुब की ईशाअत व तबाअत। यूँ तो किसी भी ज़बान की किताब मक़सद में शामिल हैं जो इस्लाहे अक़ाईद व मामूलाते अहले सुन्नत व इस्लाहे आमाल और इस्लाहे मोआशरा की बाईस हों मगर उर्दू, नेपाली और हिन्दी ज़बान को तरजीह दी जाएगी

3. नौजवानाने अहले सुन्नत में क़लमी व तहरीरी बेदारी पैदा करना।

4. नौजवानाने उलमाए अहले सुन्नत की एक मज़बूत टीम तैयार करना जो हर महाज़ पर ग़हाराने मज़हब व मस्कल का मुहासबा करे।

5. कुतूबे दीनीया के लिए लाइब्रेरी का क़याम।

6. अइम्मा मसाजिद व मकातिब तरबियती कैम्प का एहतेमाम करना (इसके अलावा मज़ीद दीगर मक़ासिद भी हैं जो तआरुफ नामें में मत्बूअ हैं)

फाउन्डेशन का मक़सद स० 5 लाइब्रेरी का क़याम है , और इसके लिए फाउन्डेशन के अरकाने हल्ल व अक़द ने खामोशी से किताबें जमा करने का काम शुरु कर दिए हैं। और सद साला उर्से रिज़वी में रज़वियात सेट भी लाइब्रेरी के लिए हदिया कीया गया है। लेकीन बज़ाहिर ज़मनी सतह पर लाइब्रेरी का वजुद अमल में नहीं आया , लेकीन अल्लाह के फज़्ल व करम और उसके हबीब सल्लल्लाहु अलैही वसल्लाम के चश्मे करम और बुज़ुर्गाने दीन के फैज़ाने रूहनी और अकाबिरीन की दुओं से अब अरकाने फ़ाउंडेशन ने "मोहम्मदिया पब्लिक लाइब्रेरी" के नाम से लाइब्रेरी की अमली उजुद के लिए क़दम बढ़ा दिया है और इन शा अल्लाह बतदरीज यह ख्वाब शरमिन्दा ताबीर होगा। और बेचैन दिलों के

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

दर्ज बाला मुख़्तलिफ़ ममालिक की चन्द लाइब्रेरी की एक मुख़्तसर झलक है जिससे इतना ज़रूर वाजेह हो जाता की मुसलमान अय्यामे माज़ी में अज़ीम् कुतुब ख़ानोंऔर लाइब्रेरी के बानी और मालिक रहे हैं। क्यूँ न हों की मुसलमानों को किताबों की अहमियत व इफादियत पर यक़ीने कामिल था और उसका एतराफ यहूद व नसारा को भी था। यही वज्ह है कि मुखालिफ क़ौमों ने जब भी मुसलमानों पर यल्गार की तो उस यल्गार की जद में हमारे जिस्म ही नहीं आए हमारे कुतुब ख़ाने भी आएं, तातारियो ने मुसलमानों के सरों के मीनार भी तामीर कीए मगर उसके साथ हमारे कीमती कुतुब ख़ानोंको दरियाओं मे गर्क भी कर दिया। ताकी मुसलमान फिकरी, इलमी और अदबी लेहाज़ से मुफ्लिस हो कर रह जाएं। हमारे मुखालिफीन नें हमें यूँ भी लूटा के वह हमारी किताबों को युरोप की लाइब्रेरी में ले गए और वह किताबें जो हमारे अस्लाफ की तहक़ीक़ात का निचोड़ थीं और उन साइन्सि तहक़ीक़ात की बुनियादों पर उन्हों ने अपनी ज़मीन को आस्मान बना दिया।और हम उनकी तरक़्क़ी को हैरान नज़रों से देखते रहे। हालांकि अहले मगरीब की साइन्सी तरक़्क़ी में हमारे अजदाद के खूने जिगर की सुर्खी झलकती है। ज़रा एक झलक अपनी लाइब्रेरीयों की अज़मत रफ्ता देखते चलें।

1. सन 503 हिजरी में तराबिल्स (लिबिया) पर ईसाइयों ने क़बज़ा किया तो वहाँ के कुतुब ख़ानों को जला दिया।

2. सन 656 हिजरी में हिलाकु ख़ान ने बग़दाद ताराज करने के बाद वहाँ के अज़ीम कुतुब ख़ानों को दरिया-ए-दजला में फेकवा दिया। दरिया-ए-दजला में गर्क की जाने वाली कुतुब की तादाद 600000 से मुतजाविज थीं। बग़दाद में अल्लामा सैय्यद रदी मुसवी का कुतुब ख़ाना जहाँ नेहजुल बलागा जैसी मारकतुल आरा किताब तालिफ हुई दरिया बुर्द हो गया।

3. तातारियो ने बग़दाद के कुतुब ख़ाने तबाह कीए और तमाम कुतुब दरिया में डाल दिए जिस से दरिया का पानी सियाह हो गया, तातारियों का यह सैलाब सिर्फ बग़दाद तक ही महदूद न रहा बल्कि तुर्किस्तान, मावरा नहर, ख़ुरासान, फारस, इराक़, जज़ीरा और शाम से गुज़रा और तमाम इलमी यादगारें मिटाता चला गया।

4. सलेबी जंगों के दौरान ईसाइयों नें मिश्र, शाम, स्पेन और दीगर इस्लामी ममालिक के कुतुब ख़ानों को बुरी तरह जला कर तबाह व बरबाद कर दिया उन कुतुब की ताअदाद 3000000 से ज़ायद थीं।

5. क़ाज़ी इब्ने अम्मार ने तराबिल्स में आलिशान कुतुब ख़ाने की तासीस की जिसमे 100000 से ज़ायद किताबें थीं। यह कुतुब ख़ाना सलेबी जंगों के दौरान बरबाद कर दिया गया।

6. इस्लामी दुनिया के सब से पहले उमुमी कुतुब ख़ाना में जिसे अबु नस्र शापूर वज़ीर बहाउद्दौलह नें 381 में बग़दाद के महल्ला करख में क़ायम कीया था। इस कुतुब ख़ाने में 10000 से जायद ऐसी कुतुब थीं जो खुद मुसन्नीफीन या मश्हूर खत्तातों की लिख्खी हुई थीं। याकूत अल हमवी जिसने दुनिया ए इस्लाम के बेहतर से बेहतर कुतुब ख़ाने देखे थे। लिखा है कि दुनिया में से उस से बेहतर कोई कुतुब ख़ाना न था। उस कुतुब ख़ाने को मुवर्रख़ीन नें दारुल इल्म के नाम से मौसूम कीया था। यह माएनाज़ कुतुब ख़ाना 451 हिजरी में तुग्रल बेग सल्जूकी ने जला दिया।

मज़कूरा बातों से जहाँ यह वाज़ेह है क़ौमे मुस्लिम कुतुब ख़ाने और लाइब्रेरीयों की

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

कि यह वाहिद कुतुब ख़ाना है जहाँ उंट के चमडे पर लिखा हुवा कूफी रस्मुल खत में कुरआन करीम का एक नुस्खा है। और यह हजरत अली से मन्सूब है। इस लाइब्रेरी में 20000 मखतूते , 30000 इस्लामी खत्ताती के नायाब नमूने , और 80000 मत्बुआ किताबें हैं। जिन में संस्कृत ,तुरकी , तामिल , और हिन्दी किताबें भी शामिल हैं और ऐसे नवादेरात भी हैं जिन की नज़ीर दुनिया के कुतुब ख़ानों में नहीं मिल्ती।

मौलाना अबुल कलाम आजाद लाइ ब्रेरी , अलीगढ : *लाइब्रेरी की बुनियाद 1877 ई में मुहम्मडन इंड्लो ओरेन्टिल कालेज के क़याम के वक़्त रखी गइ थी , 7 मन्जिल की यह एशिया की दूसरी सब से बड़ी लाइब्रेरी है। यहाँ 1400000 किताबें हैं रसाइल पम्फलेट , मुस्वद्दात पेन्टिड्स और तसाविर हैं इल्मे बसरियात के बवा आदम की किताब इब्नुल हैसम की किताब अल मनाजिर लातिनी में तर्जमा जो 1572 में युरोप में हुआ , यहाँ मौजूद है। यहाँ 15162 बेश क़ीमत नवादिरात हैं।*

इब्ने सिना एकेडेमी लाइब्रेरी, अलीगढ: *एकेडेमी युनानी मेडिसिन और हिस्ट्री अफ मेडिसिन पर तखसीस के लिए आलमी हैसियत रखती है यहाँ 20000 निहायत बेश कीमती और नादिर किताबें और 500 क़लमी मख्तूतात माइकर व फिल्म कम्पेक्ट डेक्स और कसीर तादाद में रसाइल व जराइद मौजूद हैं। एकेडेमी में खास तौर पर फारसी इङलिस संस्कृत और अरबी में हिस्ट्री अफ मेडिसिन तिब्बे युनानी अहदे उस्ता की तिब्बे इल्म उल अदविया किताबों का मख्जन है।*

पाकीस्तान की लाइब्रेरियां

नेशनल लाइब्रेरी आफ पाकीस्तान : *इसका इफ्तिताह 1993 ई को इस्लामाबाद में हुआ था , यह एक क़ौमी असासा या मख्जन लाइब्रेरी है। जिसका मक्सद क़ौम के अदबी व दानिशी वर्षा की हिफाज़त और तरसील है। यहाँ 130000 किताबें , 1000 जराइद व रसाइल हैं। किताबों का बडा हिस्सा मखतूतों और नादिर किताबों पर मुश्तमिल है। लाइब्रेरी के एक शोबा माडल चिल्ड्रेन लाइब्रेरी में 9000 उर्दु और इङलिश की किताबें है। जिन में बाज़ बृल्पर हैं। लाइब्रेरी में एक मिलियन किताबों की जग्ह हैं और रिडिङ्ग रूम में 500 अफराद मुताअला कर सकते हैं।*

काइदे आज़म युनिभर्सिटी , लाइब्रेरी : *इसका नाम डा रियाजुद्दिन सिद्दीक़ी मेमोरियल लाइब्रेरी है , ताकि युनिभर्सिटी के पहले चान्स्लर की खिदमात का एतराफ कीया जा सके। यहाँ 230000 किताबें आडिओ विजवल और 35000 रिसर्च जर्नल्ज हैं । अक़वामे मुत्तहिदा की मतबूआत के लिए यह दारुल अमानत है।*

पन्जाब पब्लिक लाइब्रेरी : *न्युयोर्क की एक लाइब्रेरीयन " असाड्सन " ने पन्जाब लाइब्रेरी एसोसिएसन की बुनियाद 1915 ई में रखी थी। लाइब्रेरी में जो ट्रेनिङ प्रोग्राम तरतीब दिया गया वह मश्रीक में पहला लाइब्रेरी स्कुल था। डिक्नेसन का एक शागिर्द ख़लिफा मुहम्मद असदुल्लाह (1890-1949) गवर्मेन्ट कालेज लाहोर का पहला क्वालिफाइर्ड लाइब्रेरीयन था , उसके बाद खलीफा असदुल्लाह नेशनल लाइब्रेरी आफ इंडिया के चीफ लाइब्रेरीयन के ओहदा पर फाइज़ हुए , पन्जाब पब्लिक लाइब्रेरी में कई शोअबे हैं। टेक्निकल एक्वेजिशन , सरकूलिशन , रिफन्स बैतुल कुरआन सेकशन , चिल्ड्रेन सेक्शन कम्प्युटर सेक्शन ई-लाइब्रेरी। बैतुल कुरआन की बुनियाद 1968 ई में रखी गई थी यहाँ कुरआन मजीद के मुतअहिद नुस्खे हैं जिनमें कुछ 500 साल पुराने हैं।*

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(909-1171) एस्कालर्स और किताबों के आशिकों के मुरब्बी और उनकी पुश्त पनाही करते थे ख़लीफतुल अज़ीज़ बिल्लाह बज़ाते खुद एक ज़बर्दस्त आलिम, शायर और कातिब था । जिसने क़ाहिरा में एक लाइब्रेरी "खज़ायनुल कुसूर" की बुनियाद रखी जिसके 40 कमरे किताबों से भरी थी। यहाँ 6 हज़ार किताबें रियाज़ी और इल्मे हैयत पर थीं । और इसके आलावा फिक्ह ग्रामर , हदीस , इस्ट्रानमी और केमिस्ट्री पर भी थीं । तारीखे तिबरी की 1200 जिलदें ख़लीद अहमद नहवी की कीताबुल ऐन की तीस जिल्दें और 2400 जिल्दें कुरआन मजीद की थीं ।

महमूदिया लाइब्रेरी : क़ाहिरा की इस लाइब्रेरी में कई क़िस्म के नवादेरात थे अगरचे यहाँ सिर्फ 4 हज़ार क़ल्मी नुस्ख़े थे मगर उन मे से मुतअद्दिद ऐसे थे जिनकी किताबत मुसन्निफिन नें अपने दस्ते मुबारक से की हुई थीं । कई नामवर आलिम और फ़ाज़िल उसके डाइरेक्टर थे । जिन मे से एक शेखुल इस्लाम हाफिज़ इब्ने हजर अस्क़लानी (1449) थे । यह कुतुब ख़ाना मदरसा महमूदिया का हिस्सा था । जिसकी बुनियाद जमालुद्दीन महमूद ने रखी थी । जो सुल्तान मलिकुल ज़ाहिर सैफुद्दीन बर्कूक (1399) का मुशीरे ख़ास था ।

अल अज़्हर युनिभर्सिटी की बुनियाद 961 में रखी गई मगर इसकी लाइब्रेरी की बुनियाद 1005 में रखी गई । यानी अक्स्फोर्ड की बोड्लेन लाइब्रेरी से 600 साल पहले । यहाँ 595668 क़ल्मी नुस्ख़े जो आठवीं सदी तक पुराने हैं ।

नेशनल लाइब्रेरी मिश्र : दारुल कुतुबुल मिशरिया मे 3 मिलियन तबआ शुदा किताबें हैं । अस्सी हज़ार क़ल्मी नुस्ख़े बहुत सारे सिक्के और Papyrus पर मुसौदे हैं । इसको 1870 में क़ायम कीया गया और 2002 इस्कनदरिया लाइब्रेरी में जम कर दिया गया ।

हिन्दुस्तानी लाइब्रेरी

ख़ुदा बख़्श लाइब्रेरी उर्दु : ख़ुदा बख़्श मशरिकी कुतुब ख़ाना , क़ौमी कुतुब ख़ानों में से एक है । यह कुतुब ख़ाना अवाम के लिए 1891 ई में खोला गया था । इस कुतुब ख़ाने के बानी ख़ान बहादुर मौलवी ख़ुदा बख़्श ख़ान थे जिन्हो ने 4000 कुतुब के एक मुन्फरिद मज्मुआ के साथ इस कुतुब ख़ाने का आगज कीया । यह कुतुब ख़ाना में क़ल्मी मख्तूतात की ताअदाद 21136 है । तबअ शुदा कुतुब की ताअदाद 2082904 है जिनमे अङ्ग्रेजी , अरबी , उर्दु , फारसी , हिन्दी , जर्मन , फ्रान्सी , पन्जाबी , रूसी , जापनी ज़ुबान के कुतुब शामिल हैं । माहनामों , रोजनामों और हफ्तावार रिसालों की भी कसीर ताअदाद मौजूद है ।

नेशनल लाइब्रेरी कोलकाता अलीपूर : बेल्वेद्रे स्टेट पर वाक़े भारत की नेशनल लाइब्रेरी हज्म के ऐतबार से भारत में सब से बड़ी लाइब्रेरी है । सब से बड़ी लाइब्रेरी की फेहरिस्त में 14 वीं और अवामी रेकार्ड की भारत की लाइब्रेरी है । इस लाइब्रेरी में 2072000 से जाइद किताबें हैं । और 86000 से ज्यादा नकशे, 3200 से ज्यादा मख्तूतात 45 कीलोमीटर से जायद शेल्फ की जगाह और दारुल मुताअले में 550 से ज्यादा अफराद की गुन्जाइश है ।

रज़ा लाइब्रेरी , रामपूर: यह कुतुब ख़ाना जिस का सफर नवाब सैयद अली मुहम्मद ख़ान 1705 , 1749 के साहबज़ादे नवाब सैयद फैजुल्लाह ख़ान 1733-1794 के दौर में 1774 में तोशा ख़ाने से शुरु हुवा था । नवाब सैय्यद मुहम्मद सईद ख़ान बहादुर 1786 - 1855 के दौर में यह पाय तक्मील को पहुंचा । खयाल रहे

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

खुश हाली है और यह एक तारीखी हक़ीक़त है। माज़ी में हम मुसलमान इन्फेरादी तौर पर मज्मूई लिहाज से अज़ीम कुतुब ख़ानों के मालिक रहे हैं। जरा एक नज़र इस्लामी लाइब्रेरीयों पर नज़र डालें।

बग़दाद के कुतुब ख़ाने

बैतुल हिक्मह बग़दाद : आठवीं सदी के बैतुल हिक्मह में एक लाइब्रेरी दारुत्तर्जमा, रिडिङ रूम, रस्द् गाह, साइन्स दानों के लिए क़याम गाहें और इन्तिज़ामिया की इमारात थीं। यह्या इब्ने ख़ालिद बरमिकी ने हिन्दु स्कालर्स को यहाँ मदऊ कर के संकृत किताबों के तराजिम करवाए, अबु सह्ल अबु अल फज्ल बिन नौबख्त यहाँ के मशहूर मुतरजिम थे। यहाँ की लाइब्रेरी में हर मौज़ू पर हर ज़ुबान में दुनिया की किताबें थी। खलिफा हारून रशीद ने ग़ैर मुमालिक में नुमाइन्दे भेजवाए। ताकि वह नायाब कुतुब ख़रीद कर भेजवाए चुनान्चे संस्कृत, फारसी, कीबती किताबें बग़दाद लाइं गई।

यह्या बिन ख़ालिद बरमिकी की लाइब्रेरी : खलीफा हारून रशीद के वज़ीर यह्या बिन ख़ालिद बरमिकी की ज़ाती लाइब्रेरी में युनानी, कीबती, संस्कृत और फारसी कुतुब से मुज़य्यन थीं। हर किताब के तीन नुस्ख़े थे, उसके मथ्थरे पर खलीफा ने बुध मत के स्कालर्ज को बग़दाद आने की दावत दी। जिन्हों ने किताब उल बुध लिखी।

इस्हाक़ मौसिली की लाइब्रेरी: एक बा कमाल और मश्शाक़ म्युजिशियन, हदीस का आलिम और अरबी ग्रामर में एकता था। बग़दाद में उसकी लाइब्रेरी में बे मिसाल किताबें थीं। अबुल अब्बास सअलब ने एक हज़ार रसाइल देखे जो मौसुली मुताअला कर चुका था।

वज़ीर सब्बूर बिन अर्द्शेर की लाइब्रेरी: सब्बूर बिन अर्दशेर (991) ने यह लाइब्रेरी बग़दाद के महल्ला कर्ख में क़ायम की जिसका नाम "दारुल इल्म" था, जरजी जैदान के बकौल यहाँ दस हज़ार मुस्वद्दात थे हर मुसन्निफ किताब का एक नुस्खा यहाँ अतिय्या में देता था। यहाँ कुरआन मजीद के हाथ से लिखे सौ नुस्ख़े थे। बग़दाद के नामवर अहले सुखन यहाँ जम्आ होते और बहस व मुबाहसा में शामिल होते। हल्ब के नाबिना शायर और फलास्फर अबुल उला अल मुअरा ने इस कुतुब ख़ाने से इस्तेफादा कीया बल्की जब भी व बग़दाद आता तो ज्यादा वक़्त यहाँ गुजारता था।

मुहम्मद बिन हुसैन अल बग़दादी लाइब्रेरी: इस लाइब्रेरी में बे मिस्ल मुस्वद्दात और नादिर मख्तुतें थीं। मा सिवा चन्द फाज़िल उलमा की किसी को यहाँ दाख़ले की इजाज़त न थीं। इब्ने नदीम ने किताबुल फेहरिस्त में इस कुतुब ख़ाने की तफसील मुहय्या की है।

मुस्तन्सेरिया मदरसा लाइब्रेरी : बग़दाद की इस लाइब्रेरी की बुनियाद 36वें अब्बासी खलीफा अल मुस्तन्सिर बिल्लाह (1242) ने 1227 में दजला के बाएं किनारे पर रखी थी। इसका इफ्तिताह पुरी शान व शौकत से कीया गिया। नामवर इस्कालर्ज और फुकहा को यहाँ लेक्चर्ज देने के लिए मदऊ किया गया। शाही कुतुब ख़ानों से तमाम किताबें 130 ऊटों पर लाद कर इस आलिशान लाइब्रेरी में जमा कर दी गई उन में 80 हज़ार नादिर व नायाब मुस्वद्दात थे। जिन में से एक तारिखे बग़दाद व मदिनतुल इस्लाम अज अबुबक्र ख़तीब ए बग़दादी का क़लमी नुस्खा था। लाइब्रेरी की इमारत की दोबारा मरम्मत व आराइश 1961 में की गई थी।

मिश्र के कुतुब ख़ाने

क़ाहिरा की लाइब्रेरी : फातिमी खुलफा

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

एदारिया

लाइब्रेरी कि अहमियत व इफादियत और नेपाल में लाइब्रेरी कि जरूरत

मुहम्मद अताउन नबी हुसैनी

एक इन्सान का कारवाने हयात मसरूफियात से इबारत है, ज़माने के ग़म जब उस पर छा जाते हैं तो इन्सान ज़िन्दगी की उन तल्खियों से बचने के लिए मुख़्तलिफ़ पनाहें ढूडता है और मुख़्तलिफ़ तरीक़े इख़्तियार करता है। वह ज़ेहनी तौर पर अपने आपको किसी दूसरी तरफ मसरूफ करता है। जिसके लिए इन्सान कभी जाइज़ वसाइल को अपनाता है तो कभी नाजाइज़ और ज़िन्दगी को तबाह व बरबाद करदेने वाले जरायअ को अपने गले में लगा लेता है मसलन लहु लअब और खेल तमाशे में लगजाता है, फिल्में और ड्रामे देखकर ज़िन्दगी के गम दूर करता है और बाज़ लोग नशा आवर अश्या में सुकूने ज़िन्दगी तलाश करते हैं युं वक़्त जाया भी होता है सेहत भी तबाह होती है और एक ऐसी लत पड ज़ाती है जिसका कोई इलाज नहीं है। और जिसका नतीजा जिस्मानी और फिकरी तबाही है। उन जाइज़ जराय से किताब एक बेहतरीन जरिया है क्यूंकि किताबें बेहतरीन रफीक़ हैं। इन्सान इन्सान को फरेब तो दे देता है मगर किताब कभी धोका नहीं देती। किताब का एक एक वर्क़ वाजेह, खुला और सच्चा होता है। किताब ज़िन्दगी की तराशियों में हलावत पैदा करती हैं उससे वक़्त बहलता है, एहसास संवरता है, फिक्र निखरती है और ज़ौक़ शगुफ्ता हो जाता है। इस लिहाज से देखा जाए तो किताब एक बेहतरीन नासेह, एक शफीक दोसत और एक बेहतरीन रेहनुमा है। किताब इल्म के नूर और कलम की अज़मत का एक खूबसूरत इज्हार है और जो लोग इल्म और क़लम के इस सर चश्मे से खूद को वाबिस्ता कर लेते हैं वह कभी गुमराह नहीं होते।

किताब की हिफाजत और किताब तक आसानी से रसाइ का एक निहायत बेहतरीन जरिया लाइब्रेरी और कुतुब ख़ाने हैं। क्यूंकि कुतुब ख़ाने और लाइब्रेरी उस जगह या इमारत को केहते हैं जहाँ क़ारईन के लिए किताबी व ग़ैर किताबी मवाद मुनज्जम तौर पर मुहय्या की जाए। यह कुतुब ख़ाने सिर्फ महफूज शुदा मालूमात की हिफाज़त करते हैं बल्की उसकी तरतीब व तन्जीम के साथ साथ उसे इल्म की रसाइ के क़ाबिल भी बनाते हैं यही वज्ह है कि कुतुब ख़ानों की अफादियत व अहमियत को मुहज्जब क़ौमों ने हर दौर में तसलीम कीया है। अहले इल्म किसी मुल्क में पाए जाने वाले कुतुब ख़ानोंको उस मुल्क की सकाफती तालिमी, सन्अती तरक़्क़ी का पैमाना क़रार देते हैं। अगर किसी मुल्क की तरक़्क़ी का जाएज़ा लेना मक़सूद हो तो वहाँ पर मौजूद तालीमी इदारों को देखा जाए और तालिमी इदारों की तरक़्क़ी का जायजा लेना हो तो वहाँ पर मौजूद कुतुब ख़ानोंको देखा जाए। कुतुब ख़ाने जितने फअआल होंगे तालिमी इदारे भी उसी कद्र तालिम व तहक़ीक़ में फअआल होंगे जिसका लाज़िमी नतीजा एक मुल्क के मआशी व मआशरती तरक़्क़ी और अवाम की

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

मुलके नेपाल में सवादे आज़म मस्लके आला हज़रत का बे-बाक तर्जुमान

सेह माही

सुन्नी पैग़ाम

नेपाल

जनवरी फ़रवरी मार्च

2019

लाइब्रेरी की अहमियत व इफादियत और नैपाल में लाइब्रेरी की ज़रूरत

मज्लिसे शरअी जामिया अशरफिया. मुबारकपुर का २५वां सेमिनार और उसके फैसले

सौशल मीडिया के इस्तेमाल के इस्लामी आदाब

जुमूआ और जुमूआ की तक़रीर

मुहम्मद अताउन्नबी हुसैनी मिस्बाही

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari